قیمت فی جلد ۱ر

سرِ مطلع لکہا ہی وصف وی شیرِ یزدانکا
ہوا ہی مطلعِ انوار مطلع میری دیوانکا

خدا جسکا ثنا خوان ہو محمد ہی معرف ہو
بیان کیونکر ہو رتبہ اوس ولی کی شانِ ذیشانکا

حضیض آسا نظر آئی فلک انکہو نسی گر جا ہی
اگر آثار دیکہی عقلِ اول اوسکی ایوان کا

الٰہی کیا مجال اوسکی کوئی کسمین تاب و طاقت ہی
کبہی نقشہ کہنچا ہی کسی نقاش سی جانکا

ملایک کی تصور اوسکی عرشِ اعظم ہی
یہ ادنی رتبہ اعلی ہی اوسکی شوکت شانکا

وہ ایسا عالم و فاضل ہی اور ایسا معلم ہی
کہ ہی روح القدس ہی طفل کہ اوسکی دبستانکا

یہ ادنی طاقتِ اعلی کا اوسکی کیا لکہوں عالم
کہ جسکی شان مین مصداق ہو وہی شیرِ یزدانکا

ہو وہی جس سی ظاہر وہ کیونکر دو نو عالم مین
کہ جسکا اسمِ اعظم نام ہی ہمنام سبحان کا

جو تسلیم ابن فرمان مشیت اور پہر کیا ہی
فقط مخلوق پر فرمان تہا جاری سلیمانکا

اوسیکا امر و نہی سدا الکنز کنج ہر قدسی
یہ ادنی معجزہ ہی میری اوس عیسی دورانکا

دو ہی ہاتہون سی گیا ہو ہاتہہ سی صبر و قرار
مین الفت مین پہلی داؤ کہیلا ہار کا

بہون کہایا مرغ دل کو تیغ ہجر یار نی
اندنون سیکہا چلن کیا مرغ آتشخوار کا

زندگی ہی تلخ اک شیرین دہن کی ہجر مین
لطف کہلاتا ہی شربت ہمکو سم الفار کا

آگئی اُس سبحہ و تسبیح کو زاہد سلام
عاشق شیدا مسلسل ہی اوسی زنار کا

اسقدر موہوم و کاہیدہ کیا آلام نی
نقش ہستی پر گمان ہی سایۂ دیوار کا

رخنہ ہوویگا نہ یون کہڑکی مین بیٹہو بیدہڑک
واسطہ دیتا ہون تمکو جان جان ستار کا

عین مخموری مین ساقی نی جو دیکہا آئینہ
مست حیرانی سی منہ تکنی لگا سرشار کا

بادۂ وحدت سی ہر اک مست ہی محراب مین
مجہکو مسجد بہی دہوکا خانۂ خمار کا

نیر اعظم ہی لرزان ناتوانی دیکہہ کر
ضعف ہی اللہ اکبر ایسا جسم زار کا

تیرا گہر نام خدا ہی بت پرستنگاہ ہی
ہی مسلمانون کو کعبہ ہندوونکو دوارکا

وہ پری سوتی ہی جاکر پہلوی اغیار مین
بخت خفتہ ہی ہماری طالع بیدار کا

لشکر درد و الم کا فرقتی سالار ہون
حضرت دل نام ہی میری علمبردار کا

۴

پہر ہو چلا ہی نشہ مئی خوشگوار کا
پہر جوشش جنون ہی مزا ہی بہار کا

سر پر ہو خون ایک کا سو کا ہزار کا
سفاک کچہہ بہی خوف ہی روز شمار کا

ساقی تری شراب کی ہم بہی ہین دردنوش
ڈٹ کر پلادی جام مئی خوشگوار کا

ہندونکی دل چمن کی روش باغ باغ ہین
ہوتا ہی یان گذر جو کسی میگسار کا

شاید مقابلہ تری مانون سی ہی کیا
چہید اگیا جگر جو در شاہوار کا

خمخانی خالی ہو گئی پیمانی بہر گئی
لائی صبا چمن مین جو مژدہ بہار کا

زاہد بہی گرد پہرتی ہین دولہہ بنی ہوی
ڈالا ہی دخت رز نی جو آنچل بہار کا

بہولی ہی دل جو اونکی طرف کو نکل گیا
زلفون نی ایک شور کیا مار مار کا

آتا ہی آج باغ مین شاید وہ گلعذار
بلبل جو گا رہی ہی ترانہ بہار کا

معدوم کردیا جہی امید وصل نی
اللہ میری ہو وی برا انتظار کا

گر زندگی مین نام ہو پیدا تو خوب ہی
کیا اعتبار اس فلک بیمدار کا

مژگان یار لیس ہین ظلم و ستم پہ آج
نیر نظر سی مقصد ہی دل کی شکار کا

رند و جنون کی جوش مین زاہد کی ساتہ مین
توڑینگی سبحہ آئی تو موسم بہار کا

کیسا چمٹکی خواب مین سویا ہین زار زار
مدت مین دیکہہ پایا جو رخ گلعذار کا

کیونکر گل کلام ہو رشک بوستان
بلبل ہون منتقی شہ دلدار سوا کا

قتل ہونا ہمکو تہا آگہہ سامان ہو گیا
یار کا ہر موی مژہ ہر ایک پیکان ہو گیا

بہر تشبیہ پیکان دلربا ہی عرش سی
طائر مضمون ہمارا مرغ پران ہو گیا

وصل کی شب رات سی کہدی موذن نی اذان
گل نہ کہلنی پایا تہا جو داغ ہجران ہو گیا

زندگی رو رو کی کٹتی صبح کہا کر آی وہ
دیدہ گریان ہمارا آب حیوان ہو گیا

ابرو نکی زیب زینت کی ہی اونکی دہوم دہام
خوش ہوا مین قتل کا جو میری سامان ہو گیا

کاٹ کر سر از سر نو جان تازہ دی اوسی
شمع سر گلگیر کا کیسا یہ احسان ہو گیا

عین گریہ مین جو عاشق کی سر وہی جل گئی
خوش ہوا ایسا دہان زخم خندان ہو گیا

وہ پری گلگشت کو آئی جو اٹہلاتی ہوئی
تختہ صحن چمن تخت سلیمان ہو گیا

ڈوبنی چل کر کنوین مین چاہ دل کہو ہی ہی
جیسی یہ دل عاشق چاہ زنخدان ہو گیا

اوسکی یکسب کا سبق اجزۂ فرقتی شام و بگاہ
عقل و دل جسکا اک طفل دبستان ہو گیا

۵

بہار آئی خزاں دمین باغبان ہو گا
روش بنیگی کدہر کو چمن کہان نہ ہو گا

ہماری نالونکا جس روز امتحان ہو گا
نہ یہہ زمین کہین ہو گی نہ آسمان ہو گا

چمن مین تیری نزاکت کا جب بیان ہو گا
قفس ہمارے مین بلبل کو آشیان ہو گا

روان جو عشق مین وحشت کا کاروان ہو گا
نوا کی اگی دل زار ساربان ہو گا

ہماری نالون کی آگی یہہ آسمان ہو گا
رہیگا عالم ایجاد لامکان ہو گا

الہی کونسا دن ہو گا کیا گہڑی ہو گی
شب وصال مین فرقت کا جب بیان ہو گا

صدای آہ مری سنکی اپنی کوچہ مین
یہہ کہتی ہین کہ مری زار و ناتوان ہو گا

نہ اپنی حسن پہ اسد عبث پہول ای گلرو
یہہ حسن عارضی دو روز مین خزان ہو گا

قفس کو لیجاو صیاد دو گہڑی کی لئی
بہار آئی ہی جوبن پہ بوستان ہو گا

نہ جاؤ بام پہ سیندور مانگ مین بہر کر
حضور دیکہی گا خون کہکشان ہو گا

غزال دشت خجالت سی رام ہو وینگی
ہماری وحشت دل کا اگر بیان ہو گا

یہہ آہ و نالہ نی دکہلا دیا اثر لا کا
بس اب تو نام ہی باقی ہی لامکان ہو گا

فلک کی دورہ مین ہو گی عجیب وہ ساعت
ہماری پہلو مین جب صنم و جان جانان ہو گا

ضرور فرقتی لخت جگر کہلائینگی
ہمارا لشکر دل جبکہ میہمان ہو گا

۶

فصل گل آئی جنون سلسلہ جنبان ہو گا
پہر وہی کوہ وہی دشت کا دامان ہو گا

پہر بہار آئی ہی پہر چاک گریبان ہو گا
پہر وہی طوق و سلاسل وہی زندان ہو گا

چاک نادانی سی گر صبر کا دامان ہوگا
ثان دلا پھر رفو تار گریبان ہوگا

میری وحشت کا اثر کچھ تو نمایان ہوگا
خفقان ہوگا دل یار پریشان ہوگا

شوخی دیدہ محبوب پہ مین قربان ہون
سبزہ گور جو چراگاہ غزالان ہوگا

رات بھر نیند اوڑالی کو تری ای جانان
مین تو ہرگز ہی نہو نگا دل نادان ہوگا

بند نکلیا زلف کا مضمون جو کوئی دیوانہ
خوب مجموعہ اوراق پریشان ہوگا

فقر مین جاہی کیا مسند شاہی ہمکو
بوریا اپنی لئی تخت سلیمان ہوگا

خاک مین آبرو ملجائیگی ای ابر تری
جوش پر اپنا اگر دیدہ گریان ہوگا

خواب مین زلف گرہگیر کو دیکھو نگا اگر
دل وحشی مرا اوسکی سی پریشان ہوگا

گل گلزار محمد کا جو دم بھرتا ہون
فرقتی کنج لحد صحن گلستان ہوگا

لحد مین ہمسی سوال و جواب کیا ہوگا
چلی ہین پاک حساب و کتاب کیا ہوگا

چمک سی ذرہ خاک آفتاب کیا ہوگا
رنگیل زرسی معلی خضاب کیا ہوگا

ہمین بلاتی ہین یا آپ لاتی ہین تشریف
عریضہ بھیجا ہی دیکھین جواب کیا ہوگا

فراق یار جفای رقیب بھی واعظ
اب اسسی بڑہ کی لحد مین عذاب کیا ہوگا

قسم خزانہ مین تو ہم شرب پی لی کیا بیٹھی
اب آیا موسم گل کیون خضاب کیا ہوگا

[illegible] نازی آنکھین چھپاتی ہین ہم پہ باران
ابھی تو اوسکا ہی بچپن شباب کیا ہوگا

ابھی سی شوق سلاسل پسند آیا ہی
بہار مین دل شیدا خراب کیا ہوگا

چلی ہو کعبہ کو واعظ پی عبادت ہون
بتون سی قبلہ من اجتناب کیا ہوگا

یہ تیرہی نظرین سی [illegible] ہمکو
ہوا وصال تو کبھی حجاب کیا ہوگا

ہمیشہ [illegible]
ہماری دل سی زیادہ کباب کیا ہوگا

مدد کو آ پہنچا فرشتی بی مرقد مین
وہان کی فکر ہی یا بو تراب کیا ہوگا

٨

پژمردہ دل ہی وہ جو وطن سی نکل گیا
غنچہ وہ کیا کہلی جو چمن سی نکل گیا

کیا لطف زندگی جو وطن سی نکل گیا
بلبل کی موت تہی جو چمن سی نکل گیا

بایا صلا سخن جو دہن سی نکل گیا
جوہر کہلی جو اصل مین سی نکل گیا

صیاد دیکہہ بلبل بیدل کو چہوڑ دی
گلشن ویران ہیا جو چمن سی نکل گیا

سنتی ہی اونکی پانو کی خلخال کی صدا
مردہ ہرا تر شی کی کفن سی نکل گیا

سمجہین وہ لابلا کو نہ لغزش کرین قدم
نامردہ جوان ہی جو رن سی نکل گیا

تیر مژہ کی تیزی و سرعت کہو نہین کیا
تیر کمان سخت تہا سن سی نکل گیا

دل صاف ہی تو کبہی کدورت کا کیا سبب
روشن ہوا جو چاند گہن سی نکل گیا

خاک شفا کی رکہتی ہی جا بہ گناہ کا
آیات پنہ ار ہو کی کفن سی نکل گیا

زلف سیہ جو روی مصفا سی ہٹ گئی
غل پڑ گیا کہ چاند گہن سی نکل گیا

گوشہ کیا قبول تو دنیا سی چہٹ گئی
قیدی رہا ہوا جو رسن سی نکل گیا

اک پل مین صید ہوگیا جلاد چرخ واہ
تیر نگاہ چرخ کہن سی نکل گیا

تیر مژہ کا دہیان جو بہولی سی آگیا
مضمون گمان فہم سخن سی نکل گیا

پایا جو نور الفت حیدر کا فرشتی
آکر عذاب قبر بدن سی نکل گیا

٩

خاطر مین نہین اتنا ہی دیدار کسیکا
رخ دیکہا ہی جو خواب مین اکبار کسیکا

ہر آن جو رہتی ہی طبیعت تہ و بالا
کیا لگگیا ہی جیسے کی دل مار کسیکا

کچھ اور دوا مجھکو طبیبو نہ بتانا
ہی وصل کا نسخہ مجھی دیدار کسیکا

کب آتش پنہان ہی کوئی ہو مری سینہ
کب سینہ نہا ہی کرہ نار کسیکا

دیکھو تو ذرا آنکھ اوٹھا کر اپیہ اے جان
جاتا ہی جنازہ پس دیوار کسیکا

یہ خام خیالی ہی تری غیرت یوسف
ہین تیری سوا ہوینگا خریدار کسیکا

ہر سمت جو آتی ہین نظر جیحون کی تہالی
کیا زور رہی ہی دیدۂ خونبار کسیکا

کیا ممسک زردار سی حاجت کوئی بر آئی
سایہ نہوا دامن اشجار کسیکا

یہ ایک کو زنجیر کی سودی کی ہی خواہش
کیا گرم ہوا حسن کا بازار کسیکا

گر ہمسی نہین ہی تجھی الفت ارے بیتہمہ
یا سنہ نہین یہ ہی دل زار کسیکا

معشوق نہین ہوتی ہین مشتاق کسیکی
یوسف نہوا دیکھ خریدار کسیکا

مرد ونمایت تو جان آگئی بسمل ہوی زندہ
کیا زور رہی ہی فتنۂ رفتار کسیکا

بنتا ہی مری جسم پہ ہر موی بدن خار
یاد آتا ہی جب دستۂ گلزار کسیکا

یا شاہ نجف آپسی ہی عرض مید اللہ
محتاج نہو فرقتی زار کسیکا

۱۰

پس مردن مین جفاسی چہوٹا
جان گئی غیر بلاسی چہوٹا

زاہد آپ ہین پابند ہوس
رند ہوکر ہین ریاسی چہوٹا

نہین آتا ہی جو وہ رشک مسیح
دل بیمار شفاسی چہوٹا

وصل مین ہاتھ جو آیا ہی
وہان عرق فرط حیاسی چہوٹا

کبھی مین بعد فنا نیچ ہین
مرکی بہی مین نہ بلاسی چہوٹا

وہ نہ دوزخ کی ہوا کہایگا
جو کہ عالم مین ہواسی چہوٹا

دور سے آیا ہون سنکر ترا فیض اے ساقی
صاف مے سے مرا پیمانہ و دل بھر دینا

ہجر ساقی مین اگر مجھکو پلائی ہو شراب
بعد مو بھر خندہ زہر ملا کر دینا

بعد مرنے کے بنایا ہے مری خاک کا چاک
چرخ گردون نے نچھوڑا ابھی چکر دینا

پھر گلگشت جو وہ سرو سہی باغ مین آئے
نذر مین تجھکو ہے لازم گل تر زر دینا

فرقتی نذر یہ لایا ہے جگر کے ٹکڑے
داد اس نظم کی لازم ہے سخنور دینا

١٢

تیری کفش کا مری گھر جو ستارا چمکا
بعد مدت کے مری بخت کا تارا چمکا

چادر ابر مین ہے منہ کو چھپاتا خورشید
چہرہ کیا آج لب بام تمہارا چمکا

تیغ ابرو کا اشارہ بھی مجھے کافی ہے
سر پہ قاتل نہ مری تیغ خدارا چمکا

طور کا طور ہر اک شخص پہ ظاہر ہوگا
بام پر چہرہ کو اے بت نہ خدارا چمکا

خاک مین ملگئے یک لخت حسینان زمین
نام جب سے ترا اے طفل خود آرا چمکا

آج سیارے جو ثابت نہین آتے ہین نظر
رشک سے لا تری کفش کا ستارا چمکا

شہر مین پہلے تو واقف نہ کوئی آپ سے تہا
جب سے شیدا ہوے ہم نام تمہارا چمکا

سینے پھوڑا دئے سر پر شہادت اپنی
ترا خنجر جو مری جان دو دو بارا چمکا

عین حسرت مین جو اس ماہ کا چہرہ دیکہا
داغ حسرت مرا مانند ستارا چمکا

تیر مژگان کی تری زخم ابھی آئے ہین
مجھپہ ابرو کی نہ تلوار خدارا چمکا

ساکن ارض و سما تاب نہ لائینگے کبھی
آہ کا کوئی اگر میری شرارا چمکا

وہ جو خورشید لقا میرا ہوا ہے مہمان
فرقتی آج مری بخت کا تارا چمکا

ہمسی اور اوسنی شب وصل نہ کیا کیا ٹھہرا
بیجالی کبھی ٹھہری کبھی پھر دا ٹھہرا

کبھی غصہ کبھی نقصہ ہی جھگڑا ٹھہرا
ہمکو برباد کیا خوب یہ اچھا ٹھہرا

ہمسی او راون سی ازل مین یہی سودا ٹھہرا
دل کا دینا ہوا اور ظلم کا لینا ٹھہرا

حکم زلفونکی درازی پہ ہی گند ہوائی کا
پیچ پر پیچ پڑا اور بکھیڑا ٹھہرا

جب سی یہان اوس بت ہرجائی کا آنا ٹھہرا
دوست ٹھہرا نہ کوئی اپنا بیگانہ ٹھہرا

واعظا آج ہی کیا روز ازل سی ہی یہی
خانہ پیر مغان رندکا کعبہ ٹھہرا

موجین آتی ہین نظر نشہ مین سرشار ہو بت
آجکی رات مین سونا لب دریا ٹھہرا

بت کیا ہوتا ہی مشتاقون پہ فرماؤ کرم
دولت حسن یہ قارون کا خزانہ ٹھہرا

ہرگھڑی چین بجبین غصہ ہی دشنام دہی
آگی اغیار کی رتبہ مرا اچھا ٹھہرا

دل کو مین دیتا ہون اور آپ نہین لیتی ہین
دل نہ ٹھہرا یہ کوئی صفت کا قصہ ٹھہرا

زیر خنجر مجھی بسمل سا تڑپتا چھوڑا
کام جو آپکا ٹھہرا اسوا ہورا ٹھہرا

کبھی ایجان نکیا وعدہ وفا بھولی سی
عرض گر آپسی کرتی ہین تو شکوہ ٹھہرا

کسطرح رشتہ زنار کو توڑون زاہد
آپکی عقل مین تسبیح کا ڈورا ٹھہرا

مجھسی کچھ کہتا ہی اغیار سی کچھ کہتا ہی
او تلون ہمہ تن کیا یہ رویا ٹھہرا

اپنی عشاق کی دیکھی نہ جنجھر ہو ہمسر
اری صفاک یہ کیسا ترا انتقا ٹھہرا

انکو کیا قتل کیا اوسنی مجھی خوب کیا
لوگ کیون دیکھنی آتی ہین تماشا ٹھہرا

زلف بلدا ہین یہی گر سورہ واللیل کی شان
رخ پر نور ترا نور کا سورا ٹھہرا

غنچہ کی بہر نشانی دیا اچھا نکیا
باعث قتل مرا آپ کا چھلا ٹھہرا

عہد پر عہد ہین پیمان پہ پیمان ہوتی
اونکی جلسہ مین مری قتل کا شورا ٹھہرا

قبر میں رکھکی چلی ای رفیق و ہمدم
داغ دل کی نہ سوا دوست ہمارا ٹھہرا

فرقتی اوسکا ہون عاشق کہ وہ جانان جہان
کہیں خالق کہیں باعث کہیں بندا ٹھہرا

۱۴

چشم فتان لی ہمیں مار لیا
تیر و پیکان لی ہمیں مار لیا

عشق دندان لی ہمیں مار لیا
برق تابان لی ہمیں مار لیا

دوست جانان لی ہمیں مار لیا
شاخ مرجان لی ہمیں مار لیا

قد خوبان لی ہمیں مار لیا
سرو بستان لی ہمیں مار لیا

کسطرح وصل ہون ہمسی ہووی
ہای ایمان لی ہمیں مار لیا

ہجر میں کثرت گریہ یہ ہوی
چشم طوفان لی ہمیں مار لیا

میری لاشی پہ ہیں کہتی تم
لب جانان لی ہمیں مار لیا

آہ نکلی تو پڑی چر جامیں
راز پنہان لی ہمیں مار لیا

بجلی کالی بلاسی بچکر
زلف پیچان لی ہمیں مار لیا

عشق کا ہمتو نہ لیتی کبھی نام
دل نادان لی ہمیں مار لیا

کیون نہ پہنچائین مری زخم پہ لب
لب خندان لی ہمیں مار لیا

شب میں یاد آتا ہی سردی جانان
ماہ تابان لی ہمیں مار لیا

ہمتو بستر پہ بلاتی ہیں اونہیں
ناز جانان لی ہمیں مار لیا

یہی کہتی ہیں کہ ہان آتا ہون
اونکی ہان ہان لی ہمیں مار لیا

دل کی سوختگی کی مشکل کنان
سوختی تابان لی ہمیں مار لیا

کچھ گلہ صرف کسی کا ہی نہیں
سرخی پان لی ہمیں مار لیا

دو بہی چاہ مین انکی حضرت دل
اوس زنخدان کی ہمین مار لیا

فرقتی ہم تو نہوتی عاشق
دل نادان کی ہمین مار لیا

۱۵

جن روزون دور جام مے مشکبو ہوا
زاہد کا بہی نماز سی ترک وضو ہوا

جہوٹون نہ پہہ کفیل سے آرزو ہوا
بہولی سی گر ہوا تو فلک کینہ جو ہوا

اے بت کیا جو آپنے ارشاد وہ کیا
شکر خدا کہ آپ سی مین سرخرو ہوا

لیتی ہی بوسہ ناز سی ٹالا وصال کو
بوسہ مخل وصل تری رو برو ہوا

مجہہ سی اگر وہ روٹہی ہین کچہہ غم نہین دلا
ملجا مینگی کلام اگر دو بدو ہوا

وحشت مری زبان زد مخلوق جب ہوئی
شہرہ تمہاری حسن کا تب کو بکو ہوا

دونا ہوا ہی چاند سی رخ کا تری کمال
سنتی ہی دیکہا آنکہہ سی بونا ہرو ہوا

دیکہا جو اوسنی زخم جگر میرا بہر گیا
تار نظر سی دامن دل پر رفو ہوا

پیہم نظارے کرتی ہین اغیار دور سی
روزن ہر ایک کہڑکیون کا رخنہ جو ہوا

یہہ سر بسر مزاج پریشان ہو گیا
زلفون کا حال جبکہ بیان مو بمو ہوا

آئی بہار دور ہی رندونکا اندنون
لو واعظو شراب سی جائز وضو ہوا

ظاہر سی کیا حصول جو باطن خراب ہی
حنظل مین لطف کیا ہی اگر خوبرو ہوا

وہ سرو بہر فاتحہ آیا سر مزار
سرو مزار فرقتی لب جو ہوا

۱۶

آپکا کام سی مضطر ہو گیا
خاک منہ دیکہین کہ آئینہ مکدر ہو گیا

نہین لڑی ری وونی سی آنکہہ
قطرۂ اشک مسلسل سلک گوہر ہو گیا

انکی نسبت معاذ اللہ مین کچہہ کہہ سکون
غیر کا کہنا بہلا کس طرح باور ہو گیا

اوسنگہڑی وعدہ وفا اونکا ہوا افسوس ہی
کشتۂ فرقت کا جب وعدہ برابر ہو گیا

حیف سلطان چمن کا لٹ گیا سب مال و زر
اشرفی گل پہ دخل شاہ صرصر ہو گیا

اوسپہ اک عورت بہی عاشق سمجہہ عاشق ہی جہان
بی تکلف ہی کہ تو یوسف سی بہتر ہو گیا

عین عین حور عین ہی قد ہی طوبای جنان
قطرۂ چاہ زنخدان آب کوثر ہو گیا

قابض ارواح بہی ڈہونڈہا کئی ہنگام نزع
اسقدر کاہیدہ میرا جسم لاغر ہو گیا

پان جب اوسنی چبایا او ہی رنگت کہلی
منہ بہرا ز گوہر جو تہا یاقوت احمر ہو گیا

یون نہ وقت رقص اوڑ جاتی وہ زہرہ وش مگر
دامن پشواز اوڑنی کی لئی پر ہو گیا

جب اوٹہا پہلو سی وہ ساقی یہ کیفیت ہوئی
شیشۂ می چپ ہوا خاموش ساغر ہو گیا

ہاو بان یاد جانان ورطۂ اندوہ مین
کشتی عمر روان کا خوب لنگر ہو گیا

دامن خاکی نہ پہاڑی کسطرح روح حزین
ہجر مین ہر جزو تن کانٹون کا بستر ہو گیا

ہمسری کرتی ہی تجہسی خاک مین وہ گڑ گیا
سرو ای سرو بہی کہونکر برابر ہو گیا

باز آ جور و ستم سی بہر خالق باز آ
اینٹہ ہمکو روز و شب ای چرخ چکر ہو گیا

جب وہ میکش اوٹہ گیا برہم مجب صحبت ہوئی
جام جم کر فرش پر یک لخت بتہر ہو گیا

زر لٹایا بات کہوئی آبرو برباد کے
ہمسا عاشق تیرا ایجان کوئی کیونکہ ہو گیا

رنگ یہ تازہ کہلا سرخی سفیدی مین ملی
جام می پیکر گلابی اوسکا پیکر ہو گیا

پہر بہار آئی معرف ہی ہر اک غنچہ دہن
قطرۂ شبنم بہی لو بہولون کا زیور ہو گیا

فرقتی اوسکا ہون عاشق جسکی شور عشق مین
کوئی مومن کوئی مشرک کوئی کافر ہو گیا

۱۷

لکہون گر وصف رخسار رسول جن و انسان کا ۔ ہو میری کاغذ ابری یہ عالم مہر تابان کا
ہی لکہنا وصف مجہکو اک سپہر دین و ایمانکا ۔ نکیون ہو نسبت میری منزلت سی اوج کیوانکا
رسائی عقل و ادراک پاسکی کیا دخل ہی ہمدم ۔ نہ تا تہہ آیا کمند وہم کو اوج اونکی ایوانکا
در شہ کا گدا ہین وہ رضوان جنت کا خادم ہی ۔ مری رتبہ سی رتبہ کس طرح ملجا ہی رضوانکا
جسی چاہی عطا کردی مقام جنۃ الاعلی ۔ مری آقا یہ ادنی مرتبہ ہی تیری دربانکا
نہی اعجاز پیغمبر کہ اونگلی کی اشارہ سے ۔ کیا کس شان سی دو ٹکڑی جرم اک ماہ تابانکا
کجا ادنی کجا اعلی کجا یوسف کجا احمد ۔ وہ معشوق زلیخا اور یہ معشوق یزدانکا
فرشتی جن پہ ہون قربان خدا انکو و جنکا ہو عاشق ۔ بیان انسان سی کیونکر ہو اونکی شان ذیشانکا
نبی جیسا تہا ویسا ہی اوسی حق نی وصی بخشا ۔ محمد کیون نکرتی فخر فخر آل عمرانکا
شب معراج ختم المرسلین مین یہ ہوا ثابت ۔ کہ عرش پاک پر پہونچا ہی پنجہ شیر یزدانکا
در دریای طہ نی صفائی اپنی دکہلا کر ۔ یتیمی مین گہٹایا مول طفل پیر کنعانکا
نہی توقیر اصحاب رسول آسمان رحمت ۔ نجوم آسا ہی روشن نور جنکی دین و ایمانکا
نہین ہمشکل صورت مین وہ ہین ہمشکل سیرت مین ۔ بڑا انصغیر کا ہی فرق سلمان سی سلیمانکا
الا یا ایہا القلب اذکر الا اقرار الا انکر ۔ نہ بہولی وہ پیمان ہان روز ازل کی عہد و پیمانکا

شہا تم فرشتی کو روضہ اقدس پہ بلوا لو
خدا کا واسطہ صدقہ رسول جن و انسانکا

۱۸

بہار آئی ہی پہر رنگ لائی گلستانکا ۔ جگر پہر نوچتا ہی چہچہہ مرغ خوش الحانکا
کرم ہی آجکل مجہپر جو اوس سرو خرامان کا ۔ نہ ہر مصرع ہو کیون رشک صنوبر میری دیوانکا
دگرگون رنگ آتا ہی نظر مجہکو گلستان کا ۔ یہ ہی ماتم بپا کس عندلیب زار و نالان کا

نکل جاؤن کہین بہالسی ارادہ ہی بیابان کا
نگہبانو فریاد کہولدو بند زندان کا

ہی لکہنا بعد مدح خال وصف لعل لب ہمکو
حبش کو چہوڑ کر ہی عزم اقلیم بدخشان کا

ہوای مونکی جہونکو لسی جو ہر دم بجہاتا ہون
ہی اپنی عمر بہر دہوکا چراغ زیر دامانکا

برہنہ دشت لی ہمکو نہ رکہا جوش وحشت مین
سیا ملبوس کا ننگ لسی ہاری جسم عریانکا

سیاہی گیسو و خط کی ہوئی معلوم مردم کو
دیا عارض لی تیری کام کیا شمع شبستانکا

نئی تاثیر ہی سودمین صفرا ہو گیا ظاہر
جنون مین رنگ نکلا زرد میری جسم عریان کا

نجانین خاک ہو کر ہڈیان برباد ای دشمن
سگ کوی صنم پہرا کری گور غریبانکا

اثر ہر جنس مین اک نوع کا ذاتی مقرر ہی
نہو کیون عشق کامل مردم انسان کو انسانکا

نکہو نکر جہلملای شمع اوس رخسار کی آگی
یقین اوسکو ہوا بیتاب طلوع مہر تابانکا

مشابہ کیون ہو نادیدہ بادام حسرت سی
نظارا خواب مین اوسنی کیا ہی تیر مژگانکا

ملی اونکو جو رفعت کسکو بعد مرگ حاصل ہی
بگولا بنگیا ہی آسمان خاک شہیدانکا

شب فرقت مین جان و تن پہ دل کو چست کرنا ہی
وہ بن کا بولنا وہ گونجنا شہر بستان کا

اکڑنا پہر کہان سرو چمن سو بار صدقی ہو
خم و چم دیکہ پائی گر مری سرو خرامانکا

کیا اک آنچ مین بالی کی مچہلی ہو گئی جل کر
پڑا جب عکس آب می مین اوسکی روی تابانکا

ہوا بدلی ہی پہر پہر نشہ ہی پہر جوش مستی پر
بسا ہی شوق میری دلمین پہر سیر گلستانکا

لحد مین بہی یوہین وحشت جنون مجہکو ستائیگا
رفو ہو گا نہ محشر تک مری چاک گریبانکا

ہوا کا زور شکر کانپتا ہون ضعف ہی ایسا
عیان ہی صاف میری تن سی عالم بید لرزانکا

تری در دخنا پر سرسری وسی جو پایا ہی
اسی انعام مین رنگین ہوا ہی ہاتہ مرجانکا

کیا گر آبلہ کا خون سزا اوسکی خدا دیگا
کوئی دن مین بدن گہل جائیگا خار مغیلانکا

ہزار افسوس بعد مرگ بھی اونپر یہ طوفان ہی
سوا ہی سیل پیران کون ہی گور غریبان کا

وہ ایذای سفر وہ پاس اپنی زیست سی ہی ہم
مسافر سی مزا کچھ پوچھئی شام غریبانکا

اسیر غم ہین ای صیاد بس اب چھوڑ دی ہمکو
سماں دیکھا نہین اکبار ہی ہمنی گلستانکا

اثر تھا اسکہ ہم خود مرقد مجنون پہ جا پہونچی
جنون نی راستہ دکھلا دیا گور غریبانکا

اصالت اسکو کہتی ہین کبھی خون دم مین لاکھو نکو
گھٹا اب بھی نہ کس بل ابروی شمشیر جانانکا

لکھی ہین جو لعبہ وصف رخ مدح خط عارض
زہی اعجاز عالم ہو گیا تفسیر قرآن کا

یہ حیرت ہی کہ اوس آئینہ رو کی وصل مین کیونکر
رہا باقی نشان دلمین ہماری داغ ہجرانکا

کسیکو سنر سی کسو جہسی سمجھتا تک ہوای مہرو
نمونہ ہی ہلال آسمان تیری گریبانکا

نہین کچھ یاد سب بہولا ہوا ہون مکتب غم مین
سبق پڑھتا ہون ہر ہر روز اک طفل دبستانکا

قفس مین کیا مزی نظارۂ صیاد کی لوٹی
ہوا گلشن سی بہی بیگانہ گوشہ مجھکو زندانکا

چلی آؤ یہان اس دل کی کہنی سی وہان جاؤ
جو عاقل ہین وہ کہنا کب بہلا کرتی ہین نادانکا

لکھوائی فرقتی پھر اک غزل جمعیت دل ہی
پریشان ہی مرتب اسکو کرنا ہی دیوان کا

١٩

کھلا ہی یہان صحیفہ بام پر رخسار جانان کا
ورشتو نان ورق گردان و گردون گردان کا

مقرر ہو و بیگا سودا کسی کی زلف پیچان کا
یہ سنا یگا کہین یہ دیکھنا خواب پریشانکا

رقم کرتا ہی مضمون تان لب گلرنگ جانان کا
ہو کیونکر قلم پر میری عالم شاخ مرجان کا

پی گلگشت گلشن آمد سرو خرامان ہی
مصفا فرش کرای باغبان صحن گلستانکا

جنونکا جوش ہوتا ہی شباب عمر مین سبکو
بہار آتی ہی بکھڑا تار بس گل کی گریبانکا

ہوی ہین یاد عاشق ہین مری اکدلکی سیپاری
لئی پہرتا ہون مین سینہ مین ہر جا جسم قرآن کا

پریشان کرتی ہین نالونسی کہین خانۂ دل کو ۔ بگڑ جاتا ہی ستونسی مزا مجلس کی سامانکا

دلا یہ جان جاتی پر نجاتی دیگی جانی کو ۔ ہماری جانکا جانا ہی جانا ہمانسی جانان کا

لباس جسم ہی ستا زنار آئی ہی وصل گل ۔ ہمارا جسم ہی یا ہی مرقع سنبلستان کا

اوتارو زلف پر سنبل کو صدقی منہ پہ مین وارین ۔ برا ہوتا ہی جانی دیکہنا خواب پریشان کا

ہماری گہر کو یون آکر دہ ۔ شبک مہر پہر جاوی ۔ تہی گردشتگی کچھہ پہیر ہی گردون گردان کا

غریق لجۂ حیرت نکہلاونگا عالم مین ۔ نہ ہو نچیگا جو پانی تا بسر اشکونکی طوفانکا

مریجان وصل کی اقرار پر انکار کیا سمی ۔ نہین رہتا ہی کیونکہ یاد کہنا تمکو ہان ہان کا

دل عاشق پگہل جاتا ہی زہرہ آب ہوتا ہی ۔ قیامت ہی نکلنا آفتاب داغ ہجر انکا

خبر ہی ہمصفیرو بنگلی کیسی عنادل پر ۔ ابہی باد خزان سی رنگ بگڑا ہی گلستانکا

جلایا خرمن ہستی لگائی آگ گردون مین ۔ کبہی خالی نہین جاتا نکلنا آہ سوزان کا

شراب عشق کی نشہ مین دل جل جل کی قمر تیز ۔ مزا دیتا ہی ای ساقی کباب مرغ بریان کا

ہی الفت جنس کی ورنہ کہان گیسو کہان یہ دل ۔ پریشانی مین سودا ہی پریشان کو پریشانکا

کتاب دل نہ باندہ اس رشتہ دنیاسی اوغافل ۔ بکہرنا چاہئی زنار کو شیرازہ قرآن کا

جدائی ظاہر و باطن کی امر اعتباری ہی ۔ نہین ہی جان عاشق سی سر مو فرق جانانکا

نکالوگی جو مینخانی سی ہم رندونکو بہکاکر ۔ صنم آدم کی ای واعظ کروگی کام شیطانکا

عیان ہی اون لبونسی چشمہ حیوان مین بہی آتش ۔ مسی کی وہ اوداہٹ رنگ او سبزی خط پانکا

ترا ہی گہر جلیگا یاد رکہہ صیاد آہون سی ۔ عنادل سی پہرا ایگا اگر مسکن گلستانکا

گیا جو کوچۂ جانا مین پہر پہر کر نہین آتا ۔ نپوچہو کچھہ کسی احوال یہان معلوم ہی وہانکا

عبث لاتا ہی ای جراح میری واسطی مرہم ۔ نجہی کیا حال ہی معلوم میری زخم پنہانکا

نکل تن سی جدا سر یاد رکھہ یہ قول ای قاتل
رہیگا بوجہ گردن پر تری خون شہیدانکا

شہید و بسمل ہوئگا سرخرو ای غصہ محشر تک
دم آخر ملا ہی مجھکو پانی تیغ براں کا

گری اندہونکی صورت عشق مین اب پست مشکل ہی
لقب مشہور ہی خونی تری چاہ زنخدان کا

بیابانمین جنون کی فاقت واہ ری الفت
نہ ٹوٹا تار جسدم ایک ہی مجہہ سی گریبانکا

عدم مین کون ہوگا کیا خیال اسکا تجھی واعظ
خیال خام خواب ہی کیسا نظارا حور و غلمان کا

دکہا دو جودت طبع رسا کچہہ فرق تھی اسمین
ابہی ای خوش بیان مشتاق ہی دل بر سخندانکا

٢٠

اداکرتی ہی قمری وصف او سرو خرامان کا
سبق جسنی عنادل کو پہلایا ہی گلستان کا

ابہی جلوہ نظر آیا ہی شاید پری جانانکا
نہیں ہی رنگ فق ہوجہ خورشید درخشانکا

جنون پہر بڑہ چلا سودا ہوا پہر زلف پیچانکا
ہوا پہر مثل سنبل تار تار اپنی گریبان کا

اوڑائی ہی جو میری بخت کی سب چال ڈہال اوسنی
ہی شکل دورہ پرکار دورہ دور دورانکا

نظارہ کر رہی ہین زخمہای تن کا آنکھون سی
گمان ہوتا ہی ہر اختر پہ مجہکو چشم حیران کا

وہان جانیسی مشت خاک کی خاک آبرو ہوگی
تری کوچہ مین قاتل ڈہیر ہی خاک شہیدانکا

نہ آنا اے جنون نزدیک میری دور ہی رہنا
دہوان پہیلا ہوا ہی چار جانب آہ سوزانکا

کبہی قند مکرر کی نبات اوسکو پسند آئی
مزا چکہا ہی جسنی بوسہ سیب زنخدان کا

جلاتا ہی جگر کو پہونکتا ہی خرمن دل کو
بہڑکنا آتش غم کا نکلنا آہ سوزان کا

نہووی ہمسی تعریف در دندان یہہ کیا ممکن
ہزاردن دُر بہا دیتا ہی جہالہ ایک نیسانکا

نکل جاتی ہین لیکن آہ جب سینہ سی کرتا ہون
ابہی باقی ہی میری دل مین شاید غم پیکانکا

الہی تو بچانا مردم آبی کو آفت سی
بپا ہی شور محشر رو رہی اشکونکی طوفانکا

شکایت غیر کی کیا ہی کہ اپنی ہی ہین بیگانی
نہین ہی قدردان اے دل سخندان ہی سخندانکا

کہان جرأت اور کہان سحر فلاک اے دل مگر شاید
اوٹہا کر جوش اسکو لیگیا اشکون کی طوفانکا

مناسب تہا کہ دیوانہ رہی زنجیر مین قیدی
ہوا اس سلسلہ سی عشق دل کو زلف پیچانکا

ہوا ہون اے عزیزو فرقت چاہ زنخدان مین
ہرا ای غسل پانی چاہیئی ہو آب حیوان کا

اکیلی ہی رہینگی مثل مجنون ہجر جانان مین
قیامت تک نچہوٹیگی مگر دامن بیابان کا

ارادہ سر کٹانیکا ہی رکہہ ثابت قدم مجہکو
الٰہی سامنا ہی ابروی شمشیر جانان کا

خوشی سی کیون نہ تڑپون خنجر قاتل سی اے ملکو
ہوا ہی آج میری واسطی دن عید قربانکا

نہووی کسطرح اس بغض سی دشت جنون روشن
ہی میری داغہای جسم پر عالم چراغانکا

کہڑی ہین پہر قتل عاشق ناشاد کس پہ یہ
جبین پر چین ہی قبضہ ہاتہہ مین ہی تیغ برانکا

جہکا دی بادہ وحدت سی مجہکو عین کثرت مین
رہونگا حشر تک ممنون ساقی تیری احسانکا

دبا بہر شاہی ہمکو جہلا اوس پر بیر ولی
رہی نقد پر پایا مور نی رتبہ سلیمان کا

نہال زندگی کی قطع ہونی سی ملا ثمرہ
مری شاخ گلو مین پہل لگا شمشیر برانکا

حنابندی کا عقدہ صاف کہلجا دیگا دہان قاتل
یہ محضر پیش کرنا ہاتہہ سی خون شہیدان کا

کہا غم نی جو دیکہا خانہ دل کو مری خالی
مکان ویران پڑا ہی ہائی یہ کس خانہ ویرانکا

مین ہون زخمی مجہی صیاد گلشن سی کہین لیچل
جلیگا گرمی خون سی مری تختہ گلستان کا

گل افشان اشک مین کو کر دیا ای فرقتی ہمنی
مری اشعار سی رنگ اڑ گیا صحن گلستانکا

۲۱

رکہا جو ہین مری دل پر گلاب کا پہاہا
وہان زخم نی مانگا شراب کا پہاہا

تصور رنگ گل سی غش ہوا ای گل
نہ بار ہو کہین بوی گلاب کا پہاہا

اشارۂ مژۂ گلبدن کا زخمی ہوں
کہیں سی ڈھونڈ کی لاؤ گلاب کا پہاہا

لگا ہی تیر مژہ اوسکی دل پہ وقت شکار
رکھا ہی بجری دلپر حباب کا پہاہا

لگا یا وار ہی اک بجہ حسن لی ہمپر
ہماری واسطی لانا حساب کا پہاہا

سخن شناس ہوں گھایل ہوں تیغ مضمونکا
دوا ہی بس سخن لاجواب کا پہاہا

کہاں ہی ساغر دل اب بہار آئی ہی
رکھا ہی سیخ کی دلپر کباب کا پہاہا

مرض کی غنچہ کی اچھا ہو داغ وصل افسوس
ہماری زخم پہ ہووی عتاب کا پہاہا

وصال ہوی نہ دوئی کا نہ حرف پہر آئی
وہ بت اوٹہا ہی جو منہ سی حجاب کا پہاہا

دیا جو ہاتہ سی جام شراب ساقی نی
بہگو لیا دل پر اضطراب کا پہاہا

یہ زخم ہاتہ سی نازکبدن کی پہونچا ہی
نہ بار ہو کہیں دلپر حساب کا پہاہا

ہرا ہی آبلہ دل خزاں کی آتش سی
ہماری زخم پہ رکھنا شراب کا پہاہا

کسیکی تیر محبت کا یہ ہی گھایل ہی
لئی ہتو ہی فلک آفتاب کا پہاہا

جو زخم دلمیں ہی سوزش تو فرقتی کیا ڈر
نہاؤ عشق سخن بو شراب کا پہاہا

۲۲

سخ نہ آبادی کا کرتا ہی نہ ویرانی کا
حال ابتر ہی بہت آپ کی دیوانی کا

شوق ہی اونکو تہ ہر اک سی اولجہ جانیکا
زلف ہرگز وہ پری رو نہیں سلجہانیکا

نقش پا اوس گل نورستہ کی ہیں مثل نگار
راہ دلدار میں رفع ہی پریشانی کا

دامن دشت کو پہاڑ بچا کتاں کی صورت
شہرہ چلا ایکی جنوں آپ کی دیوانی کا

ایکدن ایک پریشان کری ہو سو وعدی
وعدہ جہوٹہوں تو ہو سچا کوئی ملجانیکا

ہمنشیں دیکہنا دنیا کا عجب عالم ہی
حال معلوم نہ آئی کا ہی نہ جانی کا

اوسکی سرکار مین ای دل جو رسائی ہوگی
کہونگا حال مفصل تری تڑپانی کا

سر بسر محو جمال رخ ساقی ہین سب
ہوش باقی ہی نہ شیشہ کا نہ پیمانی کا

تیری عشاق تو گذری ہوی ہین عالم سی
کچہہ اثر ہی نہ نصیحت کا نہ سمجہانی کا

فصل گل آئی ہی کیا دہر مین ای پیر مغان
رنگ یہ لا نظر آتا ہی جو مستانی کا

پہرہن پہر لی ہین بیتاب نہین شیخ کو چین
کچہہ نشان کعبہ کا ملتا ہی نہ بتخانی کا

خون کر کر دل عاشق کا نہین شرمانی
کس سی انداز اوڑایا ہی مگر جانی کا

گل عارض کی مقابل جو ہوا کرتا ہی
بلبلو باغ کو خود شوق ہی گل کہانی کا

یون ہی اکبار تڑپتی ہین نکل جائیگی جان
پر مسیحا مری بالین پہ نہین آنی کا

آپکی زلف ہی جن بات بگڑ جاتی ہی
کیا خطا کو سنا ہی جرم بہلا شانی کا

زور پر فصل بہار آئی ہی ای دیوانو
مشورہ ہی غل زنجیر کی پہنانی کا

فکر بیفائدہ ہی موی کمر کا مضمون
نہین ہاتہ آپکا ہرگز نہین ہاتہ آنیکا

کچہہ نکچہہ ہو دیگا وحشت کا اثر اون پر ہی
یہ تڑپنا مرا خالی تو نہین جانیکا

پہر بہار آئی ہی پہر وحشت دل دونی ہی
قصد پہر فرقتی ہونی لگا ویرانی کا

۲۳

پہر بہار آئی یہ سامان چار سو ہو جائیگا
خالی خم ہو جائیگا مملو سبو ہو جائیگا

اونکو گر بہولی سی شوق شست وشو ہو جائیگا
اشک کا دریا اوبل کر روبرو ہو جائیگا

باغ مین جب دور جام مشکبو ہو جائیگا
آب شبنم سی گل تر کا وضو ہو جائیگا

فرق مو بہر ہی نہین گر موشگافی پر وہ آی
حال زلفونکا پریشان ہو بہو ہو جائیگا

آج سنتی ہین کہ ہین دربار مین عاشق طلب
فیصلہ اونکی ہماری دو بدو ہو جائیگا

آلگی پھر کر نہ ذرا دیکھ تو جاناں اس طرف — زخم دل پر تار مژگاں سے رفو ہو جائیگا

پھنس گیا دل اونکی زلفوں میں ہوا سودا شروع — میری رسوائی کا سودا تو بکو ہو جائیگا

ڈھونڈتا پھرتا ہی شرط کعبہ میں کی یاد میں — ایکدن حاصل مآل جستجو ہو جائیگا

رنج کی پردی ہیں اوٹھ جائینگی گر آئینمیں — جسگھڑی اون سی طرب یوں گفتگو ہو جائیگا

آئی تو چاندنی میں لطف کتان دیکھئی — امتحان دل کا ہماری ماہرو ہو جائیگا

ہی یہ شورش اے دل وحشی ابھی سی خبر ہو — فصل گل میں قیس کا اوستاد تو ہو جائیگا

چشم و ابرو و رخ و زلف چلیپا کا ہی عشق — ایک میری دل کا شہرہ چارسو ہو جائیگا

سلسلہ پیدا ہوا ہی گیسوی دلدار سی — بیڑیوں کا غل دل وحشی کو ہو جائیگا

دولت و زر پر عبث پھولی ہوئی ہو منعمو — ساتھ ہی اک ہچکی کی سب مال جھو ہو جائیگا

مصحف رخ کی جو سورت پڑھکی پڑنا ابھی ہی — سامنا زلف کی موذی کا جو ہو جائیگا

آئی تو باغمیں گلگشت کو ای رشک گل — چہچہہ بلبل کا شور طرفہ ہو جائیگا

آپ چھپتی ہیں تو ذرا گھونگٹ بکو میٹھی بال کی — ابلق دوران سی بڑھکر تندخو ہو جائیگا

دیکھنا ساقی جو وہ مہرو آیا باغمیں — پرمی الفت سی ہر گل کا سبو ہو جائیگا

باتیں کر تمیں مصور کھینچ لی تصویر اگر — کاغذ ابری کو ذوق گفتگو ہو جائیگا

خوف کیا ہی ایکی رات آئی تو دی فصل بہار — خندۂ گل سی دل بلبل رفو ہو جائیگا

بال کھولی بام پر آئیگا جب وہ مہر کو — سارا کوچہ اوس پری کا مشکبو ہو جائیگا

کسلیی چپ بیٹھا ہی نہ پر زلف کی نادان ہی — عنبر سارا نہ سر پر اوس سی تو ہو جائیگا

تیغ ابرو کھینچ چکی ہی رہاں سی گیسن جلتی بت بیان — ہی یقین ہمکو کوئی دم میں لہو ہو جائیگا

نمانہ زنجیر سی وحشت عبث ہی و شیو — مو بمو تار رگ جان سی رفو ہو جائیگا

دھجیان اوڑتی ہین وحشت مین گریبان چاک کر
دامن صحرا مقابل ہمسی تو ہو جائیگا

آمد فصل جنون کی ایک یہ پہچان ہی
باغ دل مین نخل وحشت کا نمو ہو جائیگا

تیر مژگان لیس ہین شمشیر ابرو تیز ہی
کوئی دم مین اب تہ خنجر گلو ہو جائیگا

خون بلبل کا نکر صیاد آفت آئیگی
ہر رگ گل سی ابہی جاری لہو ہو جائیگا

ابرو ونکی تیغ اونکی باڑہ پر ہی ہمدمو
آج بچ جائین تو حفظ آبرو ہو جائیگا

اونکو اندر وزون حنا مہندی کا آیا ہی خیال
دیکھہ ای دزد حنا ترا لہو ہو جائیگا

جاہ دنیا کی ہوس بیجا ہی دل مین فرقتی
خاک مین پنہان نال آرزو ہو جائیگا

ولہ

٢٤

اپنی رسوائی کا پہر چرچا ہوا
پہر نئی سر سی مجہی سودا ہوا

زلف کا پہر سلسلہ پیدا ہوا
پہر غل و زنجیر کا سودا ہوا

نور افزا جب ترا مکھڑا ہوا
ثابت اوسدم ماہ مین دہبا ہوا

تیری محفل سی ہزارون خوش گئی
ایک دل میرا ہی صد پارا ہوا

دیکہکر کوٹہی پہ تیری غیر کو
میرا دل کیا کیا تہہ و بالا ہوا

سیکڑون آنکہین بچہینگی راہ مین
لو قیامت آگئی شرما ہوا

تیری افشان کی لگانی کی لئی
چاند بہی ای ماہرو تارا ہوا

ہوگی صیقل کب سکندر سی بہلا
جب مکدر دل کا آئینہ ہوا

میری دل کی بیقراری دیکہکر
ہان دل سیماب صد پارا ہوا

روی روشن کی ضیا کو دیکہکر
عشق دل کو لگیا اچہا ہوا

دل کی ہاتہوں سی نہایت تنگ تہا
عشق دلکو لیگیا اچہا ہوا

ہیچ تو یہ ہی کیا ہی انکہونکا قصور
ای دل اونپر آپ تو شیدا ہوا

نامۂ اعمال میزان مین تلی
بار عصیان سی گران پلا ہوا

پڑ گیا ایسا فراق گلبدن
سوکہکر جسم حزین کانٹا ہوا

غیر مجلس سی نکلوائی گئی
خار سی گل کا جدا کہٹکا ہوا

شیخ بتلا کیا حرم سی مدعا
کسلئی پہرتا ہی یون بہٹکا ہوا

حال اونکا آشکارا ہو رہی
فرحتی تو کسلئی شیدا ہوا

۲۵

لگہا اور تشنۂ فرقت نہ شکر تو کرتا
ہی آب تیغ نہ پانی کی جستجو کرنا

یہ فتنہ دیکہی عطر حنا وہ ملتی ہین
قیامت آگئی ٹہیرا مرا لہو کرنا

خیال سوزن مژگان یار ہی جراح
نہ میری چاک جگر کا ابہی رفو کرنا

ہمارا زخم جگر سینا کوئی کیا جانی
نظر سی سیکہہ لی اونکی کوئی رفو کرنا

بہار آئی ہی رندونکی فکر کر ساقی
ہم آگئی ہین لبالب ابہی سبو کرنا

وہ بد دماغ ہو جائی دیکہہ ای بلبل
نہ اس روش کی مری گل سی گفتگو کرنا

مرا او ہی تجہی اسوقت عشق کا بلبل
جو گل سی سیکہہ لی اوس گل سی گفتگو کرنا

بہار آئی ہی واعظ نہ روک رندونکو
ہی فرض ساغر گل سی ہمین وضو کرنا

نہ ہو سکو کہین قاصد مری پریشانی
بیان حال مرا اون سی موبمو کرنا

ہزار ہو وہی خریدار دہی باتون مین
جو اوس سی سیکہہ لی یوسف بہی گفتگو کرنا

نہو سکی مری خاطر ذرا بہی ای غم یار
کلام مرا نہ کہین اونکی روبرو کرنا

لکھا ہی دیکھہ کتابو نمین حال تارون کا
نتیجہ عشق کا آخر کو خوب دیکھہ لیا

کبھی نہ مال کی اے دل تو آرزو کرنا
دل حزین نہ لگاوٹ کسی کا کسی تو کرنا

منم یہہ فرقتی دنیا ہی تمکو اے جانان
نہ میری سامنی غیرونکی آبرو کرنا

۲۶

عزم ہی موسم گل مین سوی گلشن میرا
ہی جنون ہاتھہ تری ابروی آزادی
کبھی گلچین سی تلاش ہی نہ لگاوٹ ولین
ہو نمین وہ عاشق صادق کہ پرستش ہو لین
دوست اسپہ ہی نہ اپنا بھی جانا تو لی
عشق اک پردہ نشین کا ہی حیا لازم ہی
آتش رخ سی نہ سب جسم پکہل جاوی ابہی
عشق مین زلف کی سودائی بنا ہون ابتو
زخم دل بھی مرا بیدردی قاتل پہ ہی ال
جسمی مین اک گل نورستہ کا دم بھرتا ہون
گھنگرو پانون مین پڑا کہتا ہی ہر ایک قدم
جذبہ دل کا اثر اوسپہ مقرر ہوگا
سانپ آلی ہین نظر خواب مین ہی ایدل آہ
مینی جب زلف کی سودمین کیا ترک لباس
وحشیان اوڑگئین سا تہہ ہوا وحشت مین

گوشۂ باغمین ہوجائیگا مسکن میرا
دست وحشت مین نہ اولجھی کہین دامن میرا
خار جسمین نہین ہی صاف وہ گلشن میرا
نام مسن پائین اگر شیخ و برہمن میرا
عشق مین تیری زمانہ ہوا دشمن میرا
چہکی یون رؤون میں لی کوئی شیوہ چھپا
شبنم آسا ہی رگ گل پہ نشیمن میرا
اے جنون ہاتھہ ترا اور ہی دامن میرا
چشم افسوس سی متہ تکتی ہی سوزن میرا
ہو گیا آنکھہ پہ بلبل کی نشیمن میرا
چہان دیگا تری سینہ کو یہہ باجن میرا
کہینچ لائیگا کبھی نالہ و شیون میرا
ساتہہ چہوڑیگی نہ یہہ زلف کی ناگن میرا
کہا صحرا لی کہ موجود ہی دامن میرا
منگیا دامن کہا رسی و امن میرا

قیس کو بھول گئی یاد نہین آتا ہی
اپنو ہر ایکطرف شور ہی بن بن میرا

دشت وحشت مین ہی آتی ہی آواز جنون
ہاتھ سی چھوڑ نہ دینا کہین دامن میرا

جب سی اک بت کو جگہ خانہ دل مین دی ہی
کلمہ پڑہتی لگی سب شیخ و برہمن میرا

ڈھونڈھتا ہون تو نہین ملتا ہی پہلو مین پتا
سامنی انکہونکی دل لیگیا رہزن میرا

اگلی غسل جنون اور یہہ اب سودا ہی
دہجیان ہونی لگا آپ ہی دامن میرا

مین جو تڑپا تو عجب لطف سی قاتل نی کہا
خون مین ڈوب نہ جای کہین دامن میرا

زلف کی عشق مین ہینی جو اسی چاک کیا
تار سنبل سی سیا باغ نی دامن میرا

دل کو پہلو مین چھپای ہوی رہتا تہا مدام
لیگیا کون چرا غ نہ دامن میرا

شرم کی تہ دیکھین اوٹہا اوٹہنگی ہی کہتی ہین وہ
فرقتی دیکھ نہ لین رخ پس چلمن میرا

۲۷

چھوا نہ زلف کو بوسہ کا نہ سوال کیا
حضور آپکی کس بات پر ملال کیا

گھٹا بڑہا نہ جنون کو بہار کو ہلال کیا
یہ پڑہ کی ای مہ نو آپکی کمال کیا

خدا کا خوف نہ اندیشۂ مآل کیا
بتون کا عشق کیا دل یہہ کیا خیال کیا

ہنسا رہا دل وحشی عجیب بندی مین
لکھی جو زلف کی مضمون کا خیال کیا

نظر سی اوٹھ گئی پردی حجاب کی فورًا
جو کوہ طور پہ نظارۂ جمال کیا

نچھوڑا نام بہی نسمہ کا اف ری مشتاقی
نظر سی طایر دل کو مری حلال کیا

نہ روکی باگ تری شہسوار غمزہ نی
ہماری خرمن ہستی کو پایمال کیا

لگائی آپنی مہندی یہہ کیا کیا قاتل
ہماری خون سی ہاتھون کو کیون نہ لال کیا

نہ پاسبان قناعت ہوی ہزار افسوس

سنگ نفس کو عبث فرقتی تہال کیا

۲۸

ہر قدا وسی جو نامرادت گلشن ہوگا
اوس گل تر کا گذر جیب سر مدفن ہوگا

بکی سحر مین جب نالہ شیون ہوگا
دامن ابر سی بڑہکر مرا دامن ہوگا

دیکہکر باغ مین رخسار تری ای گل تر
خون رگ گل مین وان شوق سی سن سن ہوگا

عکس جسی مرا اوس مثل کتان ہوویگا چاک
رخنہ گر آپکی دیوار کا روزن ہوگا

بام سی اوترو گی بکہرای جو زخیر زلفین
شبکو خورشید چراغ تہ دامن ہوگا

نونہالان چمن انکہہ سی گر جائینگی
گل فشان آپکا جب باغ مین دامن ہوگا

ہتکڑی ہاتہہ مین پہنینگی یہی سنت ہی
آپکی ہاتہہ مین جسوقت بری چہن ہوگا

تیری گیسو سی یہ بچکر کہین جا سکتا ہی
طائر دل کا اسی دام مین مسکن ہوگا

خوب میخواری کی اوسوقت مزی اوٹہینگی
دلربا ہوویگا ہم ہوینگی ساون ہوگا

ای صنم نام خدا ہی ابہی بچپن تیرا
کیا مزا ہوویگا جب نو ر یہ جوبن ہوگا

پان چبای ہوی ہین اوکی مسی نگتے ہی
دم مین اب خون ترا ای گل سوسن ہوگا

جذبہ دل مجہی لیجا سکا وانتک کدن
فرقتی کرب و بلا مین مرا مدفن ہوگا

۲۹

موجزن جبکہ تری حسن کا قلزم دیکہا
دل عشاق کی کشتی یہ طلاطم دیکہا

چاندنی مین جو وہ آی تو گہٹا شرم سی ماہ
یہہ تماشا ہی نیا دیدہ انجم دیکہا

ایک مردہ کی جلانی کو نہین آتی ہو
بیٹہی جاتی جہان آپکا قم قم دیکہا

ہتی جدت سی تلاش اوسکو وہین لعل بنا
یہہ لونی تری رہوار کا جب سم دیکہا

چاہ غبغب کا تصور جو بندہا سوتی وقت
خواب مین بہی تری عاشق نی تلاطم دیکہا

دل مرا اڑ و تبا بیڑا ہی کہان آبیٹھی | اکی یہان کشتئ الفت کا تلاطم دیکہا
غوطی کہاتی ہوی پہرتی ہین یہان مردم چشم | اپنی آنکہوں سی نہ بڑ کر کوئی قلزم دیکہا
لوک ہی زلف چلیپا کی غضب ای قاتل | سانپ ایسا نہ کوئی صورت کژدم دیکہا
دل لگاؤ نہ چمن پر کہ ہی دو دن کی بہار | باغ عالم مین یہ بلبل کا ترنم دیکہا
عشق غنچہ کا وہین چہوڑ دیا ای گل تر | بلبلون نی جو تری لب کا تبسم دیکہا

فرقتی اوسنی بہلا کیئی لطف کلام
بلبلون سی نہ کبہی گل کا تکلم دیکہا

۳۰

جس روز منہ سی مل گیا پیالہ شراب کا | گر جائیگا نظر سی کٹورا گلاب کا
ساقی لگادی منہ پیالہ شراب کا | کب تک رہیگا وصل مین پردہ حجاب کا
مستی نہ کم ہو حکم ہی ہی شباب کا | ہر دم رہی بغل ہی مین شیشہ شراب کا
اک زہرہ وش پہ جان نکلتی ہی آجکل | کیونکر نہ مجہکو شوق ہو چنگ و رباب کا
در در پہرا کی خوب ہی رسوا کیا مجہی | یارب برا ہو اس دل خانہ خراب کا
زلفین کی بدلی پڑہنا خط یار قبر پر | دل منتظر رہیگا لحد مین جواب کا
جہرمٹ وہ مہوشونکا وہ صحن چمن وہی | پیری مین یاد آتا ہی عالم شباب کا
بیباکی ہو تپاک ہو لطف کلام ہو | موقع نہین وصال مین جانان حجاب ہو
اوس بحر حسن نی جو کیا مجہ سی اجتناب | دریا نی بہی اولٹ دیا ساغر حباب کا
بلبل کا قول ہی در شبنم سی ای بہار | جاکر چمن مین بہر دی کٹورا گلاب کا
رکہی جو پانو چاند سی اوس شہسوار نی | رشک ہلال بنگیا حلقہ رکاب کا
پیر مغان کنشت کشی دیر و حرم مین ہون | تو ہی مجہی بتائیگا مسئلہ صواب کا

آئی بہار شور جو اپنی دکھائینگی
گو ای جنون اب آگیا موسم خضاب کا

رندون کو آج جام دئی نو نی جام جم
پیر مغان یہہ کام کیا ہی ثواب کا

مضمون نیا لکھا گل عارض کا جسکہ ہی
کاغذ کا صفحہ بنگیا تختہ گلاب کا

پہندی ہین اپنی پہانس لبا زلف یار نی
بس کچھہ نہ چل سکا دل خانہ خراب کا

سنتی ہین آج باغمین بلبل کی جان دی
شاید ہوا قلم کوئی تختہ گلاب کا

لفظون مین معنی ہوگئی پنہان حجاب سی
دیوانمین جب لکھا کوئی مضمون نقاب کا

ہنگام نزع لائی تشریف یا علی
مشہور فیض عام ہی شاہا جناب کا

ہون فرقتی غلام غلامان پنجتن
کیا خوف ہو لحد کی سوال و جواب کا

ردیف الباء

٣٢

لبریز میکدہ مین ہی پیمانہ شراب
آتی ہین جہوم جہوم کی مستانہ شراب

واعظ تمہارا حکم نمانینگی حشر تک
اوس شمع روسی پایا ہی پروانہ شراب

چہوڑینگی جام کو نہ عہد شباب مین
بچپن سی ہمکو بہاتی ہین افسانہ شراب

آئی تو اپنی موسم گل واعظا کہین
دستار تیری ہوگئی پیمانہ شراب

ساقی کی فیض عام کی ہر سو جو دہوم ہی
ہم ہی ہوئی ہین فرقتی مستانہ شراب

٣٣

جو بخت نو معین کری غذای شراب
نہ کسطرح سی بخہی پہر یہہ راس آئی شراب

مدام رہتا ہون بیہوش ہجر ساقی مین
پلاوی زہر کوئی دوستو بجای شراب

دلا نظر سی نہ کسطرح جام جم گرجای
ہماری سر پہ نگسار ہی ہمای شراب

یہہ سرد مہری ہی ساقی نصیب اوج ضمیر
کہ پانی دیتی ہو ہر وقت مین بجای شراب

نہ سر کا ہوش رہی ہووی طور کا عالم
جو دیکہہ پای کہین محتسب صہبای شراب

الست مین ہوا مخمور جسکو ہی امید
نہ کسطرح سی ہو زاہد تجہی ولای شراب

نہ چہوڑون مہیان کر دین وعظ واعظ پر
مگر اوٹہون لی تعظیم جبکہ آی شراب

بہانہ خلد لٹاتا ہی گرچہ زاہد عصر
سخی ہین اوسکہڑی سمجہون اگر لٹای شراب

ق

نہین ہی واعظ دشوار ترک دنیا کچہہ
ابہی تو چہوڑ لی اگر آشنای شراب

مین اوسکہڑی ہون ترا معتقد بصدق و صفا
تو چہوڑ دی تجہی چہٹی اگر پلای شراب

جو اسکی خلوت و جلوت سی منع کرتا ہی
بتا تو کچہہ ہی اری محتسب خطای شراب

خوشی سی روی فلک سرخ ہوتا ہی سر شام
سحر کو کرتی ہین جب مغبچی بنای شراب

دو ہائی دیتا ہی شیشہ کہڑا ہی جام خموش
فراق مین ہی ہوتا ہی ماجرای شراب

ترقی ہووی مرض کی نہ کسطرح ہر دم
دوا پلاتی ہین ای فرقتی بجای شراب

٣٤

ہوگئی ہی اسقدر گل پر جو شیدا عندلیب
ہمکو آتا ہی نظر کہائیگی پہندا عندلیب

اسقدر ہی تجہکو ای صیاد کیون بیم و ہراس
توڑ کی کنج قفس جائیگی کسجا عندلیب

یہہ تو کہہ گذریگی کیونکر تو کہان اور گل کہان
جہونپڑا گلچین لی گلشن مین چہپایا عندلیب

جہومتی پہرتی ہین شاخون پر ز راہ انبساط
مژدۂ گل تو نی کس قاصد سی پایا عندلیب

داستان کنج قفس کی اپنو کہتی ہی صدا
عشق گل صیاد لی تجہکو بہلایا عندلیب

تو پہنسی کیا قید مین دلی مین غنچی پہوٹ پہوٹ
ابر حسرت باغ مین ہر سو ہی چہایا عندلیب

کہتا ہی صیاد ترشی سی کرونگا تجہکو ذبح
ہر گہڑی نالون لی تیری مار ڈالا عندلیب

کیون شکایت کرتی ہی صیاد کی خاموش ہو
عشق مین ہوتا ہی اپنا ہی پرایا عندلیب

گل کو چہوڑی فرط غم سی ہاتہہ کانون پر کبہی
گوش دل سی میرا کر سن لی فسانا عندلیب

نالہای آتشین میری اگر سن پاوی وہ
بہول جاوی صحن گلشن مین ترانا عندلیب

تو اگر شیرین زبان ہی مین بہی ہون فرہاد دل
گل اگر ہی شمع روشن ہی پتنگا عندلیب

دیکہہ پاویگا کہین صیاد یہہ آتا ہی خوف
کرتی پہرتی ہی عبث گلشن مین دنگا عندلیب

شاخ گل مین کیا ہی دل ہلا کسی جا او رہی
گل تو باندہی کسلئی بیٹہی ہی گنڈا عندلیب

جور گلچین سی کہین بچتی ہی یہہ یاد رہی
باغکو انکہون سی تو لی گرچہ سینچا عندلیب

عاشقونکی فرد سی کٹ جائیگا چہرہ ترا
نالہ دلکش اگر سینہ سی کہینچا عندلیب

والی لیکر شوق مین ہر دم گل تسبیح سی
یاد کا اگل تری پڑہتی ہی کنٹہا عندلیب

یاد رکہنا نام کو گلچین نہ چہوڑیگا نشان
گاڑتی کیون صحن گلشن مین ہی جہنڈا عندلیب

اک سرسی آگ لگجای چمن مین فرقتی
سیکہہ لی گر نالہ سوزان ہمارا عندلیب

۳۵

گہر مین تری جو آتی ہی شام و بیگاہ دہوپ
کرتی ہی پیار تجہکو بلا اشتباہ دہوپ

کچہہ شک نہین یقین ہی کہ ہووی سیاہ رو دہوپ
دیکہی جو میرا داغ جگر اک نگاہ دہوپ

تاریکی فراق کی شاہد ہی تار شب
سوز تپ فراق کی اپنی گواہ دہوپ

ہمسی تو یہہ حیا ہی کہ منہ کو چہپای ہو
رہتی ہی روز آپسی کیون ہمنگاہ دہوپ

کوئی تب فراق مین اپنا نہین شریک
ہمسوز دہوپ رہتی ہی ہر گاہ گاہ دہوپ

یہہ لی سبب نہین ہی توقف زوال مین
تکتی ہی یہہ کہڑی کسی مہر رو کی راہ دہوپ

اوس غیرت قمر کا جو پاتی نہین سراغ
پہرتی ہی روز کیسی بحال تباہ دہوپ

فرماتی ہین یہ آپ نہین مجھکو اوس سی لاگ
پامال پہر یہہ ہوتی ہی کیون بیگناہ دہوپ

نکلین ہر ایک عضو سی جو شعلہای عشق
کیونکر نمانگی سایہ سی میری پناہ دہوپ

تکلتی ہی نہ نکال کی غرفہ سی ابر کے
کس آفتاب سی تکی ہی عاشق نگاہ دہوپ

ہو سایۂ علم مین شہ دین کی فرقتی
محشر مین اوس سی دور رہی یا الہ دہوپ

۳۶

بو جہ بہشت آتی ہین جور و جفا سی آپ
ای بت یہہ ظلم دیکھی ڈرئی خدا سی آپ

ہم بہی ہر ایک طور پہ سینہ سپر ہین جان
منہ پہیر لی کی گر نہین جور و جفا سی آپ

مینی کہا کہ مرتا ہون تمپر تو بولی وہ
مر جائیگا کیا کرون میری بلا سی آپ

لیجی یہہ میرا غنچۂ دل ای بہار حسن
شائق رہی ہین پہولونکی جانی صدا سی آپ

کرب و بلا کی عاشق صادق ہین ولسی ہم
ہمکو عبث ڈراتی ہین کرب و بلا سی آپ

ردیف | ای فرقتی یہہ خوب ہوا بس کہ مر گئی
لو چہٹگئی علائق دار فنا سی آپ | | تاء مثناۃ

۳۷

بیٹھی نہ ملکی پاس رہی ہم بہر تمام رات
زلفین بنائین بل پی سنگہر تمام رات

کچھہ بہی پتا ملا نہ ستمگر منام رات
ہم ڈہونڈہتی پہری تہی گہر گہر تمام رات

دانتونکی دہیان مین جو طبیعت لڑی رہی
پڑہتا رہا مین سبحۂ گوہر تمام رات

ساری حجاب ہوگئی ہجران وصال مین
زانو پہ اوس پری کی رہا سر تمام رات

ہر سو نہ گئی بدن سی نہ اوس گلبدن کی بو
سو یا بغل مین جب وہ سمن بر تمام رات

وہ آہ چاندنی مین نہ سویا تو ماہ چرخ
گنتا رہا فراق مین اختر تمام رات

زلفونکی بار بار کا شکوہ رہا خیال
کالی بلا رہی مری سر پر تمام رات

مجھہ سخت جانکا قتل جو منظور اونکو ہی
تلوار کو چٹایا ہی پتھر تمام رات

ہی کسکا داغ عشق بتاتا نہین کوئی
کیون ماہ چرخ پہرتا ہی دردر تمام رات

بلبل کی ایکبات نہ صیاد نی سنی
رویا ہزار طرحسی پی پر تمام رات

ابروی یار کا جو تصور بندہا ہمین
پہرتا رہا نگاہ مین خنجر تمام رات

بوس و کنار بہی نہ میسر ہوا ہمین
باتو نمین کہوئی ہای ستمگر تمام رات

بوسہ طلب کیا تہا بڑی بات کچھہ نتہی
بگڑی ذرا سی بات کو سنکر تمام رات

کوئی نہ دادرس ہوا بلبل کا قید مین
پر بستہ لوٹتا رہا پی پر تمام رات

مدتمین اونکو خواب مین دیکہا جو ایکبار
پڑہتا رہا فراق کا دفتر تمام رات

اوس مہ کی انتظار مین تاری گنا کیا
جہپکی نہین پلک مری دم بہر تمام رات

ساقی کا وصل ہوئیگا جس رات فرقتی
دور شراب ہوگا مقرر تمام رات

ردیف الثا

٣٨

دامن دل آب عصیانمین بہگوتا ہی عبث
ای دل نالان مرا بیڑا ڈبوتا ہی عبث

عاشق چاہ ذقن دل کہو کی روتا ہی عبث
آنسوونکی تارسی دامن کو دہوتا ہی عبث

ای دل نادان ہرا بہل آئیگا اس نخل سی
تخم عشق یار کا سینہ مین بوتا ہی عبث

جلد کہدی کوئی اونکی ابروی خمدار سی
عاشق صادق تمہارا قتل ہوتا ہی عبث

بحر امواج فنا کی موج آئی چونک ٹک
ای دل نادان لب دریا تو سوتا ہی عبث

دیکہہ پہندی مین پہنسیگا دل ترا اک خیجال ہی
عاشق زلف پری دنیا مین ہوتا ہی عبث

چہوڑ یہہ عشق مجازی کر حقیقت پر نظر
سبکی آنکہو مین سبک ہر بار ہوتا ہی عبث

سات پردونین ہی ای دل وہ نہین لڑنیکی انکہہ — گوہر اشک مسلسل کیون پروتا ہی عبث

ای دل ناداں اک شیرین دہنکی عشق مین — مثل فرہاد حزین کیون جان کہوتا ہی عبث

بج رہا ہی نہ یہ کوس رحلت عمر رواں — بیخبر ناداں کیون اسطرح سوتا ہی عبث

ہای بس اب اسسی چلکر زائر شبیر ہو
فرقتی رہکر یہان پر عمر کہوتا ہی عبث

۳۹

کونسا سانحہ درپیش ہوا کیا باعث — صحن گلشن مین نہین باد صبا کیا باعث

مجہہ سی ہتی ہو مری جان خفا کیا باعث — غیر ہی ہوتا ہی یہہ ناز و ادا کیا باعث

کیا کسی باغکو لوٹا ہی خزان نی بلبل — اندنون خاک اوڑاتی ہی صبا کیا باعث

خون کرنی کا ہوا حکم نہین کہلتا حال — ہمکو تجویز ہوئی کیون یہہ سزا کیا باعث

عارض و گیسوی جاناںکا کہین عشق ہوا — دل پریشان ہی کیون صبح و مسا کیا باعث

ہمنشین غیر ہین ہر وقت تری او بدعہد — ہمسی انکار ہی ملنی کا بتا کیا باعث

کیا کوئی غنچۂ دل کہل گیا عالم مین نسیم — نئی انداز کی چلتی ہی ہوا کیا باعث

نکہرالون کو مجہی رہتی ہی نشاط دل — پیچ مین ڈالتی ہی زلف دوتا کیا باعث

دل تپا ہی دولائی کو ہٹاؤ منہ سی — مہ رخسار پہ چہائی ہی گہٹا کیا باعث

سی ہی باتون مین بگڑتی رہی ہمسی شب وصل — ایک بوسہ ہی جو مانگا تو کہا کیا باعث

دل مین شرم کہان اور کہان انکا پردہ — منہ دوپٹہ سی چہپالی ہو بہلا کیا باعث

نہین ہوتی ہی سحر کیا شب فرقت ہی یہہ
فرقتی آج گجر کیون نہ بجا کیا باعث

ردیف الجیم

۴۰

ای صنم آباد کیجئی پہلوئی برباد آج
پہر حق حسن لیجئی ہر روز کی بربادی آج

جال ہٹکی پہرا دیتا ہی پہرتی ہین صیاد آج
کوڑی کوڑی کو بکینگی بلبل ناشاد آج

یا علی سن لیجئی للہ مری فریاد آج
میری دشمن ہو وین سب باغ الورہ برباد آج

باغ مین چلکر دکہاؤ قامت دلشاد آج
دیکہتا اوسی تلی وہ بجانینگی شمشاد آج

لاکہہ فریادی ہین وہ سنتی نہین فریاد آج
روز ہوتی تہین جفائین ہوتی ہی بیداد آج

کیا ہم عاشقی کو سر کیا ناشاد آج
آفرین دیتی ہی روح قیس اور فرہاد آج

زور پر ہی آمد فصل جنون ای وحشیو
طوق و زنجیرین بنائی ہین نئی حداد آج

اور تو نہ لین جفائین اب فنیبو سنی تپاک
یہ نئی انداز کا ظلم اوستم ایجاد آج

دیکہنا بازاریون کی خون ناحق ہوینگی
پان چباتی پہرتی ہین بازار مین جلاد آج

کل سی ہی گر اعتدال قامت رعنا مین فرق
سرو کو صدقی نہین کیجئی جان جان آزاد آج

روز تو وعدہ تہا لیکن اب جواب صاف ہی
پہلی تہی بیداد گر ٹہہری کہ جلاد آج

اسقدر ہی دریہم داغ جنون کا نہ شور
اشرفی کو ہاتہ آئینگی نہین فصاد آج

کل سی ہین ان شہر ان کوڑی ہم پہنچی نہین
منصب لازم ہی سند دینگی کرو امداد آج

دہ تو رنگین شکل ہی کل تک اوی نہین ہو تو ہی
دیکہین گر تصویر شیرین مانی و بہزاد آج

جان شیرین کس حلاوت سی گنوائی عشق مین
جان دینا میری بدلی ہوتا گر فرہاد آج

آج سودا بڑ گیا تہا وہم کل تک اسی جنون
ہمسر مجنون تہی پہلی ہو گئی اوستاد آج

موم سی ہم نرم ہی کل تک تیغ قاتل کی حضور
سخت جانی سی ہی آئینہ فولاد آج

آج تو تخت عدالت پر ذرا بیٹھو حضور
پچہلی بیدادونکی ہم کبہو نکرینگی یاد آج

ترغ اعدا مین تنہا ہی تمہارا فرق تھی

یا علیؑ مرتضیٰ کیجے مری امداد آج

ردیف الحاء

۱۴۱

گلزار میں کھلا ہی جو غنچہ دہن کی طرح ۔ کیا باغ باغ ہی دل بلبل چمن کیطرح

پھیلی ہوی ہی چار طرف بوی زلف یار ۔ مہکا ہوا ہی کوچہ جانان ختن کیطرح

سوسن کہیں ہی اور کہیں نرگس کہیں ہی گل ۔ گلزار کی اوڑائی ہی اوس گلبدن کی طرح

فصل گل آئی جب تو بتو نکا جما یہ رنگ ۔ زنار پہنا زاہدوں نی برہمن کی طرح

مار سیاہ زلف کو شب میں جو مس کیا ۔ ہاتھوں میں بدہیاں ہیں نشان رسن کیطرح

ہنسنی کا مسکرانی کا انداز ہی نیا ۔ سرخی ہی آشکار لبوں سی کرن کیطرح

سارا دماغ وصل میں رشک چمن بنا ۔ تھم تھم کی بوی زلف جو آئی دولہن کیطرح

افشان جماکی مانگ پہ جھومر لگایا ہی ۔ جانان نکالتی ہونئی بانکپن کیطرح

گلکاری باغبان کو سکھاتا ہون فرقتی
کیا خوب اوس نی مین کو کھلایا چمن کیطرح

۱۴۲

بلبلیں نی ولی نہیں اس دل ناشاد کیطرح ۔ سیکھہ لین ہمسی ذرا نالہ و فریاد کیطرح

کوئی ظالم جو نہیں اوس ستم ایجاد کیطرح ۔ نہیں مظلوم ہی کوئی دل ناشاد کیطرح

اوس گل تر کی محبت کا جو ہیں نام لیا ۔ کھل گیا دل کا چمن گلشن ایجاد کیطرح

ہیچ پر پیچ ہی پہنے ہمیں پھنسا رہتا ہون ۔ ہمکو جکڑا ہی تری زلف کی صیاد کیطرح

دم نکل جاتا ہی چلتا ہی گلی پر خنجر ۔ تیغ ابرو جو نظر آتی ہی جلاد کیطرح

دل اوسی سی ہو پیدا گری کرتی ہو ۔ جان جان نہ جتنی نکالی ہی نئی داد کیطرح

زور پر ہی دل وحشی کا جنون انروزون ۔ اوترا طوق بنہانی لگی حداد کی طرح

اِکدم کو بھی نہیں بھولتی ہی تیری یاد
آپ ہی آتی اےجان جہان یاد کیطرح

تو نہ آیا تو تصور نی ہماری دل کی
کھینچی تصویر تیری مانی و بہزاد کیطرح

کس طرح پہنچون تیری سایۂ دیوار تلک
غبار رہنی لگی آپ کی ہم[illegible] کیطرح

کیا بیان طبع صفا کی صفائی کا ہو
خوب ہی فرقتی یہ طبع سی ایجاد کیطرح

ردیف الخا

۴۳

رخسار ہین سرخ اور ہی اوس گل کا دہن سرخ
گویا کہ یہ خالق نی کہلایا ہی چمن سرخ

لعل لب جانان کا جو عاشق ہوا دل سے
اللہ ری جذبہ کہ ہوا لعل یمن سرخ

ان شرم کی عالم مین ہین سرخ انکہڑیان اوسکی
ہنگام سحر جیسی ہو سورج کا بدن سرخ

ہین سوسنی محرم مین کشتان گوشۂ پستان
بدلی مین نظر آتی ہی سورج کی کرن سرخ

مین سرخی پوشاک کا کشتہ ہون عزیزو
یہ تم سی وصیت ہی کہ ہو میرا کفن سرخ

اوس دست حنائی نی جو کی دست درازی
بس ایک سری سی نظر آنی لگا [illegible] سرخ

زلفون مین نظر آیا مجہی سرخ جو شانہ
حیرت یہ ہوئی سانپ سیہ اور ہی پھن سرخ

شعلہ مجہی یاد کا یون دل مین دہکتا
ہی سینہ افعی مین نہان [illegible] سرخ

وہ رشک گل اشرفی اک جام جو بخشی
ہو فرط خوشی [illegible] سرخ

ہین سوسنی سو نہ اور ہین گوری سی وہ پستان
اوس پر [illegible] ہی کہ ہی [illegible] سرخ

ہی ابر تنک بیچ مین اور دو نو طرف برق
اودی [illegible] سرخی ہان اور وہ [illegible] سرخ

گلگونہ سی کی شاہد گلگون نی یہ تزئین
اللہ ری نزاکت کہ ہوا سارا بدن سرخ

کالا یہ ہوا عشق غم خال مین جلکر
ہی اصل مین رنگ جگر [illegible]

تعریف لکہی فرقتی حبّ سرخی لب کی
تا ثبر مضامین سی ہوا میرا دہن سرخ

۴۴

نکلیا آہ پہر دو بارا رخ
شاہ اندوہ سی جو ہارا رخ

ایک پل ہی نظر نہیں آتا
کیسی پردی مین ہی تمہارا رخ

آنکہہ سی گر گیا جمال پری
جب کبہی آپنی سنوارا رخ

چاند تاری تو چاند تاری ہین
پر وین جہومر ہی ماہ پارا رخ

کچہہ ہی پوشیدہ حال زار نہین
دیکہہ لین آپ ہی ہمارا رخ

رنگ نخبیر و تکی ہین جہاوٹ پر
پہر گیا ہمسی کیا تمہارا رخ

قد ہی بوٹا سا اور انوکہی چال
ناز نین ہی کہ ہی پیارا رخ

فوج دل کی شکست ہووی گی
تیر مژگان سی ہی صف آرا رخ

مچہلیان سر اوٹہاتی بحر مین ہین
عکس افگن ہوا تمہارا رخ

ردیف الدال

۴۵

بہار یا موسم گل مین مرا ہو صیاد
نہو ویگا تو کبہی گل ہی سر خرو صیاد

نہ دام مین کہین پہنس جاؤ بلبلو ہشیار
تمہاری فکر مین پہرتا ہی چار سو صیاد

چمن مین روتا ہی گل انسوؤن سی شبنم کی
جو عندلیب کی کرتا ہی جستجو صیاد

پڑہیگا گل کی مصلی پہ کیا نماز ابہی
کہا ہی خون عنادل سی کیون وضو صیاد

نظارہ رگ گل سی جو کی کر دی دی
ہماری زخم پہ ہوئی تو دی رفو صیاد

نہ ایک بات سنی حسرتین رہین لاکہون
ہزار ظلم سی جکڑا مرا گلو صیاد

یقین ہی رحم کری حال زار پر میری
سنی جو حال مرا آکی وہ بد و صیاد

قفس مین پہول رکہی ہین جہت کہلا یا ہی
ہزار شکر کہ پایا ہی لالہ رو صیاد

خدا کی قہر سی ڈر کیون چہکتا ہی ظالم
نشان مس کا ہاتہ مین لی دیکہہ لگا کہ صیاد

نظر سی خلق کی گر جائیگا اری سفاک
بہا جو خون مرا جائیگی آبرو صیاد

اداسی پہرتا ہی گلشن مین یان چہپای ہوے
ہوا ہی خون سی بلبل کی سرخ رو صیاد

نہ قید کرا ہی دل بہر کی دیکہہ لینی دی
ہوا ہی گل کا ابہی باغ مین نمو صیاد

نہ کچہہ ہی کہہ سکا اللہ رے جذبہ تقریر
سنا کیا گل و بلبل کی گفتگو صیاد

چمن مین پہر خدا عندلیب ہو خاموش
تری تلاش مین پہرتا ہی کو بکو صیاد

تڑپکی فرقتی کہتی ہی دام مین بلبل
خدا کری کہ گرفتار ہووی تو صیاد

۴۶

بلبل کو قید مین نہو کیونکر چمن کی یاد
ہوتی ہی ہر غریب کی دلمین وطن کی یاد

لو پہر ہوئی وہ گیسوئی گل پیرہن کی یاد
دل کو ہوئی شروع مری پہر رسن کی یاد

وحشت ہوئی شروع ہوی کو ہکن کی یاد
پہر آگئی ہی اس دل وحشی کو بن کی یاد

دلمین بسی ہوئی ہی مری اک چمن کی یاد
بہولگئی تا بجسر نہ اب انجمن کی یاد

دل کو ہماری حاجت اصلی کی فکر ہی
وحشت مین آگئی ہمین جیسی کفن کی یاد

ہوتی ہی فکر زلف کی مضمون کی جن کو
دلکو ہماری رہتی ہی ہر سوان ختن کی یاد

عنقا کی طرح اپنی سخن کا پتا نہین
کیا اندنون ہوئی دل نادان دہن کی یاد

بہولی ہوی ہین عشق مین سودای زلف سی
بس اپنی سر کی یاد ہی ہمکو نہ تن کی یاد

پنجہ کسطرح چاک گریبان رہا سیدا
بہولی نہ ایکدم مجہی گل پیرہن کی یاد

زلفین بھی ناگنی لگین سینہ و ناتک میز
تو پھر شروع ہو گئی کالی کوسن کی یاد

آئی گا جب وہ سرو سہی سوی گلستان
قمری سے بھول جائیگی سرو چمن کی یاد

بیٹھے ہین ماہتاب پہ ہالہ کئے ہوئے
انجم کو آگئی ہے تیری انجمن کی یاد

اللہ ری اشتیاق اسیری فصل گل
چھٹنے کی بعد بھی رہی پرسون رسن کی یاد

آسان کرینگے مشکلین حلال مشکلات
ای فخر نہ بھول ذرا بوالحسن کی یاد

ردیف الذال

۷۴

کیون ہو غم مین مری چاک گریبان کاغذ
آپ غیرون کو دیا کرتی ہین پیمان کاغذ

انتشار دل وحشی کو جو لکھا خط مین
ہو بہو ہو گیا اکبار پریشان کاغذ

آئینہ مین جو پری رو کی لگائے تصویر
فرط حیرت سی بنا دیدۂ حیران کاغذ

وصف مین اوسکے تبسم کی جو لکھے گئے شعر
مثل گل بنگیا فوراً لب خندان کاغذ

گل عارض کی صفائی جو لکھی دیوانین
چار جانب سی بنا صحن گلستان کاغذ

واہ ری دیدۂ گریان کی مضامین کا اثر
ہی زبان قلم شوق سے نالان کاغذ

کوئی مضمون وہین جبکہ لکھا ای ہمدم
مثل عنقا کی ہوا چشم سی پنہان کاغذ

شمع کیطرح سی کسواسطی بیٹھے ہے خموش
بہر تحریر اوٹھا جلد سخندان کاغذ

ہنسی دیوانین جب زلف کا مضمون لکھا
طائر دل کی لیئے ہو گیا زندان کاغذ

اشتیاق دل عاشق جو لکھا ہی آمین
ہو گیا شوق مین خود طائر پران کاغذ

لکھ چکی قتل کے محضر پہ کیپیر وہ عنوان
اب تو چھوٹیگی نہ ہرگز کسی عنوان کاغذ

کسلئی محو تماشا ہی مین تو ہون مداح علی
دیکھ لی خلد کی جاگیر کا رضوان کاغذ

آگئی غیر قلم ترس گیا لکھتے مین جواب
رکھیا زیر قلم آہ پریشان کاغذ

یاد رکہنا کہین برباد نکرنا اوس کو
تجھین باندہنے ہی لگی خاک شہیدان کاغذ

اونکی بہ دست حنائی کا اثر تو دیکہو
ہاتہ مین ہوگیا غنچۂ مرجان کاغذ

ایک بلقیس طبیعت کا لکہا جب احوال
فرط شادی سی بنا تخت سلیمان کاغذ

فرقت و وصل کا جب ایک جگہ حال لکہا
کبہی گریان ہوا ہم کبہی خندان کاغذ

وعدۂ وصل کو تحریر کرو جان جہان
آپ منگوائی اسوقت قلمدان کاغذ

مستعد بیٹھے ہین لکھنے کو جواب آج مگر
میری قسمت سی نہین ملتا قلمدان کاغذ

ہی یقین اوسمین کوئی نیز چھری ہو وےگی
میری بھلائی کو مانگا ہی قلمدان کاغذ

میری تحریر پہ وہ صاد نہین کرینگے
غیر کے ہاتہ مین ہے آج قلمدان کاغذ

دہن و عارض احمد کا لکہون گر مضمون
لائینگے لوح و قلم آپ قلمدان کاغذ

فرقتی خوب ہی لکہے ہو غزل کیا کہنا
پر نئی طرز سے لکہا ہے قلمدان کاغذ

ردیف الرا

نالہ گذرا جو سوئے گنبد گردان ہوکر
رہ گئے حوت فلک ماہی بریان ہوکر

دفعتاً رہ گئی چھریا جنبش مژگان ہوکر
ملتوی رہ گیا پہر قتل کا سامان ہوکر

آج گلگشت مین کون آئینہ رو آیا ہی
تکتی ہے نرگس بیمار بہی حیران ہوکر

خلق مین شور ہے شیرین دہنی کا اونکے
پہر مرا زخم کو بخشا ہی نمکدان ہوکر

یہی پیغام مراخلد سی کہنا رضوان
آئینگے تیری طرف کوچۂ جانان ہوکر

زعفرانی تیری محرم نہین یاد آئے
ورنہ کیون زخم جگر کہل گئے خندان ہوکر

فصل گل کہتا ہی کیا واہ ری آمد تیری
دھجیاں اوڑنی لگیں دل کی گریبان ہوکر

دلمیں ٹہالی ہی یہی ہمنی آپ ای لیلی عصر
قبر مجنون پہ ہین سرو خرامان ہوکر

فیصلہ فیصل ہوا قاتل نی مجہی قتل کیا
جان جاوید کی حاصل ہوئی بیجان ہوکر

آبلہ دلکا جہلکتا ہی میری پہلو مین
شمع در شب کو چراغ تہ داماں ہوکر

صدقہ اسدنکی ہو نہین آج بر آئی امید
عید کا لطف اوٹہا آپ پہ قربان ہوکر

منہ خدا کو بہی دکہاؤ گی دم آخر ہی
اپنی بیمار سی منہ موڑا ہی درمان ہوکر

خون شہیدونکا مری جان شہادت دیگا
سرخی ہوگی تری ہونٹہونپہ عیان پان ہوکر

وہ سبک ہاتہ صفائی کا دکہا او جو شخط
خط شمشیر عیان ہو خط ریحان ہوکر

باتو نمین تو نمین کہا روکی کہا ہسکی کہا
بوسہ لب [illegible] یا آپنی خندان ہوکر

وعدہ وصل کو وہ صاف اوڑا جاتی ہین
کبہی رو کر کبہی گہٹ کر کبہی خندان ہوکر

اللہ اللہ یہ رفتار کی شوخی کا اثر
نقش پا اوڑنے لگی راہ مین پریان ہوکر

آنکہہ سی دیکہتی کشتونکا تڑپنا جاؤ
آپ نکلین تو سوی گنج شہیدان ہوکر

مجہکو تم گالیان دو قتل کرو پر اسجان
باتین غیرونکی اثر کرتی ہین جہریان ہوکر

کوئی خود بینی کی انداز ادائی نہ کہین
آئینہ دیکہتی ہین اسلئی پنہان ہوکر

دل آشفتہ مرا روز یہی کہتا ہی
فرقتی سوی نجف چلیئی خراسان ہوکر

۴۹

کیا سبب بلئی ٹہیرا دل ناوان چلکر
ہاتہ کہوا [illegible] کر [illegible] اسی سوی گریبان چلکر

نہ رکی ہی نہ رکی طبع سخندان چلکر
رک بہی [illegible] آئینہ [illegible] سیر [illegible] بان چلکر

ایکدم کو بہی نہ رکی ابروی جانان چلکر
اب دکہاو [illegible] تیغ ذرا [illegible] چلکر

سر تو ہی باد صبا کی ہی رفعت پس گرد
دیکھلو حال سوی خاک شہیدان چلکر

با پانیکا نہین حکم ہو دربار مین ہان
دیکھہ آئینگی ہم اکبار ہی پنہان چلکر

کونسی صید وفادار کو تاکا اوسنی
رہگئی راہ مین کیون ناوک مژگان چلکر

عرش کو فرش بنا فرش کو کر عرش علا
طبع رہجای نہ میدالخین سخندان چلکر

تری بیمار کو کچھہ غش سی افاقہ ہوگا
ڈالدی منہ پہ ذرا سایہ داماں چلکر

جو کہ ہونا ہی وہ ہوویگا مگر ای قاتل
ڈالدی قتل کی محضر پہ تو عنوان چلکر

اوسکی کوچہ مین بخواہش دیدار نگر
مفت ہوویگا پشیمان دل نادان چلکر

دیکھہ لین یوسف کنعان کی مصیبت کو ذرا
ہم بہی ڈوبینگی سوی چاہ زنخدان چلکر

حال کیا ہی جو نہین پہرتا ہی کوئی جاکر
دیکھلی ملک عدم کا کوئی سامان چلکر

سرو قامت جو دکھاوگی قیامت ہوگی
کیجئی حشر سوی گور غریبان چلکر

کونسا گل تری عارض کی مقابل ہوگا
ہم بہی دیکھین تو ذرا سوی گلستان چلکر

گڑ گیا خاک مین تو یہ وہ اکڑ سکتا ہی
سرو کو دیکھہ ذرا سرو خرامان چلکر

کہین ایسا نہو ہمزاد کا سایہ ہوجای
ڈال کشتہ پہ ذرا سایۂ داماں چلکر

مرض عشق کو سنتی ہی رکہی کانو نپہ ہاتہہ
رہگئی میری طرف دست طبیبان چلکر

دشت وحشت مین کسینی ہی دیا ماتہ نہ آہ
رہگئی چار قدم خار مغیلان چلکر

یہان تو سب کچھہ مری دلمین ہی مگر خوف یہہ ہی
پیش کیا عقدۂ مشکل ہو دلاوران چلکر

کونسا امر مری قتل مین مانع ٹہیرا
رہگئی اونکی زبان کیون نہ دندان سیکر

بیڑیان پاؤن مین ہین زلف مسلسل کی قسم
دیکہئی حال اسیران سوی زندان چلکر

فرقتی چہوڑکی دنیای دنی کی خواہش

زاہد شاہ خراسان سو خراسانی چاکر

۵۰

چہوٹی عتاب ہی صنم رنگی و فلک پر رات بھر
سیر دیکھی تونی یہ افشان جاکر رات بھر

پاس غیرونکی تہا سو ہی جاکی اکثر رات بھر
رہی بیکل ان جہان اکدن مری گھر رات بھر

تیری آنیکی خبر سنکر چمن مین رشک گل
بلبلین کرتی رہین پہولونکا بستر رات بھر

وصل کی شب ہی مہ کامل ہی صحن باغ مے
ساقیا چلتا رہی ساغر پہ ساغر رات بھر

شمع محفل صبحدم اوس گل سی یہ کہکر چلی
مہروش رخصت کیا مجھکو جلا کر رات بھر

آفت جان ہوگئی اونکی بناوٹ وصل مین
ٹالدی اوس شوخ نی افشان کو چنکر رات بھر

آئینہ رو سی صفائی کا مزا اوٹھا ضرور
پر کدورت ہوگئی سد سکندر رات بھر

آج لطف وصل پایا فرقتی اوس شوخ سے
گنتی بوسونکی رہی اون سی برابر رات بھر

۵۱

باغ عالم سی گئی سو بار اور آئی بہار
حیف ہی صیاد بلبل کو نہ دکھلائی بہار

جب نہو وے قدردان پہر لطف کیا گلشن کا
قید مین بلبل ہی پہر کسواسطی آئی بہار

خالی پایا جبکہ میدان وحشیونسی ہر طرف
باغ عالم مین نہایت آکی پہیلائی بہار

شک نہیں ہر گل مین جلوہ اوسکا آتا ہی نظر
غور سی دیکھی کہین لائی تو بہنائی بہار

پہر ہوا جوش جنون پہر آمد آمد کی دہوم ہی
مژدہ باد ای عندلیب زار پہر آئی بہار

دفعتاً ای ہمنشین زخم کہن تازی ہوے
واہ کیا طرفہ شگوفہ اور یہ لائی بہار

دور ہم محفل سی ہووین اوسکی یہ آتا ہی رشک
کرتی ہی صحن چمن مین بزم آرائی بہار

آپسی جاتی رہی جامہ سی باہر ہوگئی
ٹکڑی دامن کی اوڑائی ہمکو پہنائی بہار

مردنی سی روی گل پر چہا گئی ای فرقتی

داغ میرے دیکھکر گلشن کے مرجھا ہی بہار

ردیف الزاء

۵۲

کسکے تلاش ہے جو ہی پا در رکاب روز
پہرتا ہی ڈہونڈہتا ہوا کیا آفتاب روز

یی وجہ کسلئے ہی مری جان عتاب روز
بگڑے ہوی جو رہتے ہو ہمسی جناب روز

اب واعظو جہان مین رند و نگاہ ور ہی
ساقی ہمین پلاتا ہے جامِ شراب روز

جاتی ہو گہ حرم کو کبہی سوی میکدہ
کسکے تلاش ہے تمہین اے شیخ و شباب روز

ہوتا ہی سربلند کوئی کوئی پائمال
دکہلاتا ہی یہ چرخِ کہن انقلاب روز

شب کو خیالِ زلف ہی دنکو خیال رخ
گہٹتا ہی اس حساب سی اپنا شباب روز

اسطرح نقش آب سی دنیا کی زندگے
بن بن کے بس بگڑتی ہین جیسے حباب روز

ساقی کے سیخ ہجر پہ جلتا ہی دل مدام
شام و پگاہ کہاتا ہون بریان کباب روز

ہر دم خیال عارض میں رہتا ہی منتشر
کس پیچ مین پہنسے ایدل خامہ خراب روز

سو دل سے لاکہہ جان سی پڑہتا ہی قمری
تسبیح تیری نام کی یا بوتراب روز

۵۳

سرو آزاد ہین سب میری سخن کی انداز
گل مضمونسے ہویدا ہین چمنکے انداز

تم جو دکہلاتی ہو ہر ایک کو بنکے انداز
دل کو لیتی ہین اے جان تنکے انداز

دست قاتل ہین سے ہے اللہ بچائی سبکو
آج ہی ڈہب نظر آتی ہی رسنکے انداز

سیکڑون نعرہ کنان پہرتی ہین مثل بلبل
تیری کوچہ فی اوڑاے ہین چمنکے انداز

دلِ بیتاب بہلتا نہین بہلا ئی سے
یاد آتی ہے جو غربت مین وطنکے انداز

زخم دل پہٹ گئی زلفونکی جو خوشبو آئی
تیرے گیسو مین ہی کیا مشکِ ختنکے انداز

لاکہہ پردون مین اگر چہپکے بناؤ باتین
تاڑ جاتا ہون مگر تیرے سخن کے انداز

اونکے باتین ہین جو شیرین تو ہین گیسو لیلے
قد سے بیساختہ ظاہر ہی دہن کے انداز

کبہی وعدہ کیا اور گاہ پہرایا مونہہ کو
یاد کیا کیا کرون اوس عہد شکن کے انداز

موجدِ عصر ہون پوچہی مری شعر گوئی
مین نے ایجاد کئی شعر و سخن کے انداز

فرقتی کوئی مگر جائے تو کیا ہوتا ہی
لاکہہ بن بیٹہے نہین تیری سخن کے انداز

ردیف السین

۵۴

مین تو جاتا نہ کبہی اوس ستم ایجاد کے پاس
لیگیا شوق اسیری مجہی صیاد کی پاس

دل مرا رہتا تہا شاید کسی آزاد کے پاس
ورنہ کیون روتا ہون جا جا کی مین شمشاد کی پاس

ایسا گر جانتا مین آہ نہوتا عاشق
ہاے دل پہنس گیا جا کر ستم ایجاد کی پاس

مین فقط ہجر مین اوس سرو کی جان کہوتا ہون
ورنہ قمری تو سدا رہتی ہے شمشاد کے پاس

داستان ہجر کی اپنے مین سناؤن جا کے
بیٹہو اک دم جو ذرا پہلوئی ناشاد کی پاس

گر یہی شوق اسیری ہے تو ہمدم بس مرگ
طائر روح مرا ٹہہرے گا صیاد کی پاس

شوق ہی زینتِ فتراک کی اوڑکر ناگاہ
مرغ دل جا کے پڑا پہلوئے صیاد کے پاس

مثل تصویر کے بنجاتی وہ آئنہ رو
سیری تصویر نہ تہی مانی و بہزاد کے پاس

دہوم ہے فصل گل آتے ہی اگر آنے دو
یہان میرا دل رہتا ہے [illegible] کے پاس

پہلے ہی دہجیان دامن کی اوڑا لین مینے
اے جنون کچہہ نہ رہا نذر [illegible] کی پاس

عشق مین غیرتِ شمشاد کی جو گل بنکر
جیتے جی کچہہ تجہے [illegible] کسی آزاد کی پاس

آمدِ فصلِ جنون ہے کو جاکر پوچہو
طوق و زنجیر ہی رہتا ہی [illegible] کی پاس

ہمدمو اور جنون مین یہ اوٹھی ہمکو ٹہرک
بیڑیان لینے کو ہم خود گئی حداد کی پاس

ان دنون پہر ہوا کچہہ جوشِ جنون اے رندو
ہوتی ہین بیڑیان تیار جو حداد کی پاس

ہے دعا خالقِ اکبر سے یہی صبح و مسا
فرقتی دفن ہون مین مرقدِ سجاد کی پاس

ردیف الشین

۵۵

دولت کی نہ خواہش ہے نہ اکسیر کی خواہش
پر مجکو ہے خاکِ درِ شبیر کی خواہش

مجکو تو نہین دستِ بتِ بے پیر کی خواہش
پہر کیجیے کیا یہی ہے تقدیر کی خواہش

[illegible] دن ہو نہ کبھی صاحبِ ہمت
ذرہ سی نہو مہر کو تنویر کی خواہش

ہر آن ترقی پہ ہے نورِ رخِ روشن
یہ شمع نہین رکھتی ہے گلگیر کی خواہش

زندان کی در اسیر تو کر جا کے لیجا
رکھتی ہے اگر خواب کی تعبیر کی خواہش

کسطرح نہ خط یار کے چہرہ پہ نکلتا
مصحف کی لئے ہوتی ہی تفسیر کی خواہش

یہان کسکے گیا ساتھہ مکان صرفِ ہوس سے
وحشت کن دہر مین تعمیر کی خواہش ؛

طالب نہ دوا کا ہون نہ محتاج غذا کا
سودائی کو ہے دانۂ زنجیر کی خواہش

یوسف کہان وہ چاہ کہان اور وہ زندان
کیا زور چلی تہے یوہین تقدیر کی خواہش

مین نے جو کہا اوسسے کہ مرتا ہون مین تیر
سو تہہ پہیر کے کہنی لگے تقدیر کی خواہش

ہر چیز کا خواہندہ ہر اک شخص ہو لیکن
اللہ ندی اوس بے پیر کی خواہش

صورت کا حسینو نکے بناتا ہون نمین خاکا
جیسے کہ ہوی ہے تیری تصویر کی خواہش

مسجد مین پہنچے گئی سنت کی وہ بیڑی
میخانہ مین ہمسکو ہوی زنجیر کی خواہش

بیرنگ نظر آتا ہے کیون نقشۂ عالم ؛
ہی مانی دل کو تیری تصویر کی خواہش

اے قمر کیا دام مصیبت مین پہنسوگے
رکہتے ہو جو اس زلف گرہ گیر کی خواہش

ردیف الصاد

۵۶

جبسے دیکھا فتنۂ محشر تیری محفل مین رقص
بس رہا ہی ر نور شب آ زہرہ وش بسمل مین رقص

اتحاد قلب ہی یہ لطف ہی
دیکھتے ہین چشم و دل جسطرح شامل ہین رقص

لوٹتا ہے کوئی سے نیم جان
بسملو نکا ہو رہا ہے کوچۂ قاتل مین رقص

ہی یہ جادو یا نظر بندی ہی کتنے ہی جگہہ
دیکھئے مردم کو کرتی ہین تمہاری آنکہہ مین رقص

جہنگیا دل اونکے گہنگرو کی جو ہین آئی صدا
صاف پیدا ہو گیا بتیابی بسمل مین رقص

اونکی آنکہین دیکھتی ہین بسملونکو اسطرح
گویا لیلا دیکھتی ہی پردۂ محمل مین رقص

اے گروہ زہرہ وش تو یہ شکن ہار و ہو
بیجا یا ہوے گا فورًا چہ بابل مین رقص

سو نہین سکتے مقابل تجہسے زہرہ رقص مین
ہی خمیر اے شکِ زہرہ تیری آب و گل مین رقص

ابرو غمزہ دار سے گہائل کیا ہی رقص مین
دیکھہ اے جراح ہی زخمِ دل بسمل مین رقص

فیض سے قدمونکا تیری یہ سراسر شمع رو
اب چراغ کشتہ بہی کرتا ہے محفل مین رقص

اونکا شہرہ ہے زمانہ مین بہت اے قمر
آج چلکر ہم بہی دیکھین گے کسی محفل مین رقص

ردیف الضاد

۵۷

نہ کام صحت تن سے ہی نے شفا کی غرض
مسیح ہم کو ہے بس تیری مدعا کی غرض

نہ زر سے کام ہی ہمکو نہ کیمیا کی غرض
چہو سو ہے فقط خاکِ کربلا کی غرض

ہمین تو خانہ بدوشی کا لطف حاصل ہے
نہ کچھہ مقام سے مطلب نہ کچھہ سرا کی غرض

ہم اپنے بات کی کہنی کو آئے ہین یہان شکلو — لحد پہ آئیو ہے جان یہ انتہا کی غرض

اوٹہاد و پردۂ غفلت کو غافلو دل سی — تأل سوچ کے سمجہو تو انسا کی غرض

مسیح شربت دیدار ہمکو کافی ہے — تیرے مریض کو ہرگز نہین دوا کی غرض

گلو نسے کہتی ہین راز و نیاز بلبل کا — یہی ہے باغ مین آنے سی بس صبا کی غرض

ہر ایک طرحسے عاشق کو قتل کرنا ہے — ہی میرے خونکا بہانا فقط حنا کی غرض

سواری آتی ہے یو اور حشر ہو وی گا — دلونکو روندنا ہے اونکی پا پا کی غرض

حلب مین ڈہونڈ ہے ہین رنگ عشق کا نسخہ — ہماری آئینہ دلکو ہی جلا کی غرض

عالم کو کہو لئے آکر کہان ہو حضرت دل — ہماری عشق کے لشکر کو ہی لوا کی غرض

تأل سے نہین رکہتے ہین کام وو ہمت — ہو مال پاس یہ ہوتی ہے نا سزا کی غرض

ہمارے خانۂ دل مین ہمیشہ اسکن ہو — یہی ہے خار مغیلان ہر برہنہ پا کی غرض

زمین کا فرش ہی عریانی جامۂ تن ہی — نہین ہی بوریئی سی کچہ بہی بوریا کی غرض

ہی اپنے نفس کی تنزیہ بس عبادت حق — نہین ہے خلق سے ثابت کوئی خدا کی غرض

ازل کو دیکہیے اور کیجی ابد کا خیال — وہ ابتدا کی غرض ہی یہ انتہا کی غرض

غرض کسی سے نہ ڈالے خدا غرض سچ ہے
جہان مین ہوتی ہے اس فرقتی بلا کی غرض

۵۸

تجہسی ایدل ہی یہی پہلو ہی نا دنیا کی غرض — ایک شبنو نہ کبہی عشق ہر ہزا دی غرض

کہول کرنا تون کو اکبار گلی ملبجا و — آپ بس ہے ہی ایجان دل ناشاد کی غرض

کہ ہکرت کو کبا شہور زمانہ ہین مگر — لبہی شیرین سنے سنی بہی نہین فرہاد کی غرض

کچہ کہا اس کا نہین شوق ہی کرنا ادہو — سن لی صیاد ذرا بلبل ناشاد کی غرض

باغ مین آ کے مجھی حال وکہا ای گل تر
مثل تیری نہین عالم مین کوئی نقش و نگار

مجھسے ہی صبح و مسا بس یہی شمشاد کی عرض
تیری تصویر سی ہے بس یہی بہزاد کی عرض

فرقتی کرتی ہو فریاد عبث شام و سحر
کون سنتا ہی بہلا خلق مین آزاد کی عرض

ردیف الطاء

٥٦

لپٹی کسے کی دل کو نہ ہر گز بلائی خط
یارب نہو جہان مین کوئی مبتلائی خط

قاصد نے اونکے پاس سے آکر یہی کہا
افسوس کس زبان سے کہون ماجرای خط

ان روزون آہ سو گئی عشاق کی نصیب
عارض نے اونکی تابی سے رخ پردای خط

لکھتا ہی ہمکو دیدہ گریان کا ماجرا
آئی فلک سی کاغذ ابری برای خط

آخر ہے حسن عشق میں اب اہتمام ہے
جان لیجئے حضور سے تم ہا ہمائے خط

سنبل ہے گرد گل کہ یہ ہالہ ہی گرد ماہ
عارض پہ اونکے دیکھئے ایدل فضای خط

لکھتے ہین مجھکو خط مین کہ خط اب تو آگیا
دیکھو یہ تم سے کہتی ہین ہم اب آئی خط

ہوگی شکست کشور حسن و جمال کی
عارض نے اونکے کہول دیا ہی لوائی خط

اخبار کا ہی پاس ہی میرا ہی پاس سے
قاصد سی کہتے ہین نہ کوئی دیکھ پائی خط

اب ہوچکے غرور کے دن حسن کا کمال
بس انتہا ہی عشق کے یہہ ابتدای خط

خط آپ تک کسی کا ہو بہجت نہین مگر
شاید نہو شباب تیرا رہنمای خط

ہمدم یہ حسن و عشق کا مضمون نیا کہلا
مخصر ہمارا بہیجئے ہین وہ بجائی خط

کوچے وہ کاٹی قاصد بی پر کی فرقتی
بہولے سے میرا ہاتھ مین گر دیکھ پائی خط

۶۰

یہان کیون اتا ہے کبہی کوئی جائے واعظ | رنگ اپنا وہین مسجد مین جمائے واعظ

کل ملے راہ مین رندون کو وہ آتی جاتے | رنگ مین خوب معہ ریش نہائے واعظ

مین یہ سمجہا کہ کہین پیر مغان آتی ہین | شان و شوکت سی جو مجکو نظر آئے واعظ

اوسکے کوچہ سی ہے کیا ربط مین دیکہون تو ذرا | میرے آگی چمن خلد کہلائے واعظ

ہوگی فریاد عدالت مین کسی روز ضرور | دختِ رز کو کہین رندون سی چہڑائے واعظ

دل سے جاتی رہے فوراً ہوس منبرِ وعظ | بام کوثر سے اگر دیکہہ بہی پائے واعظ

داغی جائینگے زبان منع اگر مے کو کیے | فصل گل مین بہی ٹہہری ہی سزائے واعظ

بندۂ پیر مغان ایسے دلِ صاف سی ہون | جیسے صوفی ہو دل و جان سی غم لئے واعظ

جان و دل سے ہی یہ سلمائی جہان کا عاشق | مین نہین مانتا گر لاکہہ کہائے واعظ

ہمکو پینی کو شراب اور ہین کہانیکو کباب | خون دلِ لختِ جگر ہا یہ غذائے واعظ

مجکو جنت سی نفرت ہی نہ آجائی نظر | یا الٰہی مجھے صورت نہ دکہائے واعظ

کوچۂ یار و شراب اور گزک میری لئے | جنت و کوثر و انگور برائے واعظ

آنکہین ہوجائین ہم بہول ہی دیکہین اوپر | سامنی آنکہون کے گر خلد لٹائے واعظ

ہم تو سچ کہتے ہین کہا کر یہ قسم ای رندو | نہ خوشی کے نہ خوش آئے یہ لقائے واعظ

ذکر ہی پند و نصیحت کا نہ کچہہ شورشِ وعظ | چل بسے اندنون کیا خلق سی ہائے واعظ

جنت و حور کی لالچ مین لبہاتا ہے مجہی | آنکہہ سی کچہہ بہی ہے دیکہا یہ سنائے واعظ

اپنی ہو حق مین جوانی کو بسر کرتی ہین | وہین مسجد مین ضعیفونکو دلائے واعظ

ساغر و شیشہ و مے برسرِ محفل توڑی | ہای کس موہنہ سی کہون جنچ جفا ہی واعظ

فرقت مین تو نہ دیکہون گا سوای جاناں
جلوہ حوروں کے اگر لاکہ دکہائے واعظ

ردیف العین

٦١

بزم ساقی مین کوئی لایا ہے کیا بیگانہ شمع
چشم حسرت سی جو تکتی ہی سوئی میخانہ شمع

دہوم میری عشق کی ہی اور اونکی حسن کے
رات بہر کہتی ہی پروانہ سی یہ افسانہ شمع

آپکی باتین ہوئین بے طور دیکہو بیدہڑک
رند جاتے ہین لئی واعظ سوی میخانہ شمع

لو لگی ہے ساقی دوران کی فیض شمع سی
جرعہ نوش بادۂ وحدت ہی اب رندانہ شمع

ہجر مین اونکے نہین وہ روشنی مثل وصال
ہمکو پروانونکی صورت آج تو بہکا نہ شمع

حسن جب اونکو دیا حق نے ہمین عاشق کیا
سچ ہی رہتی ہے نہین عالم مین بی پروانہ شمع

سرفرازی کی ہوس مین سر کٹانا سہل ہے
رات بہر گلگیر سے کہتی ہی یہ افسانہ شمع

کیون نہ بیٹہون گوشۂ تاریک مین اندہیری ہی
آپکی محفل مین لاے شمع و بیگانہ شمع ؛

سر مین نخوت کی ہوا ہی گر تو آ کیا دیر ہی
عارض تابانکی آگے اسقدر گل کہانہ شمع

ہو چلے ہی اب سحر آتا ہے جام آفتاب
ہو گیا لبریز تیری عمر کا پیمانہ شمع ؛

دہوم ہے اونکی شراب حسن کی ہر دو مین
ماپتی ہی بادۂ الفت کا خود پیمانہ شمع

کیا کہین آتا ہی ساقی بہر سیر میکدہ ؛
جہومتی ہے بزم مین رندونکی کیون مستانہ شمع

خودبخود دلبران سے کیون با صفائی کیا
جہلملاتے ہی عبث بیفائدہ تہانہ شمع

سنبل تر پر ضیائی عارض تابانکو ڈال
ہی شب تاریک کی گیسو پہ ایجان شانہ شمع

آپ لائین سرو مرقد پر مری فانوس نور
دل تہین ہوتا ہی روشن لاہی گر بیگانہ شمع

جب اوٹہی وہ رقص کو بر عکس عالم ہو گیا
روئی روشن کی ضیا پر بنگئی پروانہ شمع

داد کو حاضر ہین پروانے جلوس عام ہے
کر رہی ہے بزم مین لو جلوۂ شاہانہ شمع

شمع رو کے عارض تابان کا دلکو عشق ہے
دیکھہ لو لاتا ہے اپنی ہاتہہ مین پروانہ شمع

رنگ ہی بیرنگ ہی کیا آمد صبح فراق
آشنا سی بن گئی مجلس مین کیون بیگانہ شمع

کون آتا ہی یہان ہی اسکو کس کا انتظار
تکتی ہے اوٹھہ اوٹھہ کی جو مجلس مین بیتابانہ شمع

عشق مین کیونکر نہو روشن ہمارا حال زار *
فرقتی پروانہ ہی اور ہے رخ جانانہ شمع

ردیف الغین

٦٢

تجلی رخ روشن جو دیکھہ پائی چراغ
یقین ہے فرط ندامت سے جہلملا گئی چراغ

خموش رشک سی ہو کچھہ نہ تاب لائی چراغ
جو دیکھلی ترا رخ گل ہزار کہائی چراغ

مقابلہ تری عارض سی کسطرح ہووے
یہ روشنی یہ سجاوٹ کہان سی لائی چراغ

یہ سوز عشق رخ شمع رو کی لو ہی وسی
شب وصال مین پروانہ ہو آئی چراغ

شتاب ہو گیا رخصت فراق تو چونک ایدل
سحر قریب ہی لی دیکھہ جہلملائی چراغ

وہین ہوائی ندامت سی جہلملائی گا
ہماری داغ سی ہان آنکھہ تو ملائی چراغ

کہان رخ اور کہان وہ شریف وہ رذیل
فقط حباب مین روغن ہی ایک بہائی چراغ

ہماری آبلۂ دل کی گر جہلک دیکھے
مثال ماہ فلک دلمین داغ کہائی چراغ

ابو تراب کی زیر قدم زمین جب ہو
بہلا زمین پہ نہ کیون چشم دل بچہائی چراغ

شروع شب مین وہ آمد سحر کو رخصت نور
ملا ابتدائی چراغ اور انتہائی چراغ

جو عاشق رخ تابان ہو کیا نظر آئی
گئی جو مست تو بہلا راہ کیا دکہائی چراغ

تب فراق کسی سوختہ جگر سی پوچھہ
سحر کو کہتا ہی پروانہ ہائی ہائی چراغ *

چراغ الفت حیدر کو کیا ہوا سے ڈر
ہوا کی سامنے لاتے ہین ہم بجھا ہی چراغ

شروع شب سی یہ جلتا ہی تا سحر خاموش
ہی عشق عارض تابان یہ میرا اچھا چراغ

جو غیر ہون خلل انداز لطف صحبت کیا
پڑی ہی جو آب تو کیونکر نہ چرچرای چراغ

دعا ہی خالق باری سے صدقہ احمد کا
ہماری قبر مین ہو فرقتی ضیائی چراغ

ردیف الفا

٦٤

ہم مر گئے مگر وہ نہ آیا ہزار حیف
ہنگام مرگ منہہ نہ دکھایا ہزار حیف

غصّے سے تند خوئی سی ایجان جان مجھے
رہ رہ کی بار بار جلایا ہزار حیف

اپنا نہین ہی دوست کوئی اور نہ آشنا
ایک دل ہی سو ہی وہ بھی پرایا ہزار حیف

زیرِ فلک انہین یون ہی کہتے پہرا ہو
رندونکا کیون مزار بنایا ہزار حیف

زلفین کہان کی آنکھون سے روپوش ہو گئے
دامِ الم مین ہمکو پہنسایا ہزار حیف

کیا اون سے کوئی بات کرے اور کیا کہے
مطلب کو چٹکیون مین اوڑایا ہزار حیف

اس آرزو مین موت ہوئی ہے گلیکا ہار
اکبار اوسی گلی نہ لگایا ہزار حیف

ہر روز ہمسی کرکی یہ وعدہ خلافیان
غیرونکو پاس تمنی سلایا ہزار حیف

لو بلبلونپہ آفت تازہ پہر آئی ہے
صیاد پہر چمن مین وہ آیا ہزار حیف

یہ بہولی ہمکو بہولی سی ہرگز کیا نہ یاد
یون لوحِ دل سی نام مٹایا ہزار حیف

دریا دلی سی دور ہی تیرا یہ ساقیا
رندون نے جام آج نہ پایا ہزار حیف

پیری مین ہمکو عقدہ رازِ نہان کہلا
عہدِ شباب مفت لٹایا ہزار حیف

حاصل نہ عشق میں ہوا کچھ [illegible]

اے فرقتی کمال گنوایا ہزار حیف ؛

ردیف القاف

۶۴

بہڑہ گئے دوریمین اسدرجہ ہمارے اشتیاق
کیا عجب ہی گر دکہاسی ونکو تارے اشتیاق ؛

گردش افلاک نی دکہلائی کیا کیا حادثی
خاک مین سب مل گئی صد حیف سارے اشتیاق

فرقت احباب مین ہی ہالۂ قرص شوق
چادر فرقت ہی شب اور ہین ستارے اشتیاق

حسن عالم سوز کی فرقت مین لب پر جان ہے
کیسی کیسی اب اوڑائی گا شرارے اشتیاق

کیا ہوا اندہیر ہی کچہہ بہی نظر آتا نہین
اوڑ گئے لو شکو نبکر چاند تارے اشتیاق

کہ یون ہے رفتہ رفتہ موج زن دریائے عشق
گور کے آخر لگائی گا کنارے اشتیاق

ہم تو ہین محو دم دیدار جمال یار سے
دور سے کیسی اوڑاتا ہی نظارے اشتیاق

یون تو یہ جذبہ میرا تاثیر سی خالی نہین
پردہ سنگین دل ہی کسطرح اوٹہائے اشتیاق

کچہہ نکچہہ تو یاد اوسکو تو ہماری ہوسیگے
ورنہ کب ہوتا ہی اے دل بی سہارے اشتیاق

مر چلی ہم اضطراب دل کے ہاتون اندنون
یا الہی صبر جیتے اور ہارے اشتیاق ؛

فرقتی ہوتا نہین فرقت مین کوئی بہی شفیق
ہان رفیق وقت ایک ہوتا ہی پیارے اشتیاق

۶۵

مین تو کرتا نہ کبہی اوس ستم ایجاد کا عشق
طائر روح کو پر لگ گیا صیاد کا عشق

غل مچاتے رہی ہم بس نہ چلا کچہہ دل کا
بیڑیان پاؤن کی خود بنگیا حداد کا عشق

جان بچنے کی نہین خیر ہو یا حضرت دل
ہوش اوڑتی ہین کہ ہی ایک بلا کا عشق

زور پر فصل جنون آئے ہی اے دیوانو
رگ جانکو ہے مری نشتر فصاد کا عشق

ہر گہڑی ظلم و ستم سہنے کو دل حاضر ہی
ہمکو اے جان ہی فقط آپ کی بیداد کا عشق

آنکھ جب ابرو ہی خم دار سی قاتل کی لڑی
خود بخود ہونے لگا خنجر جلاد کا عشق

یاد ہی قمری بے پر کا فسانہ سب کو
با الٰہی نہو دل کو کسی آزاد کا عشق

قد گلرو کا ذرا جا کے تماشا کر لے
کھلیئے دہر مین قمری کو ہی شمشاد کا عشق

وائے پردار ہوئے اور نہ چہرا کا آیا
سخت جان ہو گئے ہوا خنجر بیداد کا عشق

بی سبب دام مین پہنستے نہ کبھی پر شاید
دل بلبل مین بہی پوشیدہ تہا صیاد کا عشق

بیڑیان پہنے ہوی دیکھکے سب کہتے ہین
راس آیا تجھی ای فرقتی سجاد کا عشق

ردیف الکاف

ہمسی آزردہ رہی گا بت پرفن کب تک
ہم بہی دیکھین گی رہی گا تیرا جوبن کبتک

دل کو ڈستی ہی میری زلف کے ناگن کبتک
دیکھئی کالی بلا سی ہون مین ایمن کبتک

ترنکہت باغ مین ہی نذر لئی ہر گل تر
بہر گلگشت وہ آتی سوئی گلشن کبتک

فیصلہ کیجئی کچہہ دیر و حرم کا للہ
رہ مین ہٹکین میری جان شیخ و برہمن کبتک

غیر سی دست و گریبان ہی ہانگی ہم ہی
دیکھین چھوڑی گا نہ وہ آپکا دامن کبتک

ساتھہ ہر ایک کی ہر بات مین جلتے پھرتے ہین
دیکھئی اونکا رہی گا یہہ لڑکپن کبتک

داغ کہاتا ہی اس امید پہ مہتاب مدام
ہوگا وہ آپ کا نعل سم توسن کبتک

تا بسر غرق ہوئی چاہ مین اوسکی ہم تو
توسر چاہ ذقن لٹکیگا لٹکن کبتک

تا کجا دیکھئی آئے وہ سوار یکتا
دل کا پامال میری ہوتا ہی خرمن کبتک

آہ داؤد کا فرقت مین عمل پیڑہ ا دل
سوم ہوتا نہین دیکہون تو وہ آہن کبتک

[illegible]
[illegible]

شب مین یکبار تو زہرہ کو دکہاؤ صورت
درد فرقت مین پہری آپ کی جوگن کیتک

وہ بہی سر پی فاتحہ آہی تا کے
سر وہا ہو سر و چراغان سر مدفن کیتک

ارنی کہتا ہون للہ دکہاؤ صورت
لن ترانی کے رہی گی تمہین قدغن کیتک

لا کہی ذکر خدا کا ہی تو لب پر اے دل
سینہ یاد بت بی پیر کا سکن کب تک

شیشۂ دل تیرا توڑین گی شرابین پیکر
محتسب دیکہہ تو ہان آتا ہی سانون کیتک

سر کا کل مین پہنسا ہی دل نالان اپنا
دیکہی چہوڑی تجہی سن کو یہ ناگن کیتک

فرقتی آہ کے ہر روز لگاؤ ناوک +
در جانان مین نہین ہوتا ہی روزن کیتک

ردیف کاف فارسی

۶۷

تا نگی کی بدلی بہڑکی سنبل و سوسن مین آگ
کس قیامت کی ہی یا رب آمد بہمن مین آگ

سکا ستی ہی اس ستمگر کی بیڑی لب تین آگ
زہر تہا موذی مین پہلی ہی زلف ناگن مین آگ

جب پری نبد اوسنی پہنی بند کپا دز دحنا
شرم کی باعث لگی ہی چور کی دامن مین آگ

برہنہ رہنی کا میری کیا تعجب ای جنون
کیا خبر ہو تنگی جب ہو لگی پیراہن مین آگ

مثل بلبل جب سی ایک گلپیر ہوا ہوا شیفتہ
آہ سوزان نی لگا دی ای صبا گلشن مین آگ

جب شب مہ مین ہوا وہ [illegible] جلوہ گر
لگ اٹہی تب رشک سی مہتاب کی دامن مین آگ

اپنی [illegible] نسیم [illegible] ہوی خجل جب تیغ تیز
کیون نہ بہڑکی شرم سی پہر سینۂ آہن مین آگ

کسی آنکہین گل عارض کبار شوق نی
ڈالی ہی ہر شاہد گلزار کی جوبن مین آگ

میری سوز دل کی شاید اوسنی سن پائی خبر
ورنہ کیون چہپتی نہ جا کر سینۂ آہن مین آگ

سوز فرقت [illegible] کیسکی اسطرح جلتا ہی دل
جسطرح ہوتی ہی روشن مجمر آہن مین آگ

اور یہی ابرو کمان کی وصف مین لکھہ ایک غزل

فرحتی روشن ہو جس سی سینۂ انجمن آگ

پہونکدی سوز جنون نی داغہای تن مین آگ
ہی برنگ شعلۂ جوالہ پیراہن مین آگ

کیون نہ کہلتی فرحتی پہر وادی ایمن مین آگ
حضرت موسی کو تبہی مرغوب تہی بچپن مین آگ

چرب یہ باتین ملمع ہین تیری ای جان جان
پہونکدیتی ہین یکایک قاز کی روغن مین آگ

سچ ہی کہتے ہین دعامین ہی اثر مظلوم کے
آہ بلبل سی لگی صیاد کی مسکن مین آگ

ہی پس پردہ تجلی طور کی شعلہ مزاج
یا چمکتی ہی مری جانان تری چلمن مین آگ

اب تجسس مین کہی گل کے نجانا سوی باغ
ڈالی ہے صیاد نی بلبل رہ گلشن مین آگ

زلف ڈالی اوس پری نی آتشین رخسار پر
ہمکو الجہن ہو گئی پیدا ہوی گلشن مین آگ

دیدۂ تر تو برستا ہی جلا جاتا ہی دل
کیا تماشا ہی کہین بارش کہین ساون مین آگ

کوئی دم مین طے ابہی راہ عدم ہو جائینگے
سوزش دل نے لگائی روح کی انجن مین آگ

سونیکی بالین پہ چہلے ہی عجب اوس ماہ کے
ہی تعجب اور لو ماہی کی ہی مسکن مین آگ

نور چہپتا ہی رخ جانان کا منظر سی ضرور
ورنہ ہوتی ہے کہان دیوار کی روزن مین آگ

دور ہی اسکو گر و جہگڑا ہی شیخ و برہمن
توڑی زنار کو اور دیجی سمرن مین آگ

اونکی لب پر کیا شگوفہ سرخی پان سی کہلا
اور لو ظاہر ہوی رنگ گل سوسن مین آگ

داغ دل بہن چکا یارب جگر کی خیر ہو
سینہ سوزان ہے یا ہی شعلہ ور گلخن مین آگ

میری آنکہون سی نکلکر اشک تبخالی ہوی
اس مین برسی ہے پانی کی جگہہ ساون مین آگ

سوز دل نے یہہ اثر اپنا دکہایا بعد مرگ
شمع سان روشن ہوی ہر ایک موی تن مین آگ

کون سی گل دل ہوئی آشفتگی ای عندلیب
تیری باتون نی جو ایسی پہونکدی گلشن مین آگ

ایکدم کی واسطی گلزار ابراہیم تہا
یہان ہمیشہ کہتے ہی ہمیشہ داغہای تہمن آگ

بیکلی سے یون چشم سی بہوٹا پسینا گرم گرم
ہی نئی تشبیہ بہڑکی دانہ ارزن ہین آگ

نفع ہوگا دوست سی حسد رجہ ہوگا اختلاط
دیکہو ہوجاتی ہی روشن ڈال کر روغن مین آگ

آہ کا شعلہ ہی یہانتک روز پر ای فرقتی
پہونکدی سے طائر سدرہ کی ہی مسکن مین آگ

ردیف اللام

۶۹

لئی پہرتا ہی مجکو جابجا دل ؛
الہی ڈہونڈتا پہرتا ہی کیا دل ؛

گلی رکہی ہوئی ہین زیر خنجر
تری عشاق نی ابتو کیا دل ؛

عبث زلفو مین اونکی جا پہنسا ہے
ہوی تجہسے اری یہ کیا خطا دل ؛

بہلا باتونکی افسونکا تو کیا ذکر ؛
اشارو نمین ہی تمنی لیلیا دل ؛

ہر ایک گلپر فدا ہی مثل بلبل
خدا کی فضل سی پایا کیا دل ؛ ؛

گہٹا ہی قدر غیرونکی جو تم سے
ہمارا ای پری رو ہٹرگیا دل ؛

ہمیشہ زلف و رخ کا ہی فدائی
عجب آفت مین ہی صبح و مسا دل

تیری آنکہون نی کیا افسون کیا ہے
نظر کی ڈالتی ہی اوڑگیا دل ؛

عجب انداز سی باتو نمین لیکر
مجہی سی پوچہتے ہین کیا کیا دل

ہوای شوق مین پیرا آن ہے ہر دم
پری وش جب سی تجہپر آگیا دل

پتا ملتا نہین ہی زیر پہلو
خدا جانی کہان ہی کیا ہوا دل ؛

پہنسا کر دام غم مین فرقتی کو ؛
کیا ناکام ہو تیرا برا دل ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

۷۰

ٹہوکرین ہین مقدر کی قسمت مین کہانی آجکل — زور دکہلاتی ہی اپنی ناتوانی آج کل ؞

بیٹہی تو ایک دم پہلو مین جانی آج کل ؞ — کچھہ سناؤن آپ کو اپنی کہانی آج کل

ایسی ہی اور رونہ جان کر مہربانی آجکل — جاننا ٹہیری ہی جانی جان جانی آج کل

آپ کی عادت ہوی باتین لگانی آج کل ؞ — چہوڑ دی آتش مزاج آتش بجہانی آجکل

باب مطلب کی کوئی تو فی بنانی آج کل — عقل مین آتی نہین تیری معانی آج کل

غیر ممکن ہی ہمین توقیر پانی آج کل ؞ ؞ ؞ — آب و تاب غیر ہی اوسکی ہم مین نہ پانی آج کل

آپ نئی باتین نئی جلسی نئی ہین یار دوست — بہولون ؞ یاد آتی نہین صحبت پرانی آج کل

باڑ پر ہی ابروئی خمدار قاتل ان دنون — سنہہ ذرا دکہلائی اصفہانی آج کل ؞

کیا زوال آیا نہین ہے کوئی پرسان کمال — اوٹہہ گئی عالم سی شاید قدر دانی آج کل

کرتا ہون سو جان سی تمپر فدا جان حزین — قدر اپنی جانی میری تمنی نہ جانی آج کل

نام کو بہی کچھہ نشان تیرا نہ پایا ای پری — کوبکو شہر و بن ہمنی خاک چہانی آج کل

جو ہمارا دور دورہ تہا وہ ہی اغیار کا ؞ — ہمکو ہی دشوار وہ توقیر پانی آج کل ؞

گہٹ گیا رتبہ میرا انروزون اسی ہیچ پن سے مگر — بات تجہسی آگئی پیاری بربانی آج کل

باتون باتون مین بگڑتی ہو صنم نام خدا — سیکہہ لی ہی اپنی صورت بنانی آج کل

وا ہمی قسمت ہمیشہ اونکا ظلم و جور و قہر ہے — غیر پر ہی رسم لطف و مہربانی آج کل

کیا کہین گلگشت کو آتا ہی وہ سرو روان — چاہئی گل باغ کی کیون سنہہ کی کہانی آج کل

ہنسی تو ازراہ ترشی اولٹی غصی ہو ہین — ہاں کبہی آؤ نا غیرون کی کہانی آج کل ؞ ؞

دہوم ہی جاری ہوا اسکہ زمین شعر پر — کرتی ہین ملک سخن پر حکمرانی آج کل

اندنون رہتی ہین آنکہین خشمگین عقدہ کہلا — نہیر تا یاد ہی ہرن کی پاسبانی آج کل

کار بیکاری مین وه اس مرتبه خود کام ہین
پهر بهی ہین خوش آئی کا مدا لی آجکل

فرحتی آزرده ہی مجهه سی وه یہانتک آجکل
چهوڑ دی میری غزلین ہی اوسنی گانی آجکل

۱۷

منه پهول ہی لب پهول ہین کیون کهو نه سخن پهول
گویا که ہی اوس باغ جوانی کا بدن پهول

گر لای مری قبر په وه غنچه دہن پهول
ہو فرط مسرت سی بدن زیر کفن پهول

وه فرط خوشی سی کبهی پهولا نسمائی
گر دست حنائی مین وه لی غنچه دہن پهول

دو دن کو بہار آئی ہی بستان جہان مین
اس حسن دو روزه په نه ای غنچه دہن پهول

مائل ہو اگر وه پئی نظاره گلگشت
نذر گل خوبی کی لئی لای چمن پهول

کهلتا ہی ہر اک غنچه دل اس سی ہمیشه
کس طرح ہو گلشن عالم مین سخن پهول

مین ایک گل اندام کی فرقت مین موا ہون
مرقد په چڑہانا مری ای شوخ مین پهول

دیکها نہین تو لی کبهی رنگ لب دلدار
سرخی په نه اپنی تو اری لعل یمن پهول

اک بوجهه سی چهوٹا مین ہی احسان نه اگلو
گردن کی اوترنی سی ہوا میرا بدن پهول

وه لیلی دوران ہی تو مین قیس حزین ہون
مین بلبل شیدا ہون تو وه غنچه دہن پهول

آنا ہی پئی فاتحه مرقد په وه گلرو
لی روح حزین اب تو ذرا زیر کفن پهول

پائیگا خطا سونگ تو وه زلف معطر
خوشبو په نه اپنی تو اری مشک ختن پهول

کیونکر نه لطافت ہو ہر اک بات مین اوسکی
بستان لطافت کا ہی وه غنچه دہن پهول

تو بندهٔ آزاد ہی اک سرو لقا کا
ہرگز چمنستان مین نه او سرو چمن پهول

ہرگز نه خجالت سی کبهی مونه کو نکالی
گر دیکهه لی خورشید جہان اوسکا کرن پهول

بنجائی مرا تار کفن تار رگ گل
مرقد په چڑہا [illegible] تو سینان مین پهول

حوران جہان نذر کو لائین گل رخسار
فرمای طلب منہ سی جو وہ غنچہ دہن پھول

ای فرقتی ہی شاخ مضامین مین مری فکر
کیون گلشن عالم مین نہو میرا سخن پھول

٦٧

حسد لینی ڈھونڈھا آہ او جہلنی نہ پایا دل
کس جاہ غم مین فرقتی جا کر ڈبو بابا دل

اشعار رشک گل ہوی ہر اک کہلا یا دل
کیا باغ اس زمین مین تولی لگا یا دل

دام بلا سی وہ نہ چھوٹا پہر تمام عمر
جسنی کہ زلف یار مین جا کر پہنسا یا دل

عاشق ہم آپ ہی ہوی کس کا گلہ کرین
خود ہمنی اپنی ہاتھون سی اپنا لٹا یا دل

کہتی ہین یاس سی ہم ہی پچھتاوٴ گی بہت
دشت جنون مین گر قدم آگی بڑہا یا دل

سودا خرید کر لیا بازار عشق مین
یہ جنس تو خرید کی اور بیچ آیا دل

پایا نہ چین جسی کہ تولی کیا خرید
گویا کہ کہولی دامون کو مین بیچ آیا دل

کیون سنگدل یہ عاشق و مفتون ہو گئی
کوہ گران یہ تولی مری کیون اوٹہا یا دل

رسوا ہوی حقیر ہی بد نام بہی ہوی
مفتون ہو کی خوب ہی یہ ثمرہ پایا دل

تو کیا پہنسا کہ سب کی نظر مین حقیر ہین
ہر اک کو تولی ہم پہ بہت سا ہنسا یا دل

تمکو نہین ہی قدر اگر دل کی جانجان
کس واسطی خرید لی ہو پہر پہرا یا دل

کیا بوجہ سمجہی ہو دل کی لگانی کی واردات
ای یار وبا توان باتون مین اونی اوڑا یا دل

پہر ولولی ہوی وہی جوش جنون ہوا
لو پہر غضب ہوا کہ اوسی جا پہ آیا دل

سینہ مین ہی جلا جل آلام نعرہ زن
اک طفل نغمہ ساز پہ جسی کہ آیا دل

ظرف وضو بنالی ہو پیمانہ شراب
کیا خوب میکشی مین خدا کو بہلا یا دل

آزاد کارہای علائق سی ہو گئی
جسی کہ اپا سرو وضو پر پہ آیا دل

اک سنگدل پہ جبسی یہ مضمون ہو گیا
وہ کون سختیان ہین جو ہم پر اٹھا یا دل

مشتاق جب نظارہ گلرو ہوا ہین
تار نظر کو تار رگ گل بنا یا دل

پہلو مین کچھ پتا نہ ملا ہجر یار سی
ڈھونڈھا ادہر ادہر نہ مگر ہاتھ آیا دل

وحشت مین جبکہ دست درازی ہوئی کمال
تار نظر کو سوزن مژگان مین لایا دل

کافی نہین ہی یار فواید ربط سی
اور کون سی ساز آپ نی ہمسی چرایا دل

پیمان شکن ہی عہد شکن ہی جفا ہی وہ
ای فرقتی یہ آپنی کسپر لگایا دل

ردیف المیم

۷۳

پڑ گیا فوراً ہماری اس دل غمگین مین خم
جب نظر آیا کبھی اوس کاکل مشکین مین خم

کیجئی اوصاف کیا کیا مانگ بہی ہی زیب رخ
کسقدر ہی خوشنما اوس زلف خوش آئین مین خم

جبکہ نظروں سی نہان ہو وہ کمر نازک تری
کیون نہ پڑ جای میان عاشق تمکین مین خم

یہ گمان ہوتا ہی ہمکو پیچ کہا ای سانپ ہی
جب نظر آتا ہی ایدل کاکل مشکین مین خم

سر پٹک کر اپنا کہتا ہی یہ مینای فلک
ہجر ساقی سی پڑا میری قد رنگین مین خم

نازکی مین کرتی ہی یہ ہمسری قد یار
کیون نہ پڑ جای بھلا شاخ گل نسرین مین خم

راستی کی بات ہی سنبل کا خم جاتا رہی
دیکھلی گر اوس صنم کی کاکل مشکین مین خم

دل کی لیتی وقت سیدہی بنگئی تہی وہ اب
ہی کبھی چین جبین گہہ ابروی [illegible] مین خم

تم تو ٹیڑہی ہولی ہو ایجان [illegible] بات مین
ایک بوسہ کی طلب مین ابروی [illegible] مین خم

پاک طبعون کی طبیعت مین نہین ہی [illegible] کبھی
راست دیتا ہی دکہائی مردم حق بین مین خم

دل ہر اک بلبل کا فرط یاس سی گہبرا گیا
جب نظر آیا گلستان مین قد گلچین مین خم

خاکساری خوب ہی اور سر بلندی کچھ نہیں
ہان دلا پڑتا نہین شاخ گل قالین مین خم

ہی اوسی مد نظر سنجیدہ دل جو زلف کو
کیون دیا کرتا ہی وہ قاتل دلا تیغون مین خم

ہمنشین ہی دام شبہای طائر دل کی لئی
بی سبب ہتا نہین ہی گیسوی مہدین مین خم

کعبۂ دل توڑ لوٹا جاتا جان اک آن مین
راست ہی تولی ہی ڈالا ہی ستون دین مین

حرص رفعت چھوڑ دی ہرگز نکر اسکا خیال
فرقتی پڑتا ہی اکثر تکیہ بالین مین خم

۷۴

حالت درد سری دیکھ اگر پای حکیم
منہ سی بیساختہ یکبار کہی ہای حکیم

مرض عشق ہی کیا کام ہی کیون آی حکیم
سنتی ہیہ اور ہی بیمار دنکو بتلای حکیم

رہتی ہی آپ ہی ناساز طبیعت اپنی
کوئی سنتا ہی نہین لاکھ اگر گای حکیم

نہوا یہ مرض عشق کسی حالت سی
الغرض ہو کی معالج مری پچھتای حکیم

جان تری دل پہ کسی طرح نہ پای قابو
دسترس عرش پہ تدبیر سی پا جای حکیم

میرا رونا کہین موقوف بھلا ہوئیگا
گتھیان انسوؤن کی کیا ہی جو سلجھای حکیم

فصل گل ہی نہین یہان ہوش مین تنکا دل
کون یہان پوچھتا ہی کون ہی شیدای حکیم

ائی تو فصل جنون خیر سی وہ رنگ جمی
فصد اپنی لئی تجویز کری رای حکیم

دامن کوہ ہی اور خار ہین بہر وحشی
مسند و تکیہ و قالین ہی زیبای حکیم

منع کرتا ہی مجھی سیر کو فصل گل مین
دیکھو سودائی سی بڑھ کر ہوا سودای حکیم

ہمکو تجویز کیا خون جگر پینی کو
ابھی سمجھی یہہ ہم آپ ہین ہمتای حکیم

فرقتی کیا کہون ملتا ہی یہی قول شاعر
درد عاشق نشود بہ ز مداوای حکیم

۷۵

ای صنم اب چھوڑ کر تجھکو کدہر جاوینگی ہم
اس دل وحشی کو جا کر اس سے بہلاوینگی ہم

ایکدم کو چین ملنی کا نہین شیرین نژاد
سر تری فرقت مین دیوارونسی ٹکراوینگی ہم

کچھ ہوا حاصل نہ جانی ہمکو تیری عشق مین
جانتی کب تہی کہ یون دل دیکی پچھتاوینگی ہم

تجھکو گر پروا نہین ای گل تو ہم بہی شمع سان
عشق مین تیری یوہین گھل گھل کی مر جاوینگی ہم

کھو چکی بیٹھی بٹھای مفت راہ عشق مین
حضرت دل اب کہانسی آپکو پاوینگی ہم

اب نہین دیتی ہو کاندہا بہی جنازہ کو مری
اسپہ بہی کہتی تہی صاحب تمکو دفناوینگی ہم

ہمدمون سی کل قیامت مین رہینگی سرخرو
آج تیری ہاتہہ سی گر قتل ہو جاوینگی ہم

کچھہ دنون کی بعد ہمکو بہول جاؤ گی اگر
ہچکیان لینی سی جانی تمکو یاد آوینگی ہم

مثل بلبل آہ سی فصل خزان مین فرقتی
آتش غم ہجر مین اوس گل کی بھڑکاوینگی ہم

۷۶

ہنسکین کب تک راتکو ای نالہ بیکار ہم
حیف آہو مین ذرا پاتی نہین اسرار ہم

چاند سی صورت دکہا اللہ جانی رحم سی
تیری فرقت مین تڑپتی ہین بہت عیار ہم

وار کس انداز سی دیکہین تو دلبر چلتی ہین
منہ نہ پہیرینگی کبہی ای ابروی خمدار ہم

یا تو یہ تہا عہد بہولون بہی نہ جاینگی کبہی
گہر اب اونکی جاتی ہین وحشت مین سو سو بار ہم

پہر وہی جوشش جنون ہی پہر وہی ہی اضطرار
پہر بہار آئی ہوی وحشت مین پہر سرشار ہم

جنبش ابرو سی ای جانی اشارہ کیجئی
مال تو کیا چیز ہی قربان کرین گہربار ہم

خانۂ تاریک کو روشن قدم سی کیجئی
دیر سی ہین منتظر [illegible] کی ای سرکار ہم

ہو گیا موقوف ان روزون مین اوٹھنا بیٹھنا
تا تو [illegible] سی چھٹی ہین نقطۂ پرکار ہم

وله

ردیف نون

ہزارون تیر مژگان ایک پل مین ہم پہ چلتی ہین
دردندانکی فرقت مین عجب مضمون نکلتی ہین
جو وہ عاشق کی دل کو قفس مین تلو و نسی ملتی ہین
یہ بہلا ہی سی طفل اشک اے دل کب بہلتی ہین
یہانتک شوق سی ہم مرضی قاتل پہ چلتی ہین
چمن جوبن پہ ہی دل کا گل معنی نکلتی ہین
ثنائی عارض تابان مین گل منہ سی نکلتی ہین
صبا سر کو جہکا کر انکسار سی جو چلتی ہین
قیامت تک تری در سی نجاینگی
شگوفہ کون تازہ کھلا ہی باغ عالم مین
پتا ہرگز نپایا کیمیای ستر وحدت کا
مضمون شعلہ حسن پری کا ہو دل اشبار
سمان طوفان کا ہی برسات ہی اور ہجر ساقی ہی
دیا ہی سرمہ انکھون کجی ہی او نکی ابرو پر
ہمارا خون کر لی سی کیسی صورت ہین بچنی
نہو جائین یہ آوارہ کہ ہین نازک مزاج اے دل
دل اپنا دل ہی بریان شربت دیدار کی خاطر
مین وہ آفت رسیدہ ہون کہ اے صیاد گلشن بنز

۷۷

کبھی ہم دیکھہ لیتی ہین تو وہ انکھین بدلتی ہین
چراغ گوہر شب تاب خون منہ سی اوگلتی ہین
تو ہم بہی مثل نی فرہاد کی خاطر سنبہلتی ہین
بپا شور قیامت ہوتا ہی جب ہم مچلتی ہین
وہان زخم کہلتی ہین جو وہ دل کو مسلتی ہین
بہار آگین طبیعت ہی نئی مضمون ڈہلتی ہین
ہمین مضمون دُر دندان کی ہم موتی اوگلتی ہین
سراپا غ جہانمین پہولتی ہین اور پہلتی ہین
بہلا ایسی ہی سودائی کہین ٹالی سی ٹلتی ہین
چمن مین کیون ہزارون گل کف افسوس ملتی ہین
ہزارون درہم دل بوتہ الفت مین گلتی ہین
اری نادان کہین بہی آگ کو دانا نگلتی ہین
ہماری دیدہ نمناک سی دریا اوبلتی ہین
سنان و خنجر و تیر و تبر کی وار چلتی ہین
خدا کیواسطی گر وصل کی شب مین مچلتی ہین
یہ طفل اشک ہر پل گوشہ دامن مین ملتی ہین
عبث پانی کو مہری واسطی شور مچلتی ہین
مری خاطر ہزارون گل کف افسوس ملتی ہین

چمن میں ایک صیاد ستمگر کو جو دیکھا ہی
عنادل کی دل بیتاب دود و ناله او جهلتی ہین

تصدق کبک ہی رفتار پر طاؤس سنبل ہی
دل عشاق پستی ہین اکڑ کر جب وہ چلتی ہین

والسی شہسوار حسن مہ پاران نیسوار گل
پیادہ رخ دو کہاتی ہین وہ جب دم چال چلتی ہین

وہ جب گہنگرو بجاتی ہین قیامت ہوتی ہی برپا
سماں ہو نجال کا ہوتا ہی جب وہ چال چلتی ہین

او ٹہا یا ہی جو صدمہ نعرہ صیاد کو سنکر
اسیران چمن کی دل قفس میں ہی دہلتی ہین

صفای عارض پر نور یکتا ئی زمانہ ہی
چراغ ماہ و خورشید ایسی حسرت میں جلتی ہین

صبا جو دل کہ بحر معرفت میں آب ہو ہر دم
سحاب رحمت حق سی ملایک اوسکو جہلتی ہین

تمنا ہی بہت زائر ہوں شاہ ہر دو عالم کا
ابہی ای فرحتی سوی خراسان ہم بہی چلتی ہین

۷۸

بہار آئی ہی زخم دل نمایاں ہوتی جاتی ہین
دل عاشق کباب مرغ بریاں ہوتی جاتی ہین

بہار آئی ہی پہر تازہ خیاباں ہوتی جاتی ہین
گل و بلبل بہم ہولی کی ساماں ہوتی جاتی ہین

دہان زخم پہر الفت روز دن خنداں ہوتی جاتی ہین
چمن جوبن پہ ہی گلزار بستاں ہوتی جاتی ہین

بہار آئی ہی پہر لبریز داماں ہوتی جاتی ہین
شراب صاف کی ملنی کی ساماں ہوتی جاتی ہین

صدا شیشہ کی قلقل ہی لبالب ساغر مل ہی
ہماری حال دل کہلنی کی ساماں ہوتی جاتی ہین

سبب عہد طفلی ہوتا جاتا ہی جو انی سی
کچہہ اور ہی اور اوسکی دل میں ارماں ہوتی جاتی ہین

زبانی بات تہی پہلی ہوا اثبات اب محضر
ہماری قتل کی پیمان پہ پیماں ہوتی جاتی ہین

عزیز دل چاہ الفت جاناں سی نکلیگا
کہ اب وہ رفتہ رفتہ ماہ کنعاں ہوتی جاتی ہین

بہار آخر ہی آخر کو ہوی ہین زمزمہ نالی
دل عاشق کی برمالی کو ساماں ہوتی جاتی ہین

وہ نور افگن ہوا ہی آفتاب حسن افزوں
تمہاری در کی ذری ماہ کنعاں ہوتی جاتی ہین

دلا اب رفتہ رفتہ ... ہو جائیگی — ابھی سے وہ چراغ زیر داماں ہوئی جاتی ہین

ابھی تو فرقتی کی کچھہ شکایت بھی نہین کی ہی
وہ آپ ہی آپ کچھہ دل مین پشیمان ہوئی جاتی ہین

۷۹

بہار آئی ہی پہر گلشن مین بلبل چہچہاتی ہین — ہری ہوتی ہین داغ اور زخم دل پہر کہلکہلاتی ہین
قیامت آگئی وہ فتنہ خفتہ جگاتے ہین — لباس فاخرہ مین عطر فتنہ کا لگاتی ہین
بکہیکر خون فشان آنکہون سی ہوئمین آج ای ہمدم — وہ اپنی بزم مین اغیار کو ساغر پلاتی ہین
ہماری صبر و ہوش و عقل نفسی نفسی کہتی ہین — قیامت ہوگئی تھامو وہ اب پہلو سی جاتی ہین
ہین مردم اک جانب محو نظارہ ہی نرگس بھی — ہرن آنکہون کو تیری دیکہکر آنکہین چراتی ہین
نہ خط نہ خال نہ ابرو نہ مژگان رخ پہ حق یہ ہی — ہماری کعبۂ ایمان پہ زنگی دوڑ لاتی ہین
ہمیشہ ہر گریبان چاک فکر دختر رز مین — عجب صورت سی واعظ آج خمخانہ کو جاتی ہین
چڑہاتی زلف کبار قفس مین ... کرسی اوس گل کی — ابھی سی پانون سرو باغ کی کیون ڈگمگاتی ہین

نہ ظلمت سی لحد کی فرقتی گہبرائیو ہرگز
علی مرتضی بہر مدد تشریف لاتی ہین

۸۰

وہ حسرت ہین بہری ہین دل داغدار مین — ہم یاد کرکی روئینگی جنکو مزار مین
جوبن ہی اونکا شہرہ آفاق اندنون — یوسف ہین کس شمار مین اور کس قطار مین
للہ ہم سی ای بت سنگین دل اپنا دل — کرتی ہین جبر دل نہین اب اختیار مین
اک دل پہ آہ ہی الم و درد و جور و ظلم — ناچار ہو رہا ہی یہ بیچارہ چار مین
پہولی نہین سماتی ہین جامہ مین اپنی پہول — اوس گل کی ہار پہنا ہی شاید بہار مین
ہر مین نگار شیشہ بکف چشم بر خمار — رندون کو کیا ہی لطف اوٹہینگی بہار مین

صیاد سے یہ کہتی تھی بلبل خدا سے ڈر — کیوں میرا خون کرتا ہے فصل بہار میں

کہدو کہ غلام پنجتن پاک دل سے ہوں
دس میں بیس میں پچاس میں سو میں ہزار میں

٨١

ہے شوق سے بریان دل نخچیر نمک میں — اللہ یہ تسخیر یہ تاثیر نمک میں

زخمی دل و پہلو کبھی اسطرح نہوتے — پر تونے بجھائے ہیں جو تیر نمک میں

گر ابروؤں کا حسن نمک ار نہوتا — پھر کاٹنے کی ہوتی نہ تاثیر نمک میں

گلشن سے جو یوں بوی کباب آتی ہے ہم — صیاد نے بھونے ہیں عصافیر نمک میں

جب زخم پہ مرہم کی نہیں ہے تری نسبت — پھر کس لئے ہوتا ہے یہ تاخیر نمک میں

جز تیر مژہ کچھ نہ تاثیر کریگا — تم لاکھ بجھاؤ مری جان تیر نمک میں

یوسف پہ تو آغاز ہوا خاتمہ تجھپر — ہے ملن جو شیرینی میں تفسیر نمک میں

وحشت میں عبث فکر طعام اپنی ادا سن — کافی ہے فقط دانۂ زنجیر نمک میں

گلشن کہاں صیاد کہاں اور ہمیں کہاں — بلبل کا یہ ہے نسخۂ تکسیر نمک میں

تیار ہیں سیخ نظر و آتش رخسار — ہو جائیگی دل عاشق دلگیر نمک میں

داغ جھیلتے ہیں پر یہ گوارا ہے میاں — وہ کونسی شوخی ہے کہ گلگیر نمک میں

ڈھیری سے ہو ہر زرہ چل گئی دم میں — وہاں شوخ بچھاتا ہے رہا تیر نمک میں

یوسف سے مرقع میں ملائی جو گئی شکل — پر نکلی کہیں کھل تری تصویر نمک میں

یوں شور تو ہو جب عنادل میں ہو نا — شاید کہیں پھنستی ہیں عصافیر نمک میں

اک وار ہو تلوار کا ہاں اور بھی قاتل — ہونے دے اگر ہوتی ہے تاخیر نمک میں

اے ترقی کیونکر ہوں میں شاعر بے مثل

تقریر ہی شیرینی مین سحر پر نمک مین

۸۲

ہین برق وش کہین تو وہ ہین بایہ سیان کہین
ہوتی ہین خشمناک کہین مہربان کہین

سن لینا دم مین خون ہو انا گہان کہین
جاتی ہین آج پان چبا کر وہ جان کہین

خنجر ہوا اوسکا حلق پہ میری روان کہین
امداد اوسکی شکر سی ہون تر زبان کہین

ڈہونڈا بہت نپایا پر اوسکا مکان کہین
آیا کسیکی ہاتہہ بہی ہی لامکان کہین

مین تو کہین ہون اور وہ شیرین زبان کہین
ہی یہہ غضب کہ جسم کہین اور جان کہین

مثل غلام تیرا وہ حلقہ بگوش ہو
خورشید دیکہہ لی جو ترا بالیان کہین

کیا تیرا کوچہ مرجع ہر خاص و عام ہی
کودک کہین ہین پیر کہین ہین جوان کہین

گردش ہی روز تجہکو زلیخای آفتاب
اوس یوسف عزیز کا پایا نشان کہین

ہم مثل ابر صاف ادہر کو روان ہوی
پایا نشان بحر کرم کا جہان کہین

بولا نہ مین تو جل کی یہ اوس شوخ نی کہا
کیا تو طرح شمع سان ہوی تیری زبان کہین

ہی دور اپنی گہر سی مکان اپنی یار کا
پہونچین کہان زمین کہین آسمان کہین

ہم ہوش شباب مین نہ پیری سی ہین دوچار
عین بہار مین نہین دیکہی خزان کہین

شربت مین تیری ہاتہہ کی لطف شراب ہی
انگور کی ہین بار تری اونگلیان کہین

بندی کرین گناہ نکیونکر ہزارہا
مان باپ سی خدا ہی سوا مہربان کہین

کیونکر مین دل جلا تری کوچہ سی ہون جدا
بلبل سی چہوٹتا ہی بہلا بوستان کہین

تحفہ یہہ بہیجنی ہین سگ کوی یار کو
ضائع نہووین قبر مری ہڈیان کہین

رکہنا نظر نہ خوان غنی پر کبہی دلا
روبادہ سا ہوا ہی اسد میہمان کہین

مضمون دہان یار کا کسطرح ہاتہہ آی
ملتا ہی بی نشان کا جہا نہین نشان کہین

پوچھین ہم اپنی یوسف گم گشتہ کا نشان
ملتا نہین ہے آہ ہمین کاروان کہین

نکلی نہ آہ عشق مین اوس پردہ پوش کی
ہووی نہ فاش یہ راز نہان کہین

نافہ کراوین ناف سی آہوے تتار کی
گر سونگہ لین وہ گیسوی عنبر فشان کہین

کی اہلبیت ہو نہ رسائی خدا تلک
پہنچا ہی کوئی بام پہ بے نردبان کہین

نسبت ہی زخم تیغ کو زخم دہن سی کیا
پاتا ہی التیام بہی زخم زبان کہین

ہو ہمکلام مجھسی وہ کس طرح غنچہ لب
گویا ہوی ہی دہر مین گل کی زبان کہین

کی جس ہی انگلین کی حرکت لطف کیا دہا
شاخ بلور اونکی اگر پنڈلیان کہین

خون جگر کی آج ضیافت ہی کیا کباب
ایدل ہوی ہین حسرت غم میہمان کہین

مین گرتا پڑتا پہرتا ہون فرقت مین اسطرح
بسمل نمط گرا ہون کہین پہ سان کہین

خوف خدا سی تم جو ڈراتی ہو واعظو
مجھ برہمن سی چہٹتا ہی عشق بتان کہین

اینگل دکہادی روی مخطط ذرا مجہی
دیکہا نہین ہی آتش گل پر دہوان کہین

ہر اک مشام نافہ تاتار ہو گیا
اوس گل نی آج کہولا ہی کیا عطردان کہین

دہوئین نہ آپ دست حنائی کو ہر بار
آتش سی جل نجائین صنم ہتہیلیان کہین

ہردم جو تیر آہ لگاتی ہو فرقتی
غربال ہو نجای دل آسمان کہین

۸۳

ہمین کیا لطف اوٹھی سازکا ہم ساز فرقت مین
مزا جو سینہ کوبی مین نہین وہ لطف نوبت مین

یہ لفظ نوش خوش آتا نہین فرقت مین ساقی کی
خدا کیواسطی کوئی ملا دی زہر شربت مین

کسیکو حال کب معلوم تہا اس عشق کا میری
مگر ہنیائی دل سی پڑا ہی آہ شہرت مین

کہونگا اوس سی مین اک قامت رعنا کا ہون کشتہ
مرا احوال پوچہی گا اگر کوئی قیامت مین

مہ کامل کا کیا منہ ہی جو وان کہلای رخ اپنا
عجب جلوہ نمایاں ہی مری جان تیرا خلوت مین

اوڑائین جیب و دل کی دہجیان مثل کتان ہمنی
جو یاد آیا ہمین وہ ماہ تابان جوش الفت مین

نہ دامن کش ہو ذلت سی یہی ہی باعث عزت
دلا عشاق کو معراج تو ہوتی ہی ذلت مین

نکیونکر ہوں ہمین عاشق اوس صنم پر ناز نادان
ہی لسان گروہ صوفیین رشتہ ہی [illegible]

ہای ای حسنۂ نازک ہم کہاں ہیں ہی دام کاکل سی
پھنسا افسوس اپنا مرغ دل کیسی آفت مین

کہان نکلی لائیگا رفتار وہ ایسی خم و چم کی
ہوا سرو سہی اوس سی مقابل گرچہ قامت مین

جھکای سر ہوں مدت سی مرا کچھ فیصلہ ہووے
اری سفاک کیا تاخیر ہی میری شہادت مین

نکیونکر نذر مین خار بیابان آبلی لائین
مین ہوں شاہ جنون سکہ ہی جاری ملک وحشت مین

ہمیشہ سر عاشق جانباز کی ہو جائیگی ایدل
ہوی مصروف وہ شکر خدا کا شہادت مین

خدا کو یاد رکھتی ہیں جگر رکھتی ہیں پانی سا
نکیون ہو غرق آہ بیکسان بحر اسابت مین

نہ صبح وصل تھی وہ فرقتی تھی صبح محشر کی
ہوی رخصت قرار و ہوش پہلی اوسکی رخصت مین

۸۴

جبکہ بیڑی پہنی منت کی وہ دلبر پاؤں مین
پہنوں ان مین زنجیر آہن پر نکیونکر پاؤں مین

ضعف مین ہمتی نکالا پنجۂ مرجان سی آہ
وادی وحشت مین کانٹا چبھ گیا گر پاؤں مین

چھٹ گیا مدت تلک شکر خدا سی اپنوں مین
اوسنی فرمایا یہ میرا اپنوں ملکر پاؤں مین

ہجر مین آئینہ رو کی ہیری صورت دیکھکر
ہو گیا ہی دیدۂ زنجیر ششدر پاؤں مین

گر پڑی جوز اترپ کر صاف ساق عرش سی
پہنی وہ زنجیر زر گر طفل زرگر پاؤں مین

آبلی کی ٹوٹنی سی اسکی پہونچی کیون گزند
شمع سان کیا آگیا دل میرا گھل کر پاؤں مین

کوئی مرتا ہی کوئی ہوتا ہی زندہ وقت رقص
ہی تری ایجان جان انداز محشر پاؤں مین

پہر مرا الٹو اہی کہجلانا ہوا جوشِ جنون
تیری دروازہ سی مین کسطرح سی لبستر اوٹہاؤن

دیر کیا ہی پہر لگا فساد نشتر پاؤن مین
ہی مری زنجیر تیرا حلقہ در پاؤن مین

لگ رہی ہی رٹ مجہی آی کہین فصل جنون
جاؤن صحرا کو مین زنجیر ہین پہنکر پاؤن مین

سجہہ ہین اور عیسی ہین جان ارض و سما کا فرق ہی
اونکی تہا اعجاز منہ مین تیری دلبر پاؤن مین

روی خندانکا جو سودائی ہون ہمدم اسلئی
پہنی ہی زنجیر آہن بینی ہنسکر پاؤن مین

زلف جانان کا تصور آیا ہی جب قید مین
یہہ مری زنجیر بجاتی ہی اند ر پاؤن مین

لال کب مہندی سی ہین وہ ناخن پا فرقتی
بلکہ خالق نی جڑی یاقوت احمر پاؤن مین

خدا گواہ ہی ای بت کہ دل کو تاب نہین
گہڑی وہ کونسی ہی مجہپہ جو عتاب نہین

اوڑالی خوب ہی گلچہڑی باغ عالم مین
بہار آی ہی افسوس ہی شباب نہین

اگرچہ روٹہہ گئی ہین وہ اندیشہ نہین غم
ہزار شکر مری دل کو اضطراب نہین

ہین ارتباط رقیبون سی ہمسی کیا مطلب
کرم جو ہمپہ ہو وہ آپکی جناب نہین

بخیل پیر مغان ہی بہار آی ہی
ہین تنگدست میسر ہمین شراب نہین

پہنسا ہون جیسی ہین ہندی مین زلف جانا نکی
وہ کون وقت ہی جو دل کو پیچ و تاب نہین

چمن مین کہتی ہین گلرو یہہ دیکہکر تجہکو
ترا جواب نہین ہی ترا جواب نہین

کہانکی نیند تصور ہی تیرا پیش نظر
ترا خیال ہی ہمکو خیال خواب نہین

نہین ہی مال اگرچہ بہار آئی ہی
تال کچہہ نہین ساقی نہین شراب نہین

وہ طمطراق وہ باتین الو کہی سی تیری
کہان سی لائی کوئی سچ یہہ ہی جواب نہین

یہہ ماہتاب بنا وہ تو آئیگا کس کام
سمند یار کا کیون حلقہ رکاب نہین

تماشی گا تماشا تو کہو تو کچھ نہ سہی — مری سوال کا یہ قہر ہی جواب نہین

دکھاتا ضبط مین کر کر تری محبت کو — اری یہ بس مین دل خانہ ویران خراب نہین

ہی تیری عہد مین دیر و حرم کا حال تباہ — وہ کون جای پرستش ہی جو خراب نہین

کہی جو اوسکی مقابل کوئی معاذ الله

غزل یہ فرقتی وہ ہی کہ جس کا جواب نہین

۸۶

پاس گر یار شوخ و شنگ نہین — ہمکو جینی کی بہی امنگ نہین

سر کو ٹکراون جس سی مین آتی — آستانہ یہ تیری سنگ نہین

خاک نکلین بہار کی مضمون — اب طبیعت مین وہ امنگ نہین

سہمتا کیون ہی ای دل نادان — غمزۂ یار ہی خدنگ نہین

خاک خوش آئی بستر کمخواب — ہای ہمخواب ترک شنگ نہین

کیا لت عشق ہوی صنم سہی — دل ہی ای سنگدل یہ سنگ نہین

جام مجھی بہر کی پہر عنایت کر — اب تو ساقی مجھی ترنگ نہین

مین تو کہتا ہون بوسۂ لب کو — ہی جواب بت فرنگ نہین

آؤ ملجاؤ [illegible] ای پیاری — کوئی جھگڑا نہین ہی جنگ نہین

دل کدورت سی صاف ہی اپنا — ہی یہ وہ آئنہ کہ زنگ نہین

جبسی آخر ہوی ہی فصل بہار — دل صد چاک مین امنگ نہین

ہجر جانان مین دیکھو اپنا — ہی یہ قبر لحد پلنگ نہین

ایک بار ہی مین ہار صبر و خرد — غم کی جو سر مین قید رنگ نہین

شمع پر بار تیری دہوکی مین — دل سوزان ہی یہ پتنگ نہین

لکھا ابر ہی قمری کی پاس — دست دلدار مین پتنگ نہین
کونسا گل ہی باغ عالم مین — تیری وحدت کا جسمین رنگ نہین

باتون باتون مین یار کو لیلو
فرقتی آپ مین وہ ڈہنگ نہین

۶۵

تو یہ کہان تو اور کہان جان من چمن — کیا اس وش کی رکھتا ہی بتلا ہمین چمن
ہی بسکہ دل مین یاد وہ گلرو چمن چمن — اپنا دہن چمن ہی دہن کیا سخن چمن
آتا ہی کیا کوئی پی گلگشت باغ مین — آراستہ کئی ہی جو یون انجمن چمن
باغ و بہار رہتا ہی ہر دم وطن مین دل — بد تر اوجاڑ سی ہی پی بیوطن چمن
کہل جای حال ناز کی ای گل ہزار پر — لائی تری حضور اگر لسترن چمن
فرقت نی لالہ رو کی کہلای یہ دل کی داغ — کہلتی ہی کہلتی ہو گیا سارا بدن چمن
تیری سنہری رنگ پہ عاشق ہی جلبسی گل — پہرتا ہی بیچتا ہوا کندن چمن چمن
ای گل ہنین ہی چادر مہتاب مین نہان — پہنی ہوی ہی ہجر مین تیری کفن چمن
او سمن بہی گرچہ سرو ہی لیکن کہان وہ چال — لای کہان سی یہ خم و چم کی چلن چمن
کیا تجنستی [illegible] کی بات کہین گلعذار دہر — شہرہ ہی تیری حسن کا انجان چمن چمن
اکثر شکست کرتا ہی پیمان میکشی — صدقہ مین تیری ای مری پیمان شکن چمن
اوس گل نی وقت سیر ہزارون گلو گلی نکہت — مثل ہوای تند اوڑای چمن چمن
قدرت خدا کی ایک جگہ چند باغ ہین — لب ہی چمن عذار چمن اور دہن چمن
رنگین کفک سی تار رگ گل کو توڑئی — چل کر ذرا تو دیکھی گا [illegible] ہین چمن
ہمسر بنایا تیری لب لعل کا کہین — کیسا خراب خستہ پہرایا ہین چمن

باتین ہین تیری عشق کی کب ہی صداے گل
پڑہتا ہی روز مثنوی بلبل دمن چمن

بہیائین سائین ہوتی نہین وقت شب دلا
راتون کو اسکی ہجر مین ہی نعرہ زن چمن

یہ سوگ مین حسین کی رہتا ہی سبز پوش
سر سبز ہی جہان مین تو جہ حسن چمن

قمری ہی پہنی طوق غلامی نہین ہی کچہہ
نالان ہی تیری عشق مین بلبل چمن چمن

اکثر کو لوٹتا ہی یہہ عین بہار مین
نقد متاع ہوش کا ہی راہزن چمن

گلگشت کو وہ آتی ہین کیا آج باغ مین
غنچہ ہر ایک ہشت ہزاری ہی تن چمن

پہولون کو اپنی پنجۂ حسرت سی تہی مل
دیکہی اگر دو لائی کی اونکی چلن چمن

آتی ہین کس ادا سی وہ مخمور سیر کو
ہو وینگی آج آپکی نشہ ہرن چمن

خلق و وفا و لطف و مروت سی تنگ ہی
بہرتا ہی پانچو قت دم پنجتن چمن

ای فرقتی یہہ عشق علی کی شگوفی ہین
بعد فنا کہلا ہی جو زیر کفن چمن

خاک سی رکہتی ہین نفرت گلعذاران چمن
یہہ سمجہتی ہی نہین ہی خاک ہی کان چمن

آج کیا آتی ہین پہر سیر وہ پیکر شراب
نشہ مین سرشار ہین جو میگساران چمن

پہر بہار آئی مری پہر زخم دل کہلنی لگی
ڈالیون پر ہر طرف خندان ہین مرغان چمن

شاید آتی ہی سواری نسیم جانفزا
ہین ہوا کی گہوڑون پر جو شہسواران چمن

خاک جاتی قالب مردہ ہمارے اسیر کو
لیگئی باد شمالی اڑ ہون جان چمن

میہمانی بلبلون کی ہو رہی ہی چار سو
اڑ رہی ہون کیا بچہہ ہی انجمن خوان چمن

کہپ گئی ہی جبکہ دل مین وہ گل یکتا مری
خاک نظرون مین سمای ہمنشین شان چمن

کو لیتا مست آیا پہر سیر ای باد صبا
جہہ میتی پہر لی ہین نشہ مین غزالان چمن

زخم دل آلی ہوی انگو ساری پہٹ گئی
لو بہار آئی مبارک ہو عزیزان چمن

ہوتا ہی کیا نعرہ مرغ کی جو روی ہمنشین
نالہ بلبل نہین سنتی شہیدان چمن

گاہ آبادی پسند اور گاہ بربادی پسند
یہ تلون کی ہمین بہاتی نہین آن چمن

دخل ہی باد شمالی کا بہار آخر ہوی
اب نظر آتی نہین وہ نونہالان چمن

عشق کا بہرتی ہین دم ہیانک ہوتی ہین آپ
ضبط نالہ کیون نہین کرتی ہین نادان چمن

کونسا وہ نیسوار آتا ہی گلشن مین صبا
طرفہ کہتی ہین جو ہر سو نگہبان چمن

گل نظر آتا ہی نہ بلبل اوڑا کرتی ہی خاک
یہ خزان مین ہوتی ہی اے فرقتی شان چمن

۸۹

دل عاشق پہ جب وہ مائل بیداد ہوتی ہین
ہماری قتل پر اغیار کہ ارشاد ہوتی ہین

خزان کی فصل ہی لاکہون چمن برباد ہوتی ہین
لٹی ہین قمریان لرتی تلی شمشاد ہوتی ہین

صفا مین چمن بلبل کو جب دم یاد ہوتی ہین
صدای خندۂ گل نعرۂ صیاد ہوتی ہین

ہماری قتل پہ بیڑا اوٹہا کر یان جبا یاہی
لیٔی عاشق نئی ظلم و ستم ایجاد ہوتی ہین

کہان باد صبا لائی اوڑا کر خاک کو میری
تری کوچہ مین القاتل عبث برباد ہوتی ہین

ہماری جوشش وحشت سی عرش ہی شور و غل برپا
روان ہم آپ سوئی خانہ حداد ہوتی ہین

نہین شکوہ تہ خنجر اگر کاٹا گلا میرا
تمہارا کیا گلہ معشوق سب جلاد ہوتی ہین

نچہوڑینگی کبہی ای فرقتی اوس گل کی الفت کو
جو وحشی [illegible] ہم بہی اب فرہاد ہوتی ہین

۹۰

عجب تاثیر اپنی نالہ شبگیر کرتی ہین
دل [illegible] فلک کو جرخ سر نخچیر کرتی ہین

خط رخسار کی بہائی ہی انروزون ہمین صورت
دلا اب حفظ ہم قرآن کی تفسیر کرتی ہین

خدا بزم سخن میں عیب چینوں کو کبھی قائم
کہ یہہ شعروں کو روشن صورت گلگیر کرتی ہیں

کیا ہی ورد ا ئر دزوان جو ہمنی سورہ جن کا
عمل سی اوس پری پیکر کی اب تسخیر کرتی ہیں

مقدر میں لکہا ہی جو وہ ٹالی سی نہیں ٹلتا
جواب خط قسمت ہی کہیں تحریر کرتی ہیں

مہاں سی نکلوالی ہو ہمکو واہ کیا کہنا
ہر پیرو عاشقوں کی ہاں یہی توقیر کرتی ہیں

سنی ہی آمد آمد اوس مہ خوبی کی جو شب میں
سویری ہی ہم اونکی وصل کی تدبیر کرتی ہیں

بہلا کسی سی کہیں اسکا سبب کچہہ بہی نہیں کہلتا
ہماری قتل میں کیوں جانجان تاخیر کرتی ہیں

اگرچہ ہند میں ہیں فرقتی پر ہر گہڑی ارکی
تصور میں طواف روضۂ شبیر کرتی ہیں

۹۱

ہمارا جب وہ دل داغدار دیکہتی ہیں
تو اپنی خنجر ابرو کی دہار دیکہتی ہیں

تمہاری زلف کی پہندی میں پہنس گئی ہیں مگر
حضور اسکی فقط بار بار دیکہتی ہیں

زبان پہ حرف شکایت کبہی نہیں لاتی
تمہاری ظلم و ستم بار بار دیکہتی ہیں

جہکای سر کو نکیوں نخل بار ور ہر بار
سدا زمین کی طرف بردبار دیکہتی ہیں

تڑپتی ہم ہیں وہ فرحت سی کہلکہلاتی ہیں
ہماری زخم جگر کی بہار دیکہتی ہیں

الہی خیر ہو بچ جای میرا طائر دل
وہ شست باندہ کی سوی شکار دیکہتی ہیں

حیا سی ہوتی ہیں بس آہوؤں کی نشہ ہرن
تمہاری آنکہہ میں جب ہم خمار دیکہتی ہیں

یہہ اور قہر یہہ ہی قہر کیا غضب آیا
لگا کی زخم کو خنجر کی دہار دیکہتی ہیں

ہم اونکی غم میں تڑپتی ہیں وہ نہیں آتی
ہماری دل کا عبث انتشار دیکہتی ہیں

گلوں کی عشق میں کہلتی ہی ایک بلبل زار
تری طرف کو تو ای گل ہزار دیکہتی ہیں

سئیں گی سوزن مژگان سی کیا دل عشاق
ہماری چاک گریبان کا تار دیکہتی ہیں

یہہ کہئی خبر ہی اسوقت کیا ارادہ ہی
غضب یہہ ہی کہ عیادت کو بہی نہین آتی
کبہی حضور نہین ہوتی صاف کیا باعث
عجب بہار سی آنکہون کو وہ چرالی ہین
کہان ہما حال شب مہ مین یاد آتا ہی
یہہ ظلم اور کسی اوہنون نی سیکہا ہی
نہوی بار کہین گل جسی جسم پرجاتی

حضور تیغ کو کیون بار بار دیکہتی ہین
ہماری مرنی کا وہ انتظار دیکہتی ہین
ہمیشہ آپکی دل پر غبار ہوتے ہین
جو زہر تیغ مجہی اشکبار دیکہتی ہین
جو اپنا دامن دل تار تار دیکہتی ہین
ہماری جسم پہ غیرونکی وار دیکہتی ہین
گلی مین آپکی پہولون کا ہار دیکہتی ہین

چمن مین فرق ~~لالہ پہ کیا نظر~~ ڈالین
ہم اپنی دامن دل کی بہار دیکہتی ہین

۹۲

مثل پروانہ دل کو ہوش نہین
دل وہ کیا جسمین غم کا جوش نہین
مجہکو کیون منع کرتی ہو واعظ
چاند پر بہی لگا ہی ہین سو چاند
عشق کی بات کو سمجہنی کا
جیسی آخر ہوا شباب اپنا
جیسی موسم خزان آیا ہی
کون سنتا ہی واعظون کا وعظ
فکر مضمون نو مین ای ہمدم
شکر خالق اٹہی جہان سی سبک

شمع سان پر کوئی خموش نہین
کعبہ کیا جو سیاہ پوش نہین
کون سا رند بادہ نوش نہین
کوئی دنیا مین عیب پوش نہین
کون وہ دل ہی جسکو جوش نہین
دل صد چاک مین خروش نہین
کون بلبل سیاہ پوش نہین
جا بجا اپنی ہمکو ہوش نہین
کب مخاطب ہوا سروش نہین
اپنا مردہ وبال دوش نہین

ہجر ساقی مین زندگی ہی خاک
فرقتی لطف ناو نوش نہین

۹۴

ستمہین دربار مین جسدم کبہی وہ یاد کرتی ہین
نیا ایجاد کرتی ہین نئی بیداد کرتی ہین

قفس مین جسگہڑی صیاد ہم فریاد کرتی ہین
سمجہے ہچکیان لیکی گل ہی یاد کرتی ہین

جو رخ ہم جوش وحشت مین سوی حداد کرتی ہین
غل و زنجیر اوسدم نالہ و فریاد کرتی ہین

الہی کیا قیامت خلق مین صیاد کرتی ہین
عبث ناشہوت سی خون بلبل ناشاد کرتی ہین

صبا کی دوش پر ہوویگی میری خاک کی رفعت
وہ اپنی ہاتہ سی مٹی مری برباد کرتی ہین

کیا شمشاد کا خون آپ نی قامت کو دکہلا کر
دیت مین اسکی اکثر سرو ہم آزاد کرتی ہین

مرا پیغام یہہ باد صبا اوس گل کو پہونچانا
وہ حق مین عاشق مضطر کی کیا ارشاد کرتی ہین

شروع فصل گل ہی جوش پر سودا ہی افزون
ہمارے [illegible] تا چند کیون فصاد کرتی ہین

زبان تیغ کہل جاتی ہی جب وہ عین غصہ مین
ہماری قتل کی محضر پہ ہنسکر صاد کرتی ہین

وہ کب آئین عیادت کو مریض ہجر کی اپنی
دل ناشاد کو دیکہین وہ کسدن شاد کرتی ہین

اثر سی نالہ دل کی یہان تک تنگ آیا ہون
کہ میری آہ کو سنکر وہ خود فریاد کرتی ہین

لگا کر وار اوسدم خنجر جلاد ہنستا ہی
دہان زخم سی ہم جسگہڑی فریاد کرتی ہین

اثر دونون طرف ہوتا ہی ظاہر جذبۂ دل کا
اونہین ہم یاد کرتی ہین وہ ہمکو یاد کرتی ہین

چمن کو ہای ای باد مخالف کیسا لوٹا ہی
کہ مرغان ہوا بہی آجتک فریاد کرتی ہین

بہایا خون عاشق خنجر ابرو سی مین قربان
کیا جو آپنی پیاری یہی جلاد کرتی ہین

ہوی ہی شاخ گل غنچہ کو سولی باغ عالم مین
عنادل کو چمن مین سیخ پر صیاد کرتی ہین

قصور انکا نہین کچہہ ایک تو سنلو ذرا مڑکر
منجبری ہر قدم پر [illegible] فریاد کرتی ہین

بہلا یہان کون سنتا ہی ہماری نالۂ دل کو
عبث ای فرقتی فرقت مین ہم فریاد کرتی ہین

۹۴

ظلم کرتی ہین سدا اور مکر جاتے ہین
نہین شرماتی ہین ہرگز نہین شرماتی ہین

آپ اسطرحسی عشاق کو سمجہاتی ہین
جسطرحسی کسی نادان کو بہلاتی ہین

قامت یار سی شمشاد بہی شرماتی ہین
تیری رخسار سی گل باغ مین گل کہاتی ہین

زلف کی دام کو جسوقت وہ پہیلاتی ہین
لاکہہ طائر دل عشاق کی پہنس جاتی ہین

ذکر کیا بیٹہنی کا صاف چلی جاتی ہین
نام بہولون جو کسی جا مراسن پاتی ہین

خشمگین تیغ بکف جبین بجبین آتی ہین
حق مین عاشق کی وہ کیا دیکہئی فرماتی ہین

زلف کو آج سر شام وہ سلجہاتے ہین
پیچ پر پیچ ہی دل کو مری الجہاتی ہین

جوش وحشت مین جو ہم انکی طرف جاتی ہین
دورسی زلف کی پہندی کو وہ دکہلاتی ہین

زلف کا دام جو [illegible] دورسی دکہلاتی ہین
طائر جان قفس تن مین پہڑک جاتی ہین

کسلئی گالیان دیتی ہو یہ غصہ کیون ہی
آپ ناراض ہون لیجئی ہم جاتی ہین

کبہی مرقد پہ لئی فاتحہ آتی کی نہین
دیکہہ تو لیجئی منظر سی کہ ہم جاتی ہین

بات ہیت غیرون سی نکر سامنی میری غافل
دل صد چاک مین سو داغ ہوئی جاتی ہین

رشک سی حول ہوا جاتا ہی میرا ہمدم
غیر سی پان کو مجلس مین وہ دلواتی ہین

ہمکو ایجان سر بزم نکلو اسنے ہو
آپ غیرون کو مری حال پہ ہنسواتی ہین

ہجر ساقی مین مدام اپنی یہہ ہی کیفیت
خون دل پیتی ہین اور لخت جگر کہاتی ہین

ہی یقین فیصلہ ہوجائیگا دم مین اپنا
آج پیغام اجل تیر مژہ لاتے ہین

آج وعدہ پہ ضرور آئینگی کچہہ شبہہ نہین
کیون تو گہبراتا ہی ایدل کہ وہ اب آتی ہین

غم غلط ہوتا نہین کوئی نہین ہی ہمدم / ہجر مین یاد سی دل کو تری بہلاتی ہین

وصل کی شب ہی رکاوٹ نہین لازم پیاری / آپ بیزارئی کسو واسطی شرماتی ہین

امتحان آج ہی اپنا ل کرو مین تیغ بکف / بید سان عضو بدن خوف سی تھراتی ہین

دو رہم پاس ہین اخبار قیامت ہی یہہ / مجھکو رہ رہ کی یہہ ہر بار خیال آتی ہین

ہمنشین خاطر دل چھپین کیونکر نہ بہینسی / غیر سی بام پہ زلفونکو وہ کھلواتی ہین

دیکھہ لینا ہو مقدر مین ہماری ہو گا
ہم بہی ای فرقتی اب سوی نجف جاتی ہین

ولہ

۶۵

کھولدی بزم مین گر شکل سلیمان دامن / قاف سی دیکھنی آئین وہین پریان دامن

ہوگا جب گلفشان آپکا ای جان دامن / چاک کر ڈالیگا اپنا مہ تابان دامن

فصل گل آگئی وحشت کا ہوا جوش شروع / چاک ہو جائینگی اکبار گریبان دامن

آپ دامن مین رکھین پھول جو ای غیرت گل / بہر کی لای وہین پہولون سی گلستان دامن

دشت وحشت مین ابہی سیر کو ہم آئی ہین / چہوڑ دی ہین جسد اخار مغیلان دامن

گر گیا ہی مری نظرون سی لباس زنار / ڈہانپنی کو مری لایا ہی بیابان دامن

چیتھڑی دامن کی بہی اڑاتی ہین صحرا / ایسی جنون رکھتی ہین ہم اک نہ داماں دامن

ہار پہولونکا جو دامن مین رکہا اونکی لیتی / دامن گلکی طرح ہو گیا خندان دامن

جوش وحشت مین خبر ہمکو سر و تن کی نہین / آج پہاڑینگا سگ کوچہ جانان دامن

اسکی بیمان حلۂ جنت کی ضرورتا ہی / مدح حیدر مین بہار اپنا ہی رضوان دامن

آنکہ ہی جیب کھولتی ہین ہم تو اولیٹرتی ہین اشک / ہو گیا دیدۂ عاشق کو نمکدان دامن

دہجیان اوڑتی مین کیون آج یہ کیا باعث ہی	دیکہہ پایا تو نہین چاک گریبان دامن
نور رخ کی تری ہالہ کیا گرد مہتاب	بنگیا پہر چراغ تہ تابان دامن
چاک چاک آج ہوا جاتا ہی کیون شل کتان	اونکا دیکہا تو نہین ای تہ تابان دامن
خونکی چادر تہ دل زار ہی پہلو مین نہان	اور ہی زیر چراغ تہ دامان [illegible]

فرقتی اسمین گل طرح سدا ہستی ہین
باغ کی پایا ہی کب ایسا گل افشان دامن

ردیف الواو

۹۶

بوٹی سی قد تہ ای گل نورس انار ہو	اوہر پہ جو چہاتیان تری کیا ہی بہار ہو
بو جہ جب بگڑتی ہو جان بات بات پر	پہر کسطرحسی آپسی صحبت برار ہو
ہم بہی نہ باز آئینگی شرب شراب سی	فصل جنون مین لاکہہ اگر اشتہار ہو
آئینہ روسی شرط الصاف کسی ہی دور	منہ پر تو ہون صفائیان دل مین غبار ہو
ہم جبر کیون اوٹہائین رقیبون کی بار بار	ای جان جان تمہے اگر اختیار ہو
یارب دکہاوہ رات کہ زہبتسی اتار ہی	بو سو نکا جانہین مین گہڑ بول [illegible]
وہ فلک سی وہ بہی کوئی روز ہوویگا	جام شراب ہاتہہ مین بر مین نگار ہو
ابرو ذرا سنبہالئی پہر کچ تہ آب وتاب	دیکہو مرا کہین نہ کلیجہ کباب ہو
کیا کام ہمکو آپسی کیون آئین ہم حضور	ہر وقت پاس غیر ساحب نا بکار ہو
کیسی گہٹا ہی دیکہئی چلئی کنار جو	کیا کیف ہو اگر بط می کا شکار ہو
ساقی مدام تیری کرم کا رہی چڑہاو	دو جام پہر کی دیجئی جسدم اوتار ہو
آئی تو ایکی فصل جنون خیر سی کہین	وہ لطف اوٹہی نہ ایک گریبان [illegible]

پہر بستی ہین جو دو کانون سی چار ہو
دیکہو کہین نہ فقتی دل فگار ہو

۹۷

ہوش باقی ہی تن و سر کا نہ مستانونکو
جوشش وحشت ہی عجب آپکی دیوانونکو

بار اکبار ہہی ملنا نہین پروانون کو
آپ مجلس مین بٹہا لیتی ہین بیگانون کو

سایۂ آتش رخسار عجب رنگ پہ ہی
ای پری تونی جلا یا ہی جو انسانون کو

واہ خمخانۂ دنیا مین عجب کام کئی
مئی عصیان سی بہرا عمر کی پیمانون کو

سایۂ ماہ سی بڑہکر نہ ہوا سایہ پری
تیری رخ نی کیا پر نور پریخانون کو

دیکہین وحشت کا اثر دلپہ ہوگا کب تک
آپ سنئی تو ذرا عشق کی افسانون کو

خون بہا مارا منظور ہی گر ای قاتل
صاف کر دیجی ذرا تیغ کی دندانون کو

اونکی قبضہ سی کہین چہوٹ نہ ای تیر نگاہ
خانۂ دل مین جگہ ہی تری بیگانون کو

شکلین اب غیر ہوئین آپکی دیوانون کی
ناچتی پہرتی ہین وحشت مین بیابانونکو

کیا کہین پہنیگا زنار وہ طفل نہ رگر
برہمن حالی ہین کیون آج صنم خانونکو

ہجر ساقی مین دل زار پہ ہی کیفیت
توڑتی ہین کبہی خم کو کبہی پیمانون کو

غم عقبی سی رکہو خانۂ دل کو آباد
زیب کیون دیتی ہو اب منعمو ایوانونکو

گالیان مجہکو نہ دی کچہہ تو سمجہہ ای بیرحم
تیری ذلت سی خوشی ہوتی ہی بیگانونکو

کیا تری آتش رخ کا کہین جلوہ دیکہا
شمع خود ڈہونڈہتی پہرتی ہی جو پروانونکو

عہد ظالم مین عنادل کا نہین چلتا بس
دیدۂ یاس سی تکتی ہین گلستانون کو

ساق بلور گری آنکہہ سی توڑا اپنی
شمع رو دیکہہ لیا جب سی تری رانونکو

دامن دشت نہ اخار سی رہتا ہشیا
[illegible] دیوانون کو

جنگل آباد ہوی زور یہ ہی فصل جنون — دامن دشت مبارک تری دیوانون کو

فرقتی صدمۂ زندان سی تنگ آی ہین
رحم اللہ عنایت کری دربانون کو

۹۸

سو جان سی جو آگ گل پہ فدا کرتا ہون جی کو — ہان بلبلین آئینگی مری نوحہ گری کو
عاشق ہی تری چال پہ ای غیرت مہتاب — بتلائی رفتار ذرا کبک دری کو
بل ابرو ون پر جبین بجبین زلف پریشان — بیٹھی ہوی بیٹھی ہین دہ عشاق کشی کو
پہولا جو سمایا نہین کم ظرف ہی غنچہ — اوس گل سی ذرا سیکہ لی غنچہ دہنی کو
اوس شوخ کی ہی وعدہ خلافی کا جو کھٹکا — دل ڈہونڈہتا ہی شام سی پہلو مین کسیکو
مرجانیکا کچہہ غم نہین مرجائین پر اللہ — دکہلائی نہ ہرگز کبہی فرقت کی گہڑی کو
سوتا ہی وہ رشک گل تر صحن چمن مین — ای بلبلو مژدہ ہو نسیم سحری کو
ہی تاب کہان قطع لسان ہو نہ کی فورا — کیا ذکر کرون اوسکی مین غنچہ دہنی کو
چتون ہی غضب قہر ہی تہا سرمہ نظر آفت — لو اور جما یا لب نازک پہ مسی کو

ای فرقتی کس بات کا رہتا ہی تردد
افکار مین کیون بہول گئی یاد علی کو

۹۹

زلف مشکین کو صبا یا خبر ہو — عطر فتنہ کا لگا یا خبر ہو
ہمسی اولٹی فضہ کیون ہو تی ہی آج — یہ سبق کسنی پڑہا یا غضب ہو
عشق ہی تمکو اگر غم ہی سہو — لو جواب خط یہ آیا خبر ہو
ہمکو شاید آج شادی مرگ ہو — مژدۂ وصل اب سنا یا خبر ہو
ہمپہ کیا جور و جفا ہونگی آج — پان کیون تمنی چبا یا خبر ہو

دام سکین ستمگر کہل گیا | دیکہو ہنستی ہین دلا یا غیر ہو

عشق لیلای زمین نی فرقتی
پہر ہمین مجنون بنا یا غیر ہو

۱۰۰

ہی کام دور کا کیا کچہہ کسیکا نام نلو
پلاؤ اورون کو می اور مجہہ سی جام نلو
رندی ہی جانی ہین دل شہسو احتشام
یہہ کہی باند ہا ہی کیون کسی تیغ ابرو کو
مزاج ہہ سی وخوشا شبان ہون عمرو لنی
تمہاری پاس مزا کیا ہماری آبکا
کمال یہہ ہی تمامی کا ہی سب اونکا لباس
شہید کر چکی ہو جہ تیر مژگان سی
ضرور مظلمہ رہتا ہی ترک واجب کا
می الست سی ہی جو ر جو شیشۂ دل

شریک بزم جو ساقی ہنو تو جام نلو
سلائو غیرون کو پاس اور مرا سلام نلو
سمند ناز کی اسمرتبہ زمام نلو
حضور اسکا کرو امتحان حسام نلو
سیان یہہ قدرت عزہی مرا سلام نلو
کرین رقیب جفا اور تم انتقام نلو
تمام نور ہی نام یہہ سنام نلو
ہماری قتل کا اپنو زبان سی نام نلو
جواب پاؤ گی وہان یہان مرا سلام نلو
ہماری پیش نظر جام جم کا نام نلو

نہ لیتا نام کبہی قسمتی محبت کا
جو پختہ مغز ہو ہرگز شراب خام نلو

۱۰۱

شگون خاطر عشاق یار کیونکر ہو
کمند زلف رسائی جو اسقدر نکری
کٹا کرین جو نہ ہر روز سیکڑو نکی گلی
ہزار درد سی روئی کہ جان دی بلبل

تری بغیر جگر کو قرار کیونکر ہو
ہمارا یہہ دل وحشی شکار کیونکر ہو
یہہ تیغ آپکی پہر آبدار کیونکر ہو
خزان کی فصل میں لطف بہار کیونکر ہو

خم فلک ہی تمہا جب سی بادہ خوار ہوئین
ازل کا مست بھلا ہوشیار کیونکر ہو

ہماری سامنی لین جب رقیب بوسہ چشم
یہ آنکھہ کبہی رقیبون سی چار کیونکر ہو

ہمارا دل ہی ہنو جب ہماری قابو مین
پرای دل پہ بھلا اختیار کیونکر ہو

ہوا ہی اک بت کافر سی رشتۂ الفت
شکستہ آنکھون سی اشکو نکا تار کیونکر ہو

لحد کا خوف نہین فرقتی ہمین مطلق
ہوی ہین دفن نجف مین فشار کیونکر ہو

۱۰۲

ہی شب وصل نہ عاشق سی سمٹ کر سوؤ
نیند اوچہٹی ہی تو اپجان چہٹکر سوؤ

دل عاشق کی تسلی کا ذرا دہیان رہی
سوؤ اپجان تو چہاتی سی لپٹکر سوؤ

یاد آتا ہی شب وصل وہ کہنا اوسکا
نیند اڑجائیگی سوؤ اجی ہٹکر سوؤ

نجدا چشم فسونگر کا نہ بوسہ لونگا
اک ذرا منہ سی دوپٹہ کو اولٹکر سوؤ

فرقتی جان لو آی ہو یہان جو مرکر
گوشۂ قبر سی اب خوب لپٹکر سوؤ

۱۰۳

کیا وہ انکار ہی اپجان کہ جو اقرار ہنو
لطف کیا ہی کہ جو اقرار ہی انکار ہنو

خم افلاک بہی ہی کاسۂ خورشید ہی بہا
دہیان آتا ہی کوئی جس خمہ میخوار ہنو

ہر طرف ڈہونڈہتی پہرتی ہی جو حیران مژگان
نہ رہی آنکہون کی مسیحا کہین بیمار ہنو

ای بت شوخ بتکرار یہی کہتا ہون
نہین ہی اور ہنو اچہا طرحدار ہنو

زندگی خاک ہی دنیا مین نہین لطف حیات
جبکہ مونس ہنو یاور ہنو غمخوار ہنو

عطر فتنہ کا جو مل کر لی سیرا ہٹتی ہو
کہین عقدہ کہین جہگڑا سر بازار ہنو

عشق کرتا ہی عبث ناوک مژگان کا دلا
ہان سنبہل دیکہہ کہین تیرون کی بوچہار ہنو

ایک تھوڑی سی تمنا ہی بہت مدت سی ۔ شرط کرلو تو کہون پھر کہین انکار نہو

دا انغطاوست عیار کا عاشق ہون مین ۔ حیف ہی سبحہ تو ہو ہاتہہ مین زنار نہو

ایسی ہٹ ہی کہ نہین مانتی ابدل جبتک ۔ ایک اقرار پہ سو مرتبہ انکار نہو

ہم بہی اب عقل کی رہوار کو دوڑا اینگی ۔ ہان کہین زلف کا مضمون سوئی تاتار نہو

ردیف	فرقتی ایسی غزل لکھہ کہ کسی مصرعہ مین لفظ بیجا نہو مہمل نہو بیکار نہو	ہای ہوز

۱۰۴

دیکہین تو آپ ادہر کہ خریدار آئی وہ ۔ ای جان جان طالب دیدار آئی وہ

بالین قبر روح کہڑی راہ تکتی ہی ۔ مرقد پہ بیکسون کی نہ اکبار آئی وہ

ساقی نہ کیون عروج پہ ہووی مرا سرور ۔ نشہ مین جہومتی ہوی سرشار آئی وہ

یون تو ہماری کبہی سی آئی وہ بارہا ۔ تنہا مگر نہ جہوٹون بہی اکبار آئی وہ

کچھہ درد و صاف پر نہین ہو خوف مینجو ۔ لو منہ کو خم کی کہولدو میخوار آئی وہ

بازو شکستہ خاک بسر حال ہی خراب ۔ صیاد دیکھہ تیری گرفتار آئی وہ

خود ہی بلایا لوگون کو بیجا کہا سنا ۔ لیکن کسی طرح سی نہ زنہار آئی وہ

آنا تہا اونکو نزع مین آئی جو بعد مرگ ۔ بیوقت آئی کیا ہوا بیکار آئی وہ

نشہ ضرور ہوویگی میخوارون کی ہرن ۔ جسوقت سوی خانہ خمار آئی ہو

ایجان جان کسلئی تہلا لی ہو ہمین ۔ عاشق تمہاری دیکہی دو چار آئی وہ

آتی ہی جہا گلون کی وہ آواز بید ہڑک ۔ لی خوش ہو دل مری پس دیوار آئی وہ

زاہد نی پہینکدی وہین تسبیح توڑ کر ۔ پہنی ہوی جو رشتہ زنار آئی وہ

کیا تمکو ڈہونڈہی فرقتی کنج مزار مین

سر کو ہٹا و حیدر کرار آئی وہ

١٠٥

کچھ اندنوں نئی ہی عشق سخن کی راہ
شہرت سی جسکی بہول گئی سب ہمن کی راہ

چلنی نہین ہین راہ چمن اور نہ بن کی راہ
ہمنی نئی نکالی ہی دیوانہ پن کی راہ

نظروں مین کب سمائی ہی اپنی چمن کی راہ
ہمکو پسند آئی ہی وحشت مین بنکی راہ

گلکاریان ہین نقش قدم سی نگار کی
صحن چمن بنا ہی تری انجمن کی راہ

مضمون نو کی رفعت تو کیا بیان کرون
ہی کہکشان چرخ سروش سخن کی راہ

سرو چمن ہر ایک کو کیونکر پسند ہو
آتی نہین ہی سرو سی تیری چلن کی راہ

جاکر پہنسی ہین حضرت دل اونکی زلف مین
تو جل رہی ہین آہوی چینی ختن کی راہ

کیونکر خیال کوچہ جانان ہو دل سی دور
بلبل سی چہوٹتی نہین ہرگز چمن کی راہ

تیوری پہ غصہ چین جبین آستین چڑہی
سیکہی ہی تمنی جان جہان بانکپن کی راہ

میری سی زمزمی نہین آتی ہین عندلیب
ہان مجہہ سی آکی سیکہہ لی ملک سخن کی راہ

کہنہ ہوا ہی جامہ ہستی خدا کا شکر
مدت سی تک رہا تہا مرا دل کفن کی راہ

جائینگی ہم کہین نہ او نہین جانی دینگی آج
بیٹہی ہین ہم بہی گہیر کی اوس سیمتن کی راہ

ہان بوی مشک خلق مین کیونکر نہ سر چڑہی
ہی مانگ اونکی نافہ مشک ختن کی راہ

گر بنگئی زمین کی پر آج تک کہین
پائی نہین ہی خلق مین ملک دکن کی راہ

چل کعبہ خلیل کو سو دل ہی جلد چل
ای فرقتی یہی ہی رسول زمن کی راہ

١٠٦

بنائی زلف جو اوسنی پیچ و تاب کی ساتہ
تو دل بہی جا ہی پڑا اوسمین اضطراب کی ساتہ

فقط حجاب سی جان کام کب نکلتا ہی
تسلی دل عاشق بہی ہو حجاب کی ساتہ

عنبر کو ہاتھہ سی نکال دیا
ابتو فلک حنا نہیں باقی
ہجر کی سخ سب بیان کرین
تیری گردن کا ہار ہووینگی

آج میدان ہی ہماری ہاتھہ
خون سی رنگین ہوی تمہاری ہاتھہ
آو ای جان گر ہماری ہاتھہ
میری کری ہین یہہ اشاری ہاتھہ

یا علی فرقتی کی ہی یہہ عرض
آبرو ہی مری تمہاری ہاتھہ

ردیف الیاء

۱۰۹

نہین قرار پسند اضطرار کی بدلی
خذف کو لون نہ در شاہوار کی بدلی

اگرچہ خلد کا لالچ ہی دی مجہی واعظ
کرون قبول نہ پر کوی یار کی بدلے

عزیز دسنگ دربار رہنا مر مدہپر
ہلی خداری سنگ مزار کی بدلی

ہماری سر کو ملا آج رتبہ معراج
شکار بند مین لٹکا شکار کی بدلی

ہوی ہین نرگس بیمار کی جو ہم بیمار
غزال آئی عیادت کو یار کی بدلی

وہ ناتوان ہون کہ علینی شباب سی پری
خزان کی فصل ہی فصل بہار کی بدلہا

طلب تو دل کی ہی بوسہ کا وعدہ کرتی ہو
یہہ نقد شی نہ ملیگی ادہار کی بدلی

ہر اک کو گالیان دیتی ہو تم کہ دیکھو
تمہاری بات ہی تن کی ایجان ہار کی بدلی

سخن شناس زمانہ سی اوٹھگی اتنی
چمن مین سنگی کوی ہزار کی بدلی

سوای وصل نہیں کچھ علاج اسکا تر
تری مریض کی نسخہ ہزار کی بدلی

دعائین لاکہ دین دو گر ہمین تم اک دشنام
ہزار بو گل تر اک خار کی بدلی

خیال طفل معنی میں ہاروز بجتا ہی
ہمارا تار رگ جان ستار کی بدلی

ہماری نیک طبیعت کو رنج ہی اسکا
کہ بوسی مصحف روئی نگار کی بدلی

نہین وہ آتی تو ایکاش موت ہی آجای
قبول موت ہی اس انتظار کی بدلی

دعا کی بدلی ملین ہین گالیان اچہنبا ہی
عتاب کرتی ہو ای جان پیار کی بدلی

اوٹہا با فرقتی یہ فیض لطف ساقی ہی
مدام رہتا ہی نشہ خمار کے بدلی

١١٠

گلشن ہوا آباد صبا پہر نئی سرسی
پہولون سی رہا چمن سنبل سی شجر سی

اک بت کی تجسس مین جو نکلا کبہی گہرسی
پتہر مری کا سر پہ در و دیوار سی برسی

گلشن مین کوئی سیر کو آتا ہی ادہرسی
رنگ رخ گلشن جو روانہ ہوا یہ ہرسی

کسطرح نہ زر دار گرین اپنی نظر سی
ہین فقر کی طالب ہمین کیا کام ہی زرسی

بیساختہ گہبرا کی وہ کہنی لگی کیون جنبر
آنسو نکل آئی جو مری دیدۂ تر سی

ہر شعر صفائی مین ہنو کیون در شہوار
ہی رشتہ الفت ہمین اک رشک گہرسی

دل بر سی نکل آیا وہین چیر کی پہلو
وہ راحت جان اوٹہکی چلا جب مری برسی

ہمدم ہی فقط قرب الہی مجہی درکار
جنت سی نہ مطلب ہی نہ کچہہ کام سقر سی

رکہہ دینا جنازہ کو مری بر سر بازار
شاید ہو گذر اونکا کہین راہگذر سی

دندان و لب یار کہان اور کہان پتہر
تشبیہ نہ دینگی اونہین ہم لعل و گہر سی

اون کو سجہون مین بیہوش پڑی رہتی ہین اکہون
مستانہ و میخوار گذرتا ہی جدہر سی

ہر ایک کی نظر ولسی گری جاتی ہین افسوس
ایجان گرایا ہمین کیا تو نی نظر سی

بس کان کی بردی مری بیٹہی ہین شب وصل
یہ ناک مین دم ہی ستم مرغ سحر سی

یہان طایر دل ہی قفس تنمین بہڑکتا
وہ طفل حسین کہیل وہان کرتا ہی پرسی

یوسف کی قسم چاہ کی ہرگز نکرون چاہ
کشتی مری اللہ نکالی جو بہنور سی

ایدل تری خاطر یہہ دعا ہی مری ہر دم
اللہ بچای تجہی چورون کی نظر سی

مظلومی پہ قاتل کی مری اشک بہای
نکلا جو جنازہ مرا اوس راہگذر سی

واقف ہی نہین لطف سی اسکی کوئی پوچہی
درد و غم فرقت کا مزا میری جگر سی

گلگشت کو جب جاتی ہین ہم کہاتی ہین سودا
فرقت مین ہمین باغ یہہ بد تر ہی سقر سی

ہو نام ترا خلق مین یہہ چاہی مرا کام
کیا دیتی ہی کیون دور ہی خنجر مری سر سی

ہم عاشق جانباز ہین کیا کام کسی سی
مطلب ہی نہ کچہہ خیر سی نہ کام ہی شر سی

یکبار مری داغ جنون پہ تو نظر کر
تلوار نہ کہہ جان جہان دور سپر سی

ہر تار نظر بنگیا یہہ رشتہ گوہر
جیسی کہ لڑی آنکہہ مری رشک گہر سی

پستان نہین یہہ نخل مین قامت کی پہل آیا
ای سرو خبردار ذرا اپنی ثمر سی

چادر رخ جانان سی نہین غرفتی سر کی
سرکا تتق نور کہین روی قمر سی

۱۱۱

دل و دین ہوش و خرد ساتہہ مین یکبار چلی
وان تہی اک دل کی طلب پہ یا لیتی یکجا ہی چلی

کبہی سودی مین اگر ہم سوی بازار چلی
ساتہہ مین سنگ لئی طفل بہی دو چار چلی

زلف پیچان کی تصور مین جو سویا مین کبہی
رات بہر خواب مین سینہ پہ سیہ مار چلی

زاہد ابلہ فریب آج بہت دل مین گہٹی
ہم جو مسجد سی سوی خانہ خمار چلی

فکر آشوب علایق سی رہا ہوجاوے
میری گردن پہ اگر یار کی تلوار چلی

کچہہ بری بات نہی آپ نہ مانی افسوس
ایک بوسہ کی ہم ایجان طلبگار چلی

مشتری ہی نہین کچہہ نور فروشندی کا
وہ نہین لیتی ہین دل کیا مرا اصرار چلی

توڑ کر پھینکدیا سبحہ وہین زاہد نے
سوی بتخانہ پہنکر جو وہ زنار چلی

یہ ہی اک دل مین جبھی خار ہزارون غم کی
ساتھ اوس گل کی پئ سیر جو اغیار چلی

حاسدان تخت سلیمانکا ہو پریونکو گمان
پی گلگشت اگر تیزی ہوادار چلی

خوب ثابت ہیہ ہوا ضعف ہی اپنا دشمن
پہونچی پاس وسکی نہ اکبار ہی سو بار چلی

تاب مہتاب کی بینائی سی رخصت ہو جائے
شب مہتاب مین گلشن کو اگر یار چلی

خلق مین ہمنی کسیکا نہ اوٹھایا احسان
شکر ہی بار امانت سی سبکبار چلی

پتھرون سی کہین ٹکراوگی سر کو اسکی
اپنی مجنون کو جو لیکر سوی کہسار چلی

پای بوسی کی لئی سر وجہکا پائون پر
گل وہ گلشن مین اس انداز سی رفتار چلی

فرقتی آی ہی دنیا مین سبکبار مگر
حیف ہی بار علائق سی گرانبار چلی

١١٢

جو کہ ہو بیچارہ پھر کیا اوسکو چارا چاہئی
پارہ پارہ دل ہی عاشق ماہ پارا چاہئی

ایکدن اس خانہ تاریک کو روشن کرو
آپکو تکلیف کرنی ہیہ گوارا چاہئی

مہر سی تیری رہی سرسبز کشت عافیت
ابر رحمت کا خداوندا سہارا چاہئی

نقش و گل سی کام کچہہ ہمکو نہین ہی دیس مین
قول غم کافی ہی یہان کسکو گذارا چاہئی

تیرگی ہی تو ہر روشنی سی منور ہیہ چشم
تجھکو کہنا ای صنم آنکھونکا تارا چاہئی

ہی اگر عشق مہ خوبی دلا مثل کتان
شرط ہیہ ہی جیب و دامن پارہ پارہ چاہئی

ابرو ونکا ہو نہین عاشق تیری ای سنگین مزاج
قتل کو میری اری خنجر دو دھارا چاہئی

سکو ثابت ہی سپہر لہو کا کوتاہ ہی
کہیل کو ابجان کیونکر چاند تارا چاہئی

ہی اگر مد نظر نظارہ سہیل کی ...
آج تیری زلف کی ای بت خدا را چاہئی

گریہ و شیون فغان و آہ و نالہ ہر گہڑی
ہجر مین عشاق کو انکا سہارا چاہئی

صدقہ دینا چاہئی آنکہو نپہ گر آشوب ہی
پہر قربانی بجای سبز چکارا چاہئی

کاٹ کر سر کو ابہی رکہدین تمہاری سامنی
اک ذرا ابرو کا ای قاتل اشارا چاہئی

ڈوبکر دریای الفت سی کوئی نکلا نہین
قلزم عشق حسینان سی کنارا چاہئی

اپکی ساون مین یہی اپنی دعا ہی روز و شب
ہو گہٹا گہنگہور اور ہر مینا دو پیارا چاہئی

گرچہ دونون ہین ہوس کی کشتہ لیکن فرق ہی
زر ہوس کو ہمین وہ ماہ پارا چاہئی

ہجر مین اوس مصحف رخسار کی ای فرقتی
فرض ہی یہہ قلب کا سیپارہ پارا چاہئی

شکل کچہہ میری کام کی ہوتی
وہان جو صورت پیام کی ہوتی

اونکی گہر بی سبب مین بہیجون کسی
کوئی تو وجہ کام سے ہوتی

بات بڑہ جاتی جو تمہاری حضور
بار پاتی غلام کی ہوتی

روتی روتی سحر سی ای دل زار
یاد مین اوسکی شام کی ہوتی

رام ہو جاتا وہ صنم شاید
کوئی دن رام رام کی ہوتی

زاہدا بہول جاتی منبر کو
یادگر اوسکی بام کی ہوتی

خاص میری ممانعت ہی حضور
یہہ منادی تو عام کی ہوتی

زاہدا یہان حرام کر لی ہو می
خلد مین تو حرام کی ہوتی

کہتی ہو بار بار جاتا ہون
پہر کہانی تمام کی ہوتی

جوہر اپنی جو او نپہ کہل جاتی
یہی اک بات نام کی ہوتی

میری زخمون پہ وہ چہڑکتی نمک
شکل کچہہ التیام کی ہوتی

اب کی جلسہ میں بچ گئی زاہد		ورنہ سر کی سلامت کی ہوتی

فرقتی اونکو جلد بلوا کر
اج صحبت تمام کی ہوتی

جان جان آؤ خدا کی واسطی	۱۱۴	گہر نہ اب جاؤ خدا کی واسطی
شکل دکہلاؤ خدا کی واسطی		بس تڑپاؤ خدا کی واسطی
جان جاتی ہی نکل ذرا تیاؤ		ہانہ پہیلاؤ خدا کی واسطی
اسقدر مدہوش چلتا کیا ضرور		ہوش میں آؤ خدا کی واسطی
ہر گہڑی کہتی ہو لو جاتا ہون میں		وہیان نہ یہ لاؤ خدا کی واسطی
زاہدا دیر و حرم ہی ہمکو ایک		اب نہ بہکاؤ خدا کی واسطی
غصہ بس اب ہو چکا در گذری		پیار میں آؤ خدا کی واسطی
دل کو رہتی ہی پریشانی سدا		زلف سلجہاؤ خدا کی واسطی
کیا اڑائی کی ہین باتین واہ واہ		آؤ ملجاؤ خدا کی واسطی
میرا خون ہونا تہا سو وہ ہو چکا		اب نہ پچتاؤ خدا کی واسطی
خون ناحق پر کمر کستی ہو کیون		دیکہو باز آؤ خدا کی واسطی
کفر اور اسلام کو فیصل کرو		اب نہ بہکاؤ خدا کی واسطی
جہڑکیان ہمکو بہت دین تمنی اب		دل میں شرماؤ خدا کی واسطی

فرقتی کی جان جاتی اس ہجر مو
اونکو بلواؤ خدا کی واسطی

قول و اقرار بہلا یا تمنی	۱۱۵	غیر کو پاس بلا یا تمنی

نہ ہنسا اپنا ہنسایا تمنے — کو بکو خوب پھرایا تمنے

لوگ کہتی ہین تمہین شک مسیح — کوئی مردہ بھی جلایا تمنے

زلف و کہلا کی ہیبت چھوڑ گئے — شب تیرہ مین رولایا تمنے

ویسی بہولی نہ لیا پھر انام — اپنی دل سی یہ بہلایا تمنے

ایسا سطعون زمانہ مین کیا — سر بازار پھرایا تمنے

پیچ پر پیچ پڑا حضرت دل — دام گیسو مین پھنسایا تمنے

عشق مین ہو گئی ہین بیگانی — سب یگانون سی چھڑایا تمنے

سب مین عزت ہی یہ سچ کہئی آپ — یا یہ کس جا سی یہ پایا تمنے

جا بجا عاشقون مین ہوگا فساد — عطر فتنہ کا لگایا تمنے

اولٹا یہ دور کہ میری آگی — غیر کو جام پلایا تمنے

فرقتی حضرت دل سی یہ کہو
نیک و بد سب سی کہایا تمنی

۱۱۲

ہر ایک نی پھبتی کی کئی سیکڑون لٹکی — پر طائر دل جا کی تری زلف مین اٹکی

تاثیر اسی کہتی ہین جذبہ اسی کی اللہ — وہ آنکی خود ملگئی سینہ سی لپٹکی

مشکل اسی ہرگز نہین تسخیر بنی جان — کہا ہی ہین ہر جی سی تری زلف کی جھٹکی

جی جیا بنا ہی خاک قدم ہو نمین خوشی سی — دنیا ہی وہ جیب گالیان رستہ مین پلٹکی

دیتا رہا وہ گالیان ہمکو سر بازار — ہمنی نہ جواب اوسکو دیا کچھہ بھی پلٹ کی

اسجان کو لی آپ چھری مار مرے گا — ابرو کی اشارہ سی نہ و زلف کو جھٹکی

اک پردہ نشین کا ہون دل و جان سی عاشق — رو سکتا نہین منہ سی دوپٹہ کو اولٹکی

ہو جاتا ہی وہ بستر آرام ہمین خار
وہ وصل مین جب کہتا ہی اب سوئی ہٹ کی

وہ شیر طبیعت ہون کہ پڑہتی نہین روباہ
اغیار نکل جاتی ہین آگی سی سمٹ کی

قابو مین نہ آئی وہ مری واہ ری قسمت
منتر بہی پڑہی سیکڑون لاکہون کئی لٹکی

کچہہ لطف نہین وصل مین سونیکا مری جان
سوتی ہو تو تان سوؤ دوپٹہ کو اولٹکی

تم بڑ بکی ہو معشوق نہین گر ای مری جانی
ہم بہی تو نہین ہین تری عشاق ہین گٹہکی

ہر ایک کو دہوکا ہوا گل پر ہی بنفشہ
بال آگئی رخسارہ گلرو پہ جو لٹ کی

ہو فرقتی مخموری عشق علی سی
پہر سوئی مرقد مین علائق سی نپٹ کی

۱۱۷

کبہی وہ پہلتی نہین ہین جو سر اوٹہائی ہوی
جو بار رہین وہ رہتی ہین سر جہکائی ہوی

ہر ایک گل کی ہین منہ پر ہوائیان اوڑتین
چمن سی جاتی ہین رنگ اپنا وہ جمائی ہوی

کسیکو کیا کہین منظور قتل کرنا ہی
حضور جاتی ہین کیون آستین چڑہائی ہوی

سنبہل کی چلنا مری جان نہ خون ناحق ہو
جہان ہی زیر قدم پتلیان بچہائی ہوی

بلاتی ہی کسی زاہد کو میکشو می سرخ
سبو کو بیٹہی ہو کسی جین جو لنڈہائی ہوی

یہ جان و دل بہی موجود سر بہی حاضر ہی
حضور بیٹہی ہین تیوری کو کیون چڑہائی ہوی

ہزارون بلبلون پہبتیان اوڑاتی ہین
گلون کو چہیڑتی ہین باغ مین وہ آئی ہوی

یہ اولٹی قصی نہین ہین حضور کی مجہسی
ہین آپ اور کسیکی سبق پڑہائی ہوگی

دبای گی سر مردم کو ایکدن یہ زمین
ہین آج زیر قدم گو بشر دبای ہوئی

چہپایا دامن ابری مین ماہ نی منہ کو
وہ وقت شب جو چڑہی بام پر نہائی ہوئے

کہان حیات دو روزہ کہان حیات قدیم
نہین وہ مرتی جو ہین آپ کی جلائی ہوئے

ہم اپنی نام کو زیر نگین ہنسین کر لی — ہین اپنا نقش دنگین عشق مین مٹائی ہوئی

خدا ہی خیر کری فصل گل مین بلبل کی — وہ دام پہرتا ہی صیاد پہرا اوٹہائی ہوئی

اخیر رات مین ہو گی یقین ہی بدمزہ گی — شروع شب سی ہین وہ کچہ کسمسائی ہوئی

خرام ناز سی آئی ہت وہ پی گلگشت — سر نیاز ہین جو ڈالیان جہکائی ہوئی

نظر سی اونکی نکیون لالہ چمن کر جای — ہین تیری داغ محبت جو دل پہ کہائی ہوئی

ہوا جہین کوئی پامال انذنون شاید — صبا جو پہرتی ہی یون سر پہ خاک اوڑائی ہوئی

کہلی نہ شرم شب وصل ہی ہزار افسوس — اوٹہی وہ جسکو بستر سی کہا لجائی ہوئی

ہزار وجہ سی ہین اوسکی دید کی جلوی — نقاب رخ مین ہی منہ اپنا گو چہپائی ہوئی

یہہ عید صدقہ ہوئی اور وہ ہوی قربان — وہ عید گہر مین جو آئی سبہی سجائی ہوئی

اگرچہ سیکڑون دیوانہ سان ہین پروانی — ای شمع و شرق ہم ہی ہین لو لگائی ہوئی

وداع حسن ہی آنکی فدا کی گالون پر — سحر قریب ہی شمع جہلملائی ہوئی

کہین نہ چونک پڑین خفتگان خواب عدم — حضور خاک سی دامن ذرا اوٹہائی ہوئی

نظر مین سختی محشر کو وہ نلائینگی — تری جفا کی جو ہین جان غم اوٹہائی ہوئی

کہین فساد نہ برپا ہو عاشقون مین وا — وہ مطر فتنہ کا پہرتی ہین پہر لگائی ہوئی

بیان کچہہ تو کرو حال فرقتی دل کا
پہ کس خیال مین بیٹہی ہو سر جہکائی ہوئی

۱۱۸

تری کوچہ مین ہوا جان مرا مدفن ہو جای — باغ مین بلبل نالان کا نشیمن ہو جای

اتنا وہ کافر بدکیش سمایا دل مین — یون اگر ہاتہہ مین تسبیح تو سمرن ہو جای

ہر مین وہ ہاتہہ مین جام اور گہٹا ہو گہنگہور — ای فلک ایکا مبارک مجہی ساون ہو جای

واہ ری خوبی قسمت نہیں اپنا کوئی
سمجھوں دوست اگر دل کو تو دشمن ہو جای

کچھ بجز تیری نہ دیکھوں وہ تجلی دکھلا
دل ویران یہ مرا اودی امین ہو جای

منع کرلی ہو مری آلی کو گر جا بجہان
ہی یہ انصاف کہ غیروں کی بہی قدغن ہو جای

توبہ کر سکتی ہی افلاک پہ نغمی زہرہ
تیری تصویر اگر دیکھ لی جوگن ہو جای

چھیڑ کر دل کی ہیں پردو نکو سناؤں احوال
دل غمدیدہ و ناساز جو ارگن ہو جای

اصفہانی تیری ہر ایک پہ جوہر کہلی ہیں
گر مقابل نگہہ یار کی چتون ہو جای

ہوں وہ غمناک اگر صحن چمن میں جاؤں
زمزمہ بلبل خوش لحن کا شیون ہو جای

تو وہ معشوق حقیقی ہی مجسم اعجاز
مزبلہ پاؤں سی ٹہکرای تو گلشن ہو جای

سبکو ہووی یہ گمان قفس میں اوٹہی ہے جا
وا جو تیری کبہی پیشواز کا دامن ہو جای

ریت کہتی ہی جو اوس آفت جانسی اید ل
حرف مطلب کا نکہنا کہ وہ بدظن ہو جای

شب مہ میں پی گلگشت جو نکلو گہر سی
جلوۂ ماہ چراغ تہ دامن ہو جای

ہووی کا عوزند امت سی میں سرخی گل
زرفشاں باغ میں گر آپکا دامن ہو جای

جلوہ ماہ نظر ابر تنک میں آئے
زلف شبگوں جو نقاب رخ روشن ہو جای

تو وہ ہی کافر بدکیش جو دیکھی تجہکو
شیخ بہی توڑکی تسبیح برہمن ہو جای

دیکھ پای ترا شبدیز جو وقت کاوہ
ماہ نو نعل گر بسم توسن ہو جای

خوب ہی لطف نظاروں کی اوٹہیں پردی میں
چشم مشتاق اگر دیدۂ روزن ہو جای

ہاتھ آجای جو اکسیر حقیقی مجہکو
مس قلب ہمہ تن تا کہ کندن ہو جای

راہ و رسم اتنی ہی زلفوں سی تری دلکو مری
بال بہی کوئی پریشاں ہو تو الجھن ہو جای

المدد دست جنوں دشت میں پہنچای بات
شہرہ برہنہ پائی مرا ہر جا ہو جای

ہو وین ٹانکی تری مرہم مری زخمون کی لئی
مژہ عیسی مریم تری سوزن ہو جای

تو وہ مقصود حقیقی ہی جو دیکہین تجہکو
شیخ کا ذکر ہی کیا رام برہمن ہو جای

فرقتی اولٹی ہی کچہہ ایسی تو اپنی تقدیر
صحن گلشن مین رکہون پاؤن تو گلخن ہو جاے

۱۱۹

نہین تنہا مری پہلو مین شب بہر سوئی
پہر خلائق جانجان اکدم چمٹکر سوئے

خواہ ہو لاکہہ سی زر کی خواہ ہو سونی سی
جسطرحسی ہو سکی اوسکی برابر سوئے

خوابمین بہی ہاتہہ کب آتی ہی وہ زلف دوتا
ہان مگر جب پکڑ کر کالی کی منتر سوئی

سیکڑون وعدی تری امروز فردا کی ہوی
آج تو بستر مین ذرا ایک بار دلبر سوئی

شاید اپنی نظر و پائمین حیلہ ہی یہی
یاد مین اوس دلربا کی دیدہ تر سوئی

کیا ہی گر دیت آپنی مہر و محبت کی بہت
پہر جب جاتی کہ ہم آغوش ہوکر سوئی

کل کا وعدہ ہوچکا اب سیکلی ہی کل نہین
آج تو سینہ پہ میری ای گل تر سوئی

پیرہا سینہ پہ لگ جاتا ہی وہ مل یاد مین
کہسمساکر جب وہ کہتا ہی کہ ہٹکر سوئی

یہان نہین مطلق خلش غیر ذکی خار غلش کی
لب بلب سینہ بسینہ ای گل تر سوئی

طالع خفتہ ہوی بیدار شاید فرقتی
آج جو اوسنی کہا مجہسی مری گہر سوئی

۱۲۰

کیا مزیکی بات ہی معنی یہہ ہین تاثیر کی
خود بخود وہ ملگئی لی نامہ و تحریر کی

حیف ہی صد حیف تہا بو مین نہ آئی وہ پری
سیکڑون منتر پڑہی تسخیر کی تسخیر کی

ناوک افگن جسی مشتاق ہی سینہ مرا
دیر کیون کرتا ہی ظالم چہوڑ دیجیی تیر کی

دیکہی کتنا ہی جلوہ نسخہ تدبیر کو
نسخ ہو جاتا ہی پر آگی خط تقدیر کی

ہوگیا مجھکو یقین خاک در دلدار کا
جب سے اوصاف ملنی نسخہ اکسیر کے

کیا ہی پیچ و تاب مین ہی یہ دل بیجان مرا
ہین تصور جب سے مجہکو کاکل زنجیر کی

فاتحہ مرقد پہ آکر جب میری اوسنی پڑہا
دفعتہً مین جی اوٹہا معنی یہ ہین تاثیر کی

سنکی نشہ پہ دل بیتاب کی بدنامیان
قیس نکلا تب سے صحرا کا دامن چیر کی

ہے یہی ای فرقتی صبح و مسا حق سے دعا
ہو وہین زایر اکبر ان ہم بہ قد شبیہ کی

۱۲۱

غنچہ خجل ہی آگئی تیری بول چال کی
صدقی ہی زبان کباب دری چال ڈہال کی

مضطرب بستر پہ لیٹی جو سینہ سی آج آپ
ملنی کی کیا نہین کہین جلسہ مین چال کی

لاکہون ہی لوٹتی ہین پڑی عاشقون کی دل
قائل قدم زمین پہ رکہنا سنبہال کی

موی میان یار کی بندش نہوسکی
مضمون لکہی ہزارون ہی دیوانین بال کی

تجہکو خبر نہین دل بیتاب سے کہ ذرا
کیونکر مین رکہ ورن دل تیری آگی نکال کی

موجود گر نہین ہی می سرخ ساقیا
دو چار بوتلین ہی بلادی کہ بنگال کی

کسطرح پر وصال ہو اوس حیلہ ساز سی
بوسہ کو لو اوڑ آتا ہی جہگڑی مین ٹال کی

[illegible]
ہم ہین قتیل اک بت مہوش کی بال کی

اوس شوخ کی اک آنکہ [illegible]
غصہ جو شیر کا ہی تو [illegible] غزال کی

بیوجہ اتنا غصہ بہلا [illegible]
اشراف ہم بہی ہین کہو منہ کو سنبہال کی

کیونکر نہون اسیر بہلا زلف و خال مین
دانہ ہی خال زلف تو پہندی ہین جال کی

کشتہ ہون اک غمزہ ناز ک مزاج کا
مرقد مین رکہنا میرا جنازہ سنبہال کی

ہم مرگئی سنوار کی زلف نگار کو
نادم ہین آستین مین موذی کو پال کی

اوس لیلی وش کی عشق میں تہہ پایہ جیا ہکو — کپڑی مری کفن کی ہون مجنون کی جہا لگی

ای فرقتی وہ ہیں ہی اپنا ہزار شکر
روح القدس تلک ہی ہنی جسکی پالکی

۱۲۲

کوئی ہی کوچہ سی تیری راحت جان دور ہی — بس ہی اک مبتلای درد ہجران دور ہی
فصل گل آئی ہی اور صد حیف جانان دور ہی — تہہ ہی کیسا کہ بلبل سی گلستان دور ہی
کیون ابہی سی کر دیا ہی جاک جامہ صبر کا — ای دل وحشی ابہی فصل بہاران دور ہی
مین ہی وہ عاشق ہون دنیا مین ہین مجھسا کوئی — اپنی یکتائی مین گر وہ آفت جان دور ہی
جاہ غم مین غرق کرتا ہی محن کا قافلہ — جبسی نظرون سی مری وہ ماہ کنعان دور ہی
ای مری اللہ مین ہی کسقدر ہون سخت جان — جان تن مین ہی مگر وہ راحت جان دور ہی
سیکڑون تیغ نگہ سی آج زخمی ہو گئی — ایک مین کمبخت ہون جو آب پیکان دور ہی
گرچہ پیمان بستہ ہون لیکن پلا دی ساقیا — ایک ہی ساغر مین سب وہ عہد و پیمان دور ہی
کیون ابہی سی جوش پر ہی ایجنون تیری بہار — وقت جوشش دور ہی فصل بہاران دور ہی

ولہ

۱۲۳

ہجر صنم مین خوار ہوی بیوطن ہوی — جوگی بنی بہبوت ملا برہمن ہوی
کیا شعر اس زمین مین تری بوالحسن ہوی — الفاظ جنکی زیب دہ انجمن ہوی
قلب حزین سی دور جو خار محن ہوی — کیا ہمکنار آج وہ ناز کبدن ہوی
ہم فاختہ ہوی جو وہ سرو چمن ہوی — شیرین دہن ہوی وہ تو ہم کوہکن ہوی
جب رو بروی چشم حسین زمن ہوی — شرمندہ جی ہی جی مین غزال ختن ہوی
اکدن تو کبہو ہی خلش خار ہجر کو — وعدہ خلاف لاکہہ تری گلبدن ہوی

وہ سنگدل تو کہا ہی مری آہ سرد سی
پانی ہو قلب سنگ مین بدلی شرار کی

ہی شاخ نخل نظم تری فکر فرحتی
کل خوب اس زمین مین کہلای بہار کی

آپکی دل مین کدورت جو کچھہ آئی ہوگی
آنکھہ ملتی ہی مری جان صفائی ہوگی

اپنی کہا کہا نہ رقیبون نی بڑہائی ہوگی
اونکی آگی مری تو قبر گہٹائی ہوگی

اونکو صحبت جو مری یاد کچھہ آئی ہوگی
ہان کہانی مری غیرون سی کہائی ہوگی

اور ون سی وصل مین نفر بر جو آئی ہوگی
بات بگڑی مری غیرون کی بن آئی ہوگی

لاکھہ ہی باتین بناؤ نہین باور آتا
ملنی جاؤ گی تو ہرگز نہ صفائی ہوگی

عرصہ حشر مین ای بت یہ سمجہنا واللہ
ستم و جور کی خالق سی دوہائی ہوگی

جہونکی خوشبو کی جو ہر سمت مین آتی جاتی
پہولون مین آپنی پوشاک بسائی ہوگی

ہمسی پردہ کشش اور ون سی در پردہ نباک
ابکی ملجاؤ گی تو خوب لڑائی ہوگی

مقتضا ہی یہ طبیعت کا تری ای قاتل
تیری عشاق مین گہمسان لڑائی ہوگی

اتنی نفرت پہ ہوا آپکو غیرون سی تپاک
بات بگڑی ہوئی شاید کہ بنائی ہوگی

می ہو ہم تم ہون کوئی رات بہی ایسی ہوگی
جسم یان پہ دو لون کی دولائی ہوگی

ہم سی تہی در ہم بوسہ کی کشش غیرونکو
دولت وصل کہو کیونکہ لٹائی ہوگی

آپ تکلیف نکیجی مرا سر حاضر ہی
بار شمشیر سی جو موج کلائی ہوگی

سہ لئی جور بہی جبتک کہ حلاوت دل مین
جان لیناکہ تمہین جسم نمائی ہوگی

ایسی تو دو نہین ملتو تہمت جو آجاتی ہین
قیمت جنس دل اکچھہ تو چکائی ہوگی

منہ بہو تہا ہی تری انیا سی ایجا نجہان
تیری آئینہ خاطر کی صفائی ہوگی

تخم الفت جو کہین آپنی بو یا حالنا | خرمن ہستی عاشق کی کمائی ہوگی
مشہور ہوتی ہین عاشق سی تمہاری ہر تو | ہم سی مل جاؤ گی جب بات کہائی ہوگی
تیری مہجور کی کیا حال کیا ہوئیگا | اوسکو صورت جو نہ تیری نظر آئی ہوگی
غل ہر اک سمت کو برپا ہی جنون کا اجان | ہماری بیڑی تیری وحشی کو پنہائی ہوگی
ڈر سی رو سکتا نہین ہوت وہ ہنسینگی مجہپر | قہقہہ [illegible] تیری نالون کی ہنسائی ہوگی
سنگ حسرت سی نہ کسطرحسی پسیجا و مین | مہندی [illegible] جو اوس گل نی لگائی ہوگی
سچ یہہ کہتا ہون کہ سنکر وہ تڑپ جائینگی | یہہ غزل اوسکو کسینی جو سنائی ہوگی

مجہکو دہیان آتا ہی اوس فرقتی خستہ کا
کیسی حالت تری فرقت مین بنائی ہوگی

۱۲۶

اگر سرمہ وہ آنکہون مین لگاتی اپنی ہاتہون سی | کلیم اللہ کو وہ طور لاتی اپنی ہاتہون سی
تہوتی پائمالی صدمہ اغیار سی حاصل | رلانا تہا مجہی سو وہ رولاتی اپنی ہاتہون سی
وہ موسم ہی نہ آیا گلشن ہستی مین ای بلبل | چمن مین جہونپڑی صیاد چہاتی اپنی ہاتہون سی
جو کچہہ بہی تجہپہ ہوتا دسترس ای دزد دل مجکو | دل گم گشتہ اپنا ڈہونڈہ لاتی اپنی ہاتہون سی
ہماری خون بہا مین بہانہ غیر کا کیا تہا | تمہین مہندی لگاتی تہی لگاتی اپنی ہاتہون سی
بنای خانہ عشاق کی ہوتی بنا محکم | ہماری قصر دل کو گر وہ ڈہاتی اپنی ہاتہون سی

پہونچتا فرقتی مین گرتا پڑتا اونکی پاہون تک
اگر وہ سر مرا تن سی اوڑاتی اپنی ہاتہون سی

۱۲۷

حق سی قریب رکہتی ہین سبز ارزندگی | ہی اونمین کہوٹ ہین جو خریدار زندگی
کرتی ہین روز وصل مین اظہار زندگی | فرقت مین ہمکو رہتا ہی انکار زندگی

شب فراق میں کیونکر نہ روؤں میں پر دل
برسنا شرط پڑا غالبا گھٹا کی لئی

ہزاروں رستہ والوں کی خون ہوتی ہیں
لو اترو بام سی اے بت ذرا خدا کی لئی

ہیں اشتیاق لحد میں ہوں اس قدر بیتاب
کہ جیسی ہوتی ہی مسافر عزیز پر آ کی لئی

یہہ اختلاط یہہ باتیں نئی طرح کا تپاک
نہ یوں رقیبوں سی پیش آئی خدا کی لئی

سرا بنا ہاسم سی ٹکراتی ہیں اندھیری میں
نقاب منہ سی اولٹی صنم خدا کی لئی

نہ کس طرح سی ہو ما بین زلف و رخ ترتیب
ہی شام پہر سحر اور سحر مسا کی لئی

نہیں نہیں سی ہی ثابت کہ ہو گیا اثبات
علاوہ یہہ ہی کہ الا ہی شرط لا کی لئی

یہی ہی لطف محبت کہ سختیاں جھیلو
بلا ہی شرط ہی اے فرقتی ولا کی لئی

آنکھہ غیروں سی لڑائی دیکھی
اونکی دیدی کی صفائی دیکھی

ہمسی وہ اونکی رکھائی دیکھی
اور رقیبوں سی صفائی دیکھی

چرخ کی یہہ کج ادائی دیکھی
پہر گئی ساری خدائی دیکھی

آنکھوں آنکھوں میں بدلتا ہی مزاج
ہم سی ہاور اون سی لڑائی دیکھی

رحم کیجی تیغ کو رکھہ دیجی
ابہی یہہ نازک کلائی دیکھی

اک بت کافر یہ ہمنی زاہدا
دولت دین کیا لٹائی دیکھی

پاوں پڑ پڑ کر منا یا لعبہ رنج
بات کیا بگڑی بن آئی دیکھی

کرتی ہیں وہ خوشہ دل پائمال
خرمن دل کی لٹائی دیکھی

عین فصل گل میں انکار شراب
واعظوں کی پارسائی دیکھی

آئی آئی پہر گئی وہ راہ سی
بخت خفتہ کی برائی دیکھی

مجھکو استاد جنون کہتی ہین سب — خود ہون گمرہ رہنمائی دیکھئی

عشق اوسکا ترک کیجی فرقتی
ابتو لطف آشنائی دیکھئی

غزل در صنعت مقطوع الالف

۱۳۰

چلی ہم عندلیبو قید ہو کر صحن گلشن سی — یہہ کہہ دیجیو کہ گل دیکھی کبھی ہمکو ہی چلمن سی
دہن سی عشق ہی کہتی ہین مطلب جسم بر فن سی — نہ مطلب نرگس تر سی غرض نی ہمکو سوسن سی
سفر ہم نجف تک فرقتی ہو نجینگی مسکن سی — ہمین ہی عشق ہمدم حیدر صفدر کی مدفن سی
تجہی ہی عشق کس غنچہ دہن سی یہہ تو کہہ ہمسی — خموشی کسلئی ہی یہ کوئی پوچہی تو سوسن سی
نہ ڈر ہی غیر سی نہ خوف مرنیسی ہی کچھہ ہمکو — مگر ڈرتی ہین ہم دلبر فقط تیری لڑکپن سی
جہکی پڑتی ہین ذکر قتل مین شمشیر کی صورت — کوئی پوچہی تو شوق وصل خنجر میری گردن سی
تمہین کیون دیر سی مطلب ہی کعبہ سی غرض کیون ہی — کوئی پوچہی تو ہمدم رمز یہ شیخ و برہمن سی
شروع فصل گل ہی کچھہ نہین کی سیر گلشن کی — سمجھہ گلچین رہیو دور بلبل کی نشیمن سی
ہمین خوشدل کرو روشن کرو شمع لحد جلکر — تمہین مطلب نہین سرو سہی کچھہ میری مدفن سی
نکلو نکر خون دل ہی چشم مین ہو روشنی کیسر — یہی دستور ہی رہتی ہی روشن شمع روغن سی

وہ دولت فرقتی کہتی ہین دلمین عشق حیدر کی
نہین ڈر دزد سی ہمکو نہ ہی کچھہ خوف رہزن سی

غزل ذو القافیتین

۱۳۱

پھولی ہوئی ہین پھول چمن مین بہار ہی — افسوس آج قید محن مین ہزار ہی
سرخی سی پان کی لعل مین آشکار ہی — گویا کہ اوس پری کا دہن لالہ زار ہی

اللہ کیسی درج دہن پر بہار ہی
دندان سے اونکی در عدن بہی نثار ہی

قایم نہین ہی ایک روش پر جو اسکا حال
بسچ ہی جہانمین چرخ کہن بیمدار ہی

گلچین کدہر ہین دامن مقصود پر کرین
افزون ہون اپنی باغ سخن پر بہار ہی

کسو اسطی بپا ہی ہین اشکون کی ندیان
کسکا جہانمین سرو چمن انتظار ہی

پہیلی ہوی ہی نرگس گیسو زمانہ مین
افزون ولی بوی مشک ختن بیوقار ہی

تکتی ہی بار بار جو نرگس بحال زار
گویا جہان مین اسکا دلی انتظار ہی

اک گلبدن کا کشتہ انداز و ناز ہون
گلشن کی طرح اپنی کفن پر بہار ہی

روتی ہی پہوٹ پہوٹ کی ایدل تمام رات
یہ کسکی غم مین شمع لگن اشکبار ہی

ای فرقتی کمال کی دیکہو یہ آبرو
شکر خدا کہ اپنا وطن مین وقار ہی

۱۴۲

خزان کی اور کوئی دن بہار باقی ہی
کوئی کوئی چمنستان مین خار باقی ہی

نہ جی مین صبر نہ دل مین قرار باقی ہی
فقط حضور کا اک انتظار باقی ہی

بٹھایا غیر کو پہلو مین ہمکو خوار کیا
کچہہ اور عاشق شیدا پہ وار باقی ہی

رہ جنون مین اوڑائی ہی خاک اسدرجہ
کہ بعد مرگ غبار مزار باقی ہی

دم اخیر بڑہایا ہی آپ قصہ کو
تمہاری دیکہنی کا انتظار باقی ہی

ہوا شباب مین بدمست چرخ پیر ایسا
شراب ظلم کا اینک خمار باقی ہی

کیا نظر بخیہ جنون کی سپرد
کوئی کوئی جو گریبان مین تار باقی ہی

ضیای طبع صفا فرقتی دکہائیگی
جو کوئی دم نفس مستعار باقی ہی

پاہون ہین رگڑ لا کہ سلاسل سی لگی ہی	۱۴۳	پھر کیا کہین گیسو کی بلا دل سی لگی ہی
لشکر تہا اسطرح سی مجنون کبھی ہوتا		یہ آگ تری پردۂ محمل سی لگی ہی
پڑہتا رہا وہ اسم جو اوس شک پری کا		کیا شب کو طبیعت مری عامل سی لگی ہی
تم گھر کو گئی رات تو یہان ضعف مین ہمسی		دروازہ کی زنجیر بہی شکل سی لگی ہی
مجنون جو بلا گردہی ناقہ کی تو لیلی		شرمائی ہوئی پردۂ محمل سی لگی ہی
چولی کا تصور تری غربت مین جو ہی یا		اک ناگہی پیچہی کئی منزل سی لگی ہی
اک وار مین ابرو کی ہوا فیصلہ دل کا		مدت مین یہہ ضرب مری قاتل سی لگی ہی
کیون ٹکٹکی باندہی ہوئی ہر سو نگران ہی		نرگس تری کیا آنکہہ کسی تل سی لگی ہی
قدر شرفا کچہہ نہین دربار مین اونکی		بس اونکی طبیعت تو ارازل سی لگی ہی
چھوڑونگا نہ تا حشر گریبان قبا کو		گردن مری اب دامن قاتل سی لگی ہی
آپسمین جلی مرتی ہین عشاق جو اک شمع		یہہ آگ جہانمین تری محفل سی لگی ہی
میت کو مری دیکہہ کی مغموم ہین بیٹہی		گو کہتی نہین منہ سی مگر دل سی لگی ہی
حلقہ مین ہوی قید جو یون تیر مژہ کی		پتلی کہین مردم کی تری تل سی لگی ہی
فرقت مین تری ہوگیا اب گورکناری		مدت مین یہہ کشتی لب ساحل سی لگی ہی
کوٹہا وہ ترا ہی کہ جہان عقل و خرد کی		سیڑہی بہی لگائی ہی تو مشکل سی لگی ہی
پروانہ پروانگی پروانون لی بابا		لو شمع کو جب سی تری محفل مین لگی ہی

ای فرقتی لیجائیگی سوا کی محبت
جلنی کی سوی کربوبلا دل سی لگی ہی

پھر بہار آئی ہی پھر سنبل و ریحان نکلی	۱۴۴	پھر وہ گلچین پہری پہولون سی دامان نکلی

کہتی ساقی لئی اگر ہاتہ مین جانان نکلی
پہر نہ مشرق سی کبہی مہر درخشان نکلی

نکل جو کاکلین لپیٹی لو وہ غزالان نکلی
سرو شمشاد وہین چاک گریبان نکلی

گوندہ کر بال جو وہ سوی گلستان نکلی
پہر نہ مٹی سی نہ کبہی سنبل و ریحان نکلی

مرلی دم یا خدایا مرا ارمان نکلی
یہی حسرت ہی کہ کوچہ مین تری جان نکلی

نظر لطف سی دیکہی نہ جو وہ ابر کرم
چشم عاشق سی نکبون اشکو نکا طوفان نکلی

ہی فغان فصل بہاری مین بہی مثل بلبل
گئی خزان ہی جو گلشن مین تو نالان نکلی

ہان اوس گل نی چبایا ہی خدا خیر کری
کسجگہ پر ہی ذرا لعل بدخشان نکلی

دیکہکر کاتب دیوان ازل نی اولٹی
جبکہ محشر مین مری دفتر عصیان نکلی

رگ جان کو مری نشتر سی یہانتک ہی ربط
ہی مرض ہی وہ کہ بجز فصد نہ درمان نکلی

عشوہ و ناز و ادا اور کرشمہ انداز
اک شب وصل مین سو جان کی خواہان نکلی

انکہڑیون کو تری گر دیکہہ بہی پای جانان
خانہ چشم سی ہان چشم غزالان نکلی

ساغر می جو تری ہاتہ مین دیکہی خورشید
عمر بہر خاک بسر چاک گریبان نکلی

گل تر سوکہ گئی خاک مین شمشاد ملا
سیر گل کو جو وہ گل سوی گلستان نکلی

حشر کا لطف دکہائیگی یہہ رفتار حضور
ایکی جانان جو سوی گور غریبان نکلی

بہولون ہی یاد نہ آئی زر گل بلبل کو
اونکی کیسہ سی اگر نقد سنابان نکلی

خوب دانائی مین نادان ہوی حضرت دل
دوست سمجہی تہی جنہین جانکی خواہان نکلی

کانون پر ہاتہہ رکہا ارض و سمائی ڈرسی
رنج اوٹہانیکی لئی حضرت انسان نکلی

بخدا کشتہ اصنام مین آتی ہی ندا
کل جو ہم رند سوی گور غریبان نکلی

ورکئی بجر لی صدقی لو فلک نی انجم
رات چہرہ پہ جما کر جو وہ افشان نکلی

چہچہی کرلی ہین گلشن مین عنادل فریاد — پہر نہ ہم قید گران سی کسی عنوان نکلی

جبنگاہری بہنی قدم اپنی غربتمین رکہا — پانی بوسی کو مری خار مغیلان نکلی

تیر مژگان صنم کا جو ہوا ہون عاشق — ایک دل سی مری سو آہ کی پیکان نکلی

کاسہ می کو تری چہوڑدون ممکن ہی نہین — غرب سی مہر ہی گر ای مہ تابان نکلی

بیگناہ ہون پہ موجب ظلم وستم حد سی باہر — صبح کسطرح نہ پہر چاک گریبان نکلی

اوس پریرو کو مسخر کیا تدبیرون سی — اس زمانہ مین تو ہم رشک سلیمان نکلی

لپ سوفاری دی ہنسکی مبارکبادی — دیکہی جراح لی جب زخم تو خندان نکلی

حیف لی راحلہ اور زاد سفر ہی ہمراہ — دشت وحشت مین عجب لی سر و سامان نکلی

می چلی شب کو اگر دن مین ہو ساغر پہ چلا — رات کو مہر تو دن کو مہ تابان نکلی

بن تری باغمین گہاٹی لگا دل ای گلرو — چہچہی بلبلون کی غیرت سو ہان نکلی

ٹہوکرین کہاتی نہ لیتا نہ پہری کیون غم ہی — غل و زنجیر مین جب یوسف کنعان نکلی

روشنی کرنیکو ہم گل لحد مجنون پر — داغ دل لیکی سوی گور غریبان نکلی

ساقیا ساغر می ڈہلی بلا رندان کو — منہ سی نکلیگی دعا دل کی جو ارمان نکلی

بہولی ہل چل مین سرافیل کو ہی صور کی پھونک — ناز و انداز سی وہ بت جو خرامان نکلی

فرقتی کی ہی تمنا ہی دل سی ہر دم
تیری درگاہ مین جان شاہ خراسان نکلی

۱۳۵

پان مطلب کی کوئی اوسنی نمانی میری — ہای کچھ قدر ستمگر نی نہ جانی میری

خاک بیٹھون تری مجلس مین مین اوشعلہ مزاج — آبرو ہو گئی غم مین تری پانی میری

غیر کا آپ کو ای جان بہانا کیا ہی — خون کی ندی جو ہی منظور بہانی میری

شب فرقت مین اگر تم سی کشش یون ہی ہی — جان ایجان جہان سی ٹہر ہی جانی میری
لو اثر وحشت دل کا مری اون پر بہی ہوا — رات کہو ای رقیبون سی کہانی میری
نکیا وصل کا اقرار نہ بوسہ ہی دیا — ایک ہی بات ستمگر لی نمانی میری
جان تازہ ہین تری ہاتہہ سی پاون ہمدم — اونکی کانون تک اگر پہونچی سنائی میری
جانجان آپ سی کیا حال دل زار کہون — رات تہوڑی ہی زیادہ ہی کہانی میری
دل تمہین دیتی ہین اسواسطی ایجانجہان — آپکی پاس ہی کچہہ تو نشانی میری

بات دلجوئی کی کوئی تو زبان سی کہتا
ہولی گر آتش شوق اوسکو بجہانی میری

ولہ

۱۳۶ عجب ہونٹہون کی اوس گل کی پہبن ہی — کہ جس سی شرمگین لعل یمن ہی
بیان گل کہلا یون جو دہن ہی — زبان پرورد اسم پنجتن ہی
اگر شیرین زبان ہی تو مری جان — تو عاشق بہی ترا فرہاد فن ہی
اوسی شوخی مین دون ہین کس کی تشبیہ — چہلاوہ ہی چکارا ہی ہرن ہی
نظر مین لاتی ہین کب کیمیا کو — ہماری پاس وہ سیمین بدن ہی
عنادل ہوگئی مقتول ہیہات — جو رنگین خون سی گل کا پیرہن ہی
وہ مژگان لیس او وہ چشم خونخوار — اور اوسپر سرمہ آفت کی پہبن ہی
غضب کا اس قیامت کی ہی وہ چال — وہ شوخی جس سی آہو بہی ہرن ہی
تصدق ہین ستاری پہول قربان — عجب اونکی دوپٹہ کی چکن ہی
جلایا چال سی ٹہوکر سی مارا — نیا مہری مسیحا کا چلن ہی

مجھے کیا فرقتی ہی خوف عقبیٰ
دل و جان سی غلام پنجتن ہوں

۱۳۷

شب فرقت ہی اور درد جگر ہی
مسیحا کچھہ ہماری بھی خبر ہی

اگر ای جانجہان تو باسپر ہی
کمند آسا مرا تار نظر ہی

مئی گلگون مجھی مد نظر ہے
پلا اک جام ای ساقی کدھر ہی

دہان پانی یہان لخت جگر ہی
مقابل چشم سی کب ابر تر ہی

وہان تیر افگنی مد نظر ہی
یہان سینہ ہمارا بھی سپر ہی

جو دیکھا دار پر مجھکو تو بولی
کہ یہ نخل محبت کا ثمر ہی

نظر خیرہ ہوی جاتی ہی ادھر
یہ کسکا نور ساطع بام پر ہی

یہان تو دم شماری کی ہی نوبت
مگر ابتک مسیحا بیخبر ہی

دیا خالق نی ہر کامل کو نقصان
نمونہ دیکھلو داغ قمر ہی

ہمارا ساتھہ دی وحشت مین اگر
کہان فرہاد ہی مجنون کدھر ہی

پڑا رہتی دو مردہ اس زمین پر
سنا جاتا ہی اوسکی رہگذر ہی

کہا پامال اب باد خزان نی
چمن کی ہمصفیرو کچھہ خبر ہی

نجف تک فرقتی ہونچینگی اکدن
خدای دو جہان ناصر اگر ہی

۱۳۸

روح قالب مین جو آئی تو قضا بھی آئی
شمع محفل مین جو آئی تو ہوا بھی آئی

مرض عشق تو آیا تھا قضا بھی آئی
درد کی ساتھہ ہی صد شکر دوا بھی آئی

خود بخود کسلئی دل اپنا لیا جاتا ہی
اونکی پازیب کی کانون مین صدا بھی آئی

ملتا ہی عشق مجازی سی حقیقی کا مزا — بت پرستی کی سبب یاد خدا بہی آئی

کہلی ہیشہ کو مری قبر مین وی احباب — پہونچی منزل پہ جو ہم بانگ درا بہی آئی

دار ہین حسرت دیدار مین اپنی آنکہین — نیند ہمکو نہ ذرا بعد قضا بہی آئی

نیچان ہلی کیا سرخی پان لی اوسکی — اور لو خون ہوا کرنیکو حنا بہی آئی

ولہ

۱۳۹ گلشن ہوا آباد صبا پہر نئی سرسی — پہولونسی رہا چین سی بلبل سی شجر سی

اک بت کی تجسس مین جو نکلا کبہی گہرسی — پتہر مری سر پہ در و دیوار سی برسی

مظلومی پہ قاتل کی مری اشک بہا ہی — نکلا جو جنازہ مرا اوس راہگذر سی

ولہ

۱۴۰ یہ کیا بات ای سیمبر ہوگئی — مری موت مد نظر ہوگئی

گہٹا ہو بیگی شرم سی آب آب — روانی پہ گر چشم تر ہوگئی

تنفر نکبولت ہو خلایق سی آج — علائق سی قطع نظر ہوگئی

ستاری جو افشانکی جہنگر گری — رہ کہکشان رہگذر ہوگئی

ابہی لسی ہو لانہا یاد ہجر — شب وصل لو پہر سحر ہوگئی

تری ہجر مین نیند آئی نہین — تڑپتی تڑپتی سحر ہوگئی

دی عنقا کو تشبیہ ادراک نی — یہ موہوم اونکی کمر ہوگئی

چلی ہم بہی اب غرقی کربلا

یہ قصد سر یاور اگر ہوگئی

۱۴۱ بہلا داغ غم کیا مری دل سی نکلی — یہ شمع نہین وہ جو محفل سی نکلی

وصیت یہ کرتا ہون تجھکو مین ہمدم
جنازہ مرا کوئی قاتل سی نکلی

چلی صاف یون خانۂ زہرہ وش سی
کہ جسطرح ہاروت بابل سی نکلی

مری قتل مین دیر ہووی نہ یارب
چھری زیر دامان قاتل سی نکلی

خوشی قید سی ہمکو چھٹنی کی کیا ہو
خزان آئی جب تب سلاسل سی نکلی

مری گہر سی راہی ہوا یون وہ مہرو
نظر جسطرح چشم کی تل سی نکلی

غم لالہ رو داغ دل اشک خونین
یہ کیا کیا گل تر مری گل سی نکلی

عجب لطف کشتو نکا آنکھون سی دیکھا
جو ہم فرقتی کوئی قاتل سی نکلی

۱۲۲

جفا کر کر مکر جانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی
بہلا خون کر کی پچتانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

بہلا بیوقت پر آنا کہین ایسا بہی ہوتا ہی
اندہیری سی چلا جانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

کبہی غصہ کبہی قصہ کبہی رونا کبہی ہنسنا
اشارون مین اوڑا جانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

نہ چھٹکو زلف کو اولجہین ہماری دلکو ہوتی ہی
بہلا سلجہی کو اولجہانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

اری صیاد جل جائیگا اکدن آہ بلبل سی
چمن مین جہونپڑا چہانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

ابہی تو آپہی وعدہ کیا تہا مجہسی آنیکا
مقرر ہو کر مکر جانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

بلانا غیر کو ایجا نجان لطف و عنایت سی
ہمین اسدرجہ ترسانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

ہمہ تن چشم ہی نرگس ہوا ای چشم جادو مین
بہلا آنکہو نکا دیوانہ کہین ایسا بہی ہوتا ہی

نکر ترک محبت اوسکی فرقت مین ہنو نادان
مصیبت مین دل آنا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

پکڑتا ہی عبث صیاد فصل گل مین بلبل کو
دل بیدل کو تڑپانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

نہین او سُننا حجاب ایجا نجان یہ کیا قیامت ہی
شب وصل اتنا شرمانا کہین ایسا بہی ہوتا ہی

ولہ

۱۴۳

خواہش ہی نہ اکسیر کی نی سیم نہ زر کے
چشم دل عاشق کو تمنا ہی نظر کی

غم ہمنی چھپایا بہت اوس پردہ نشین کا
پر آہ شرربار نی عالم مین خبر کی

ای بال ہما شیشۂ مضمون مین پڑا بال
تشبیہ جو سوجی کوئی دم موی کمر کی

طوفان نی اشکون کی مری الغم جانان
ہی کونسی خلقت جو نہین زیر و زبر کی

چٹکر تری افشان کی ستاری جو گری ہین
ہی غیرت افلاک زمین راہگذر کی

خود آئینہ ہو بلبل تصویر کی صورت
تصویر ہی گر دیکہہ لی اوس آئینہ گر کی

توڑا شب فرقت کی درازی کا ہوا دہیان
آواز گہی کان مین جب مرغ سحر کی

جلتی ہین ہزارون در و دیوار سی تیہر
سو دہی ہین خبر ہمکو نہ تن کی ہی نہ سر کی

کس بلبل نالان کی اسیری کی خبر ہی
اشکون سی جو شبنم کی رداپہول نی تر کی

ای فرقتی سوچ تو بہلا ہند مین کیا ہی
تدبیر کرد جلد مدینہ کی سفر کی

۱۴۴

اتراکی ہوی زلف چلا جا جو تو پہری
زنجیر وحشیون کو لئی چار سو پہری

تیر مژہ کا اونکی وہ ناوک نہاد اپہ زخم
سوزن ہی ڈہونڈہتی ہوی جای رفو پہری

صیاد تجہکو دام مین لاینگا بخطر
بلبل چمن مین آکی کوئی دم جو تو پہری

عشاق تیری زہر کی پیالہ کو پیگئی
ہر اک کی دل کو زلف کی ناگن جو چہو پہری

نالہ کئی ہوی ہین تری گرد لاکہہ نخچیر
افسوس ہمسی آنکہہ تری ماہرو پہری

مین رشک بید ناز ہون اک گل کا ہمدمو
بلبل چمن چمن لئی میرا لہو پہری

لطف وصال ملگیا اللہ ری اشتیاق
اونکی پہرمی جو خون نین کر کر وضو پہری

پہو ہچا کوئی نہ بلبل نالی دل کی داد کو
کنج قفس مین نعرہ زنان چار سو پہری

نالہ ہوں کسی عشق کی نہ زلیخا کو کچھ ملا
یوسف کی اشتیاق مین کو کو بکو پہری

آئی خزان مین بلبل نالان جو سیر کو
صحن چمن مین آہ او گلتی لہو پہری

اولجھن ہماری دل سی بہلا جائی کسطرح
شانہ کی راہ زلف سی حیب ہو بہو پہری

ترنیب مین وہ عہد شکن یاد آگیا
نیت مری نماز سی لی ای وضو پہری

اوس شوخ نی وصال مین مہندی لگائی ہی
گردن پہ تیری آج چہری آرزو پہری

آبرو کی بحر عشق سی نکلا ہی دل مرا
قسمت تری جہازمین ای آبرو پہری

اُبگا میکدہ مین وہ میخوار ہر سبر
قسمت جو تری جام مئی مشکبو پہری

ای فرقتی ہزار مضامین ملگئی
جس قافیہ کی سمت پہ طبع نکو پہری

١٤٥

جگہ ہی اونکی سواری سوی گلزار پہری
چار جانب کو لئی باد صبا ہار پہری

میری گردن پہ جو خنجر کی تری دہار پہری
حلق بلبل پہ چہری چل گئی تلوار پہری

ہنوا آج بہی مین آہ شہید غمزہ
میری برگشتگی بخت سی تلوار پہری

نام کو بہی نہ بنا صحن گلستان مین ملا
پہول کو باد صبا ڈہونڈہتی ہر بار پہری

تیری آنکہون کی تجسس مین ہوئی ہیہ حیران
سبکا منہ تکتی ہوئی نرگس بیمار پہری

بوی گل کو نہ میسر ہوا عارض کا طواف
لاکہہ بار آکی تری سایہ دیوار پہری

آئی ہین آج وہ سونی کو مری پہلو مین
تیری تقدیر بہی ای طالع بیدار پہری

لطف حاصل ہوا واعظ نہ مہین بہکانی کا
ٹہوکرین کہاتی ہوئی آکی دستار پہری

تیری در تک کسی صورت نہ رسائی پائی
سر کو ٹکراتی ہوئی آہ شرر بار پہری

آمد آمد جو سنی باغ میں اوس ساقی کی — جھومتی باد صبا نشہ میں سرشار پھری
بل بے جادو تری آنکھوں کا یہ جتنوں کا اثر — پتلیاں پھر گئیں جب چشم فسونکار پھری
کسکی سر میں نہیں سودا تری زلفوں کا پری — سبکا دل جا بجا جہاں زلف تری مار پھری

فرقتی سانحہ ایسا کوئی گذرا کب ہی
عترت پاک نبی بر سر بازار پھری

۱۲۶

خرام ناز سے کیا آفتاب پھرتا ہی — جو اونکی ہاتھ میں جام شراب پھرتا ہی
ہوای آمد فصل بہار جوش پہ ہی — ہر اک طرف لئی بلبل گلاب پھرتا ہی
ہر ایک سمت کو ہی دھوم فیض ساقی کی — چمن میں جھومتا جام شراب پھرتا ہی
چھپا ہی جا کی کہاں روز حشر سی کہدو — تری تلاش میں بس آفتاب پھرتا ہی
ہر ایک نہر ہی محتاج تیری فیض کی بحر — یہ خالی تیرتا جام شراب پھرتا ہی
کسیکی بحر محبت میں یہ بھی ڈوبا ہی — سحاب چرخ جو یون آب آب پھرتا ہی
تن حزین میں اب آمد ہی ضعف پیری کی — بس اب تو ٹھوکرین کھاتا شباب پھرتا ہی
ہوا وسی لطف نظارہ کا کسطرح حاصل — وہ منہ پہ ڈال کی ہر دم نقاب پھرتا ہی
ہنو نا چاہئی مغرور عارضی شی پر — بس ایک چشم زدن میں شباب پھرتا ہی
ہماری عشق کی ہیں بلبلون میں افسانی — چمن چمن سخن لاجواب پھرتا ہی
ہی انتا کون جو اوسگل سی جا کی یہ کہدی — تمہارا عاشق صادق خراب پھرتا ہی
تمہاری کوچہ میں ایجان کبھی نہ آتی ہم — لئی ہوی دل خانہ خراب پھرتا ہی
جو مرتبہ میں ہیں عالی ہی فیض اونکا قدم — ہر اک پہ نور فگن آفتاب پھرتا ہی
ہمارا دود دل اندوزدون اشتعال پہ ہی — لگا نا ریش فلک پر خضاب پھرتا ہی

نہین ہین ہم سبط نبی کی اضافی — کتاب رنج کا یہہ انتخاب پہرتا ہی

امان نہین تری در کی سوا امیر نجف
جہان مین فرقتی دل کباب پہرتا ہی

۱۴۷

چہچہی ہوتی ہین گلشن مین غزلخوانی ہی — فرقتی تم بہی چلو وقت سخندانی ہی

وہ سمجہتی ہین نہین مثل زمانہ مین مرا — آئینہ دیکہکی کس مرتبہ حیرانی ہی

وہ بلاتی نہین تم جاتی ہو اىحضرت دل — اونکی دانائی ہی اور آپکی نادانی ہی

آئی ہی فصل جنون فکر نہین کچہہ دل کو — ہم ہین اور دست ہی اور جامۂ عریانی ہی

اسکی آنکہوںمین تصور ہی لب کس گل کا — کسلئی نرگس شہلا کو یہہ حیرانی ہی

اونکی زلفونکی بناوٹکی جو عالم مین ہی دہوم — موبمو تار بنفشہ کو پریشانی ہی

اپنی دل جاؤ خدا کی لئی ایسی بت سی — عشق مین آپکی جان خاک بہت چہانی ہی

لغو دل نذر کروی ہی لازم تہیر
فرقتی آج شہ حسن کی مہمانی ہی

۱۴۸

زور پر اس مرتبہ اب ناتوانی ہوگئی — آہ پیری سی مبدل سب جوانی ہوگئی

کرلیا ہی ہمنی بہی پتہر کا دل اى جان جان — آپکی عادت اگر ایذارسانی ہوگئی

اسکی مہندی سی نکلتا ہی نہین عاشق کا دل — زلف بہی اونکی بلائی ناگہانی ہوگئی

وصل مین حبث کونہ فرقت بیان مینی کیا — داستان دل مری اونکو کہانی ہوگئی

منزل مرقد پہ جا پہونچی بدولت ضعف کی — خضر راہ چارہ سازی ناتوانی ہوگئی

اندنون اى فرقتی اپنی سخن کی دہوم ہی
شہرۂ آفاق اپنی خوشبیانی ہوگئی

۱۴۹

تری تاثیر کیون ای نالہ شبگیر اولٹی ہی
تری تاثیر اولٹی ہی مری تقدیر اولٹی ہی

پیام وصل غیرونکی زبانی اونکو بہجوا ای
مقدر اسکو کہتی ہین مری تدبیر اولٹی ہی

ہمین تو ہر کہان اغیار سی یون گرم صحبت ہو
کہین کیا ہم تری مت ای بت بی پیر اولٹی ہی

بنا یا آپ آئینہ ہوی عالم کو حیرانی
سکندر دیکہہ آئینہ تری تصویر اولٹی ہی

یقین ہی طائر دل کا ہماری فیصلہ ہوگا
جو اوسنی آستین اپنی پی نخچیر اولٹی ہی

ہین گرد رخ جو زلفین عاشقونکو پہانس لیتی ہین
تمہاری مصحف عارض کی یہہ تفسیر اولٹی ہی

نہین اولٹی فقط تم عاشق شیدا کی اجانی
مری قسمت مری راحت مری تقدیر اولٹی ہی

قفس مین بند ہی بلبل گل تر ہیچ کہانی ہین
نہ ایسی ہی کسیکی فرقتی تقدیر اولٹی ہی

۱۵۰

گرا دل بحر الفت مین نکالی آکی یہان کوئی
پڑا ہی چاہ مین یوسف نہین ہی کاروان کوئی

مثال دل نہ دیکہا اس جہان مین میزبان کوئی
غم جانان سا پایا ہی نہین ہی مہمان کوئی

ذرا مڑکر تو دیکہو جان جاتی ہی کہ مرتا ہی
چلا جاتا ہی پیچہی ہی پر برو سایہ سان کوئی

سگ کوی صنم تک ایکی صورت رسائی ہو
برای نذر لیجای ہماری ہڈیان کوئی

مرا دل یاد جانان کو جو خوش آیا ہی کیا باعث
نہین کرتا پسند ای ہمنشین اوجڑا مکان کوئی

بدلتا ہی مہ و خورشید کا پہاہا جو روز و شب
فلک کہتا ہی دلبر ہمہ ہو داغ نہان کوئی

صدا شیشہ سی قلقل کی ہی ساغر چہلکاتا ہی
سوی میخانہ کیا آتا ہی ای پیر مغان کوئی

نہین چہٹتی کبھی ہم ایکی برس ہی قید آفت سی
قفس مین آکی سنتا ہی نہین ہی داستان کوئی

ہمین سودا بڑا اندوزدن ایسا عشق گیسو کا
رسن لایا ہی کوئی ہاتہ مین اور بیڑیان کوئی

بہلا کسطرح گلگی گل کری کس سی بیان دل کا
قفس مین بند ہی بلبل نہین ہی ہمزبان کوئی

عبث فکر لباس ای ہمنشین وحشت مین کرتی ہو
اوڑا دی جیب و دامن کی ہماری دھجیان کوئی

یقین ہی حال پر میری وہ بیشک رحم کہاینگا
اگر صیاد سی جا کر کہیگا داستان میری

جنونکا شور ہی دلمین ہوہی نخل وحشت کا
شروع فصل گل ہی اب پنہا دی بیڑیان کوئی

عبث گرد گل تر آشیانہ کو بنایا ہی
جلا دیگا چمن مین عندلیبو آشیان کوئی

عجب غنچال مین جا کر رہنا ہی کیسی الجہن ہی
ہماری تار دل کی آہ کہولی کتھیان کوئی

یہی کنج قفس مین رو کی کہتی ہی سدا بلبل
الہی مبتلای غم نہو یون بی زبان کوئی

برابر دانہ زنجیر کی آواز آتی ہی
ہوا ہی دشت وحشت آکی تیرا میہمان کوئی

ہماری نالہ شبگیر اکدن رنگ لائینگی
بنا پیدا کریگی دود دل سی آشیان کوئی

کسیدن بازیان پیر فلک سب بہول جائیگا
اوڑ آئیگا جو دود آہ سی تیرا دھوان کوئی

بہلا کیونکر کہین ای **فرقتی** حال کمال اپنا
نہین کرتا ہی عالم مین ہمارا امتحان کوئی

۱۵۱

نخل دل مین مری بیل عشق کی اول آئی
پہلی جسطرح سی گلزار مین کونپل آئی

چونک اوٹھون کبہی بستر پہ نہ پہر کل آئی
یاد سوتی مین جو ایجان ہمہ بیکل آئی

دیکہہ پای تری گیسوی مسلسل جو کوئی
بن تری دل کو نہ ایجان کبہی کل آئی

اونکو اکبار سب عشاق لی سر نذر دی
ہاتھ مین تیغ لئی جب سوی مقتل آئی

مشکلین ہند ہجائین شب تار مین اوٹھنا ہو محال
خواب مین بہی جو نظر زلف مسلسل آئی

یون مضامین کا ہی انزون طبیعت پہ ہجوم
جسطرح جہوم کی برسات مین بادل آئی

سرسان ہنگی اور طور کا سامان دیکہا
ہمنشین آگ مین لو عشق کی ہم جل آئی

سر کا کیا ذکر ہی با ہو لنسی نہ ٹہکرا ئین کبہی
درد فرقت مین اگر سامنی صندل آئی

اس کی جو کوئی راہ چلی ای ہمدم — ... عالی کی طو... لی مشعل آئی

بل بی تاثیر محبت اسی کہتی ہین عشق — بال ہات دل مین پڑی جبین پہ جو وان بل

جام گر ہاتھ مین وہ ساقی دوران لیلی — چومنی جام کا منہ شوق سی بوتل آئی

تیری دیوانی جو وحشت مین کرین منہ سوی دشت — پیشوائی کی لئی شوق سی جنگل آئی

آنکہین دو چار جو نرگس نی کئین الله ری باغ — پہول گلزار مین پاہونکی تلی مل آئی

چادر برگ مین گل ہوگئی خجلت سی نہان — سوی گلزار جو وہ ڈال کی آنچل آئی

اونکو بہولی سی جو ہو سرمہ لگانی کا خیال — مشعل خور کا وہین چرخ سی کاجل آئی

گر ہووی سر بالین وہ مسیحا اپنی — نیند تجہیز نہ ذرا تکیہ مخمل آئی

بار ور آرزوی عاشق بیدل ہووی
نخل جانان مین جو ای فرقتی کوپل آئی

١٥٢

ہمکو وحشت مین ہوا بہائی ہی کہسارونکی — سیر خوش آتی نہین شہر کی بازارون کی

جہومتی پہرتی ہین گلشن مین گہٹا کی صورت — شکل بدلی ہوئی ہی آپ کی میخوارون کی

تم نہین آئی تو کیا غم ہی شب فرقت مین — ڈاک بیٹہی ہوئی ہی یاد کی ہرکارون کی

کہولدی کنج قفس رحم ہی لازم صیاد — شکل تو دیکہہ ذرا تازہ گرفتارون کی

تو مبارک ہو کہ گہایل ہوا دل عاشق کا — چار جانب سی صدا آتی ہی سوفارون کی

یوسف آیا سوی بازار تو بولی یہ عزیز — ای زلیخا ہی یہ تقدیر خریدارون کی

سانحہ باد مخالف نی دکہایا کیسا — دفعتاً شکل مبدل ہوئی گلزارون کی

مال آقا کی خرابی کو سمجہتی ہین حلال — یہی عادت ہوئی ہی ابکی نمکخوارون کی

جب سی دیکہا ترا جلوہ یہ تو سونی مین — آنکہین ہر شب کو کہلی رہنی لگی تارون کی

ہجر میں مصحف رخسار کی یہہ صورت ہی — سو تیں چاک ہوئیں قلب کی سیپاروں کی

فرقتی تم ہی چلو کرب و بلا کی جانب
یہی آتی ہی صدا شاہ کی سرداروں کی

قصائد

قصیدہ در مدح جناب مسٹر پاولی صاحب بہادر قایم مقام جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع مرادآباد

منم آن کامل دوران کہ بہ تشبیہ چو ہلال — نبرد نام تمامی مہ کامل ز کمال

ومبدم وقت سحر در فلک طبعم ہست — گاہ بیگاہ نیاید بگمان وقت زوال

ثابت فکر و سیار فلک علم و ہنر — تا بد از فرحت و عشرت بنگہ بدر مثال

فرقدان فرق نہادہ ز سر عجز و نیاز — پیکران پیکر تصویر ندارند مجال

دور دوار فلک بر سر امداد و ظفر — چرخ چرخ فلک پیر باعزاز و جلال

این زمان مطرب و ساقی بکجا اند بگو — ساز امید سراید بدہد جام مآل

میر مجلس بکجا ہست بیاراید بزم — شکر حق جملہ مو اد است مہیا الحال

سببی چیست بگو از رہ فطنت عاقل — آن ہمالست بگویم ز تو ای نیک مآل

کہ شوم مدح سرا از پی ویلی عقیل — تا بیابم شرف و عز و ترقی و جلال

شکر حق تیر دعایم بہدف باز رسید — کہ ہمہ خواہش من زود رسیدہ بکمال

اغر برج عطا نیر اقلیم سخن — خسرو عشرو فا گشتہ علی کل الحال

عاسی عصر مسیحای زمن جب مریض — مرہم زخم جراحات پی سوختہ بال

بہر لی چارہ ولان چارہ و قوت بقوت — خستہ حال است بہر حال زجودش خوشحال

آن محیط کرم و جود و نوال و احسان — تلخ کام ست ز فیضش لب آب زلال
جام جمشید کجا ساغر امید کجا — در شهوار نباشد گهی همسلک سفال
انتظام است نه نزدش چو غلام کمتر — منتظم گشته پی خلق ز اعطا و نوال
مرجع عالم و ماوای جهانست و ضمیر — او ست رمال و منجم که ازو گیرد فال
آن چنان تازه شده فیض نسیم خلقش — میرساند بچمن کار صبا باد شمال
یا الهی صد و سی سال بماند قایم — بجهان باد فزون دولت و اقبال و جلال

عاجز فرقتی مشتاق قدمبوسی هست
کن اشارت بمن ای حاکم فرخنده خصال

قصیدهٔ در مدح جناب مسٹر پالویلی صاحب بهادر قایم مقام جناب صاحب کلکٹر بهادر ضلع مرادآباد

جهان جهان بجهان کار ازغنون برپا — چمن چمن بچمن صوت بلبل شیدا ۱۵۴
سرود زمزمه قمری ادای سخن — بهار رو کشن لبان بلبلان ادا
شداست نغمهٔ خوش ناله اسیر قفس — ردای مژدهٔ فرحت پی گل زیبا
بحال فاخته آمد بقال قمری هم — به نغمه بلبل شیدا گل چمن بادا
زحال چنگ هویداست لحن داؤدی — جهان بچنگ مغنی عیش نغمه سرا
جلاجل سحر و شام هر عیش و طرب — رباب لیل و نهار است بردهٔ بینا
نگار و هر بهار فضای نقش و گل است — صدای نغمهٔ ناهید چرخ شد پیدا
نی و سرود سرایند مطربان چمن — بساط فرحت و عشرت بباغ گسترده
شداست از پی قانون تازگی و بهار — چه زخمه زغمه منقار بلبل شیدا

گرفت تار بنفشه صنبای تار شعاع
کشید بر سر گلشن بساط عیش و فضا

برای کیست چو پرسیدم از خرد ناگه
خطاب از ره لطف آمده که ای دانا

چراندانی که این عیش و زمزمه چیست
که هست حاکم با رونق سریر عطا

که نام نامی او ویلی نکوکردار
همای اوج شرف نیر سپهر وفا

کرم مجسم و عالی همم شریف نواز
دریگانهٔ دریای علم و حلم و سخا

مراد عاجز و وامانده مرجع عالم
کفیل خسته و بی پر نهال باغ عطا

دلیل راه عدالت مزیل جور و فساد
نبیل اهل فطانت جزیل اهل صفا

سپهر عنایت پناه اهل جهان
چراغ راه عدالت ضیای چشم صفا

حقیر فرقتی مداح همچو تو ممدوح
دعای جاه و شرف میکند بصبح و مسا

الهی تا صد و سی سال قایمش وا داد
بحق عیسی مریم بکن قبول دعا

اشعاریکه بخدمت جناب مسٹر پال ویلی صاحب بهادر قایم مقام جناب صاحب کلکٹر بهادر ضلع اداباد قبل از ملاقات ارسال داشته شد وبعد ملاقات دو قصیده مذکوره درشان وی گفته شد

۱۵۵

کفیل شرافت خلایق نواز
لعبش چو گنجشک شد باز باز

متانت فزون شد ره وهم و قیاس
صور های عقل و ذکا را لباس

جوانمرد و عالی همم ذی شعور
بدریای علم و فنون عبور

فلک گر شود سخش دریا مداد
فزون تر شود وصفش از حد یاد

همان کیست عالی نسب ای خرد
بگو نام نامیش از جد و کد

ز توشیح یابیش نام بلند
زبانت بمدحش شود ارجمند

مراد غریبان آب جهان
سترگ زمان و پناه امان

تونگر طبیعت ظهور شیم
شفیق رعیت سراپا حشم

پر بی پران و سکندر زمن
امان سنجل کدورت شکن

نوای ظفر صاحبی پر شکوه
وقارش بود فرض بر حق پژوه

بیار و یمین است در تحت او
لبالب شده فیض او چارسو

یلان گذشته چو خاشاک آب
چه رستم چه سام و چه افراسیاب

چنین است حاکم چو اندر جهان
چگونه نه نازد زمین و زمان

بگو حال دل فرقتی نکو
چنین است حاکم بگو باز گو

سلاطین پیشین هنرمند را
عطا کرد اعزاز و اکرام و جا

معاش و صلاح و سپر داده اند
ز درگاه خود مال و زر داده اند

هنرمند حکام والا تبار
منور نموده مه و مهر وار

بشوق حضوریت حاضر شدم
نه دیگر تمنا بدل داشتم

بجز شعر دیگر وسیله نبود
سلامیت را هیچ حیله نبود

نه امیدوارم ز آز و نیاز
بجو اهم صلای سخن باز باز

زمیدارم از فیض عام علا
بشوق هنرمندیم مبتلا

که هر جا چو یابم هنرمند را
رسانند باو اشتیاقش مرا

ازین وجه حاضر بخدمت شدم
که چیزی بجویانم و هم بشنوم

نه این شکل زان قدر دان آمده
مگر منعکس این قضیه شده

چنین امر از راہ لطف پذیر شد — که در وقت روانیش تاخیر شد
دعای بجز ان فرقتی بر زبان — برای چنین حاکم قدردان

خدایا ز انصاف نصفت مآب
بیا با جناب گورنر خطاب

رقعهٔ منظوم حسب فرمایش سید رضا

مشفق عالی عزیز بیشتر قرین — مونس و مخلص میان ذاکر حسین
آفتاب برج توقیر و کمال — کوکب رخشندهٔ جاہ و جلال
نیر برج فتوت باصفا — گوہر درج مروت بی بہا
نخبهٔ احباب عالی مرتبت — قدوهٔ یاران معالی منزلت
دیدهٔ چشم محبت بی غبار — مردم عین بصارت ذی وقار
آشنا پرور محب بی ریا — گوہر سرچشمهٔ خلق و وفا
عرض کرتا ہی رضا با صد نیاز — اشتیاق قلب ای مخلص نواز
خیریت سی ہی یہ مہجور حزین — غم بجز دوری مشفق کچھ نہین
چاہتا ہی ہر گھڑی یہ خستہ تن — آپ کی صحت برب ذو المنن
خیریت سی آپ عالم مین رہین — دمبدم جام محبت کو پئین
اشتیاق دل بیان ہوتا نہین — ایک شمہ بھی عیان ہوتا نہین
کیا لکھون فرقت کی مین اب واردات — گوش دل سی سنئی ای والاصفات
دوستو نین دن تو کٹتا ہی آہ — کرتی ہی شب خانهٔ دل کو سیاہ
ہون قلم اشجار اور دریا مداد — اسپہ بھی لکھنا ہو حسب مراد

بعد مدت آپ نے اے خوش نہاد
نامۂ والا سے فرمایا ہے یاد

ہے سواد حرف یا مشک ختن
عطر آگین ہو گیا سارا بدن

ز غم فرقت اور ترقی یک بیک
جان کہٹ کر آ گئی ہونہٹوں تلک

کی مضامین نے مسیحائی مری
بچ گئی جان اور تسکین ہو گئی

خیر گر باقی ہے یہہ جان حزین
تو ملاقات ایکدن ہو گی کہین

کچھ نکچھ تو ایسی صورت ہوئیگی
جو میسر پہر وہ دولت ہوئیگی

یاد رکھیے کار خدمت سے مدام
اے محب خاص باقی والسلام

رباعیات

رباعی

اوصاف محمدؐ کو علیؑ سے پوچھو
شان اسد اللہ نبیؐ سے پوچھو

انکی یہہ شناسا ہین وہ اونکی ماہر
ہیری کی قدر جوہری سے پوچھو

رباعی

کس کس کا کرین رنج کسے یاد کرین
کسطرح سے دنہین کبہی فریاد کرین

کیا لطف ہے زندگی کا دنیا مین بہلا
مر جائین عزیز دل کو ہم شاد کرین

رباعی

ہر درد کا نام مرتضی شافی ہے
ہر رنج مین باللہ کہ یہہ وافی ہے

ہمنام خدا علی علی نام خدا
اور راد کی واسطے علی کافی ہے

رباعی

رت بھی پھری موسم بھی پھرا سال پھرا
ماضی گذرا زمانہ حال پھرا
افسوس یہ انقلاب دیکھی سب کچھ
اوس حال سی ابتک نہ ترا حال پھرا

رباعی

ہر چند بہت ہی مجھ جیسی نان مانوس
پھر ملنی سی اوسکی دل ہی میرا مایوس
اغیار ہین ساتھ اوسکی اسطرحسی آہ
ہو شمع کو جسطرحسی گھیری فانوس

رباعی

ہم دور جو وہ رشک چمن ہو دینگی
سب پھول مری داغ کہن ہو دینگی
جس وقت ترنگ مین بھرینگی ہم رند
ای ساقی تری نشہ ہرن ہو دینگی

رباعی

دس بجگئی گیارہ کا عمل آیا ہی
اور آپ کی آنی مین خلل آیا ہی
کر آتی نہین دیکھی آکر صاحب
پہلو سی دل زار نکل آیا ہی

رباعی

بلبل مین نہ عشق اور نہ گل مین بو ہی
نہ سرو پہ قمری کی صدا کو کو ہی
ہر اک مین ہی ای کریم جلوہ تیرا
ہر چیز مین ہر رنگ مین تو ہی تو ہی

رباعی

افلاک کو خالق تگ و دو تیری ہی
خورشید جہانتاب مین ضو تیری ہی
حیرانی سی کہتا ہی یہ پروانہ
مین جلتا ہون پر شمع کو لو تیری ہی

رباعی

گلشن نہ گل نہ گل مین بو باقی ہی
موتی مین چمک نہ آبرو باقی ہی

دیکھا جو یہہ انقلاب ثابت یہہ ہوا | فانی ہی ہر ایک اور تو باقی ہی

تواریخ

قطعہ تاریخ وفات جناب ممتاز العلما مجتہد العصر والزمان جناب محمد تقی صاحب قبلہ نور اللہ مرقدہ

عالم و فاضل و ذکی بود محمد تقی | سوی جنان ازین جہان رخت عدم چو آہ بست
نالہ کنند مومنین گزنہ دل بشور و شین | گفت سروش فرقتی منتی جہان رفت آہ

تاریخ کتاب نیرنگ زمانہ از تصانیف خلاصۂ خاندان مصطفوی نقاوۂ دودمان مرتضوی زبدۂ علمای ماسلف نخبۂ فضلای باشرف رئیس المتکلمین سلیم المتفقہین شاعر بیمثال کوکب رخشندہ برج کمال مقبول زمن مولوی السید اولاد حسن صاحب خلف الصدق جناب مولانا السید محمد حسن صاحب سلمہما اللہ ذو المنن

جناب قدوۂ ارباب تدقیق | صداقت کیش و شاہ رایقب بود
نبیل و اشرف و ممتاز و دانا | سلیم ما خفیہ آل طاہا
خبیری کاملی یکتای دوران | مبنی عالمی ہمتای سحبان
در تابندۂ درج معانی | مہ رخشندہ برج بیانی
کلام از بہر او بہر نظم است | بلاشک آن در و این بحر نظم است
معانی را بدو پیوند وصلی | کلامش حاوی فرعی و اصلی
طبیعت گوہر معنی و او بحر | لَہٗ عِلْمٌ ھُوَ لِلْعِلْمِ فِی الدَّھْرِ
ریاضی دان در دریای منطق | وحید عالمان حال و سابق

چو اسم پاک اولاد حسن هست | ز اولاد رسول ذو المنن هست

سپهر فضل و علمش مثل خورشید | خدا او را بخشد عمر جاوید

دل و جان جناب مقتدانا | امام عصر مولائی زمانه

سمی صاحب الامر است در خلق | حقیقت رحمة الله است بر خلق

بایشان اقتدا دارم بصد دل | امام ماست او هادی و عادل

پدر در فضل مشهور زمانه | پسر در علم معروف و یگانه

کتابی یادگاری کرد تصنیف | بوصفش هست عاجز پای توصیف

سطورش غیرت سلک لآلی | گذشته از فلک عالی خیالی

حروفش نونهالان گلستان | سواد نقطهایش سنبلستان

دوائر رشک دور ساغر گل | معانی بر گل الفاظ بلبل

مضامین علا از عرش و راست | مثال کهکشان بین السطور است

خطوطش رشک سواد گیسوی حور | جداول گرد آن نور علی نور

مدادش خجلت ده تار بنفشه | شگفته تر ز ازهار بنفشه

حنائی رنگ صفحش چون زر خور | معانی در حروفش در صدف دُر

گذشت از نظم بر دین انتظامش | که نیرنگ زمانه هست نامش

چنین نیرنگ عالم کس نگفته | بهر کنجش ریاحین بر شگفته

برای خلق عبرت هست در وی | بی بینا بصیرت هست در وی

کسی کو نکته گیرد ازین خوان | حلاوت یابد از ذوق فراوان

همین الفرقتی ز ضد است به سخن | که گویم بهر آن تاریخ احسن

شروع اول کنم تاریخ آغاز ‏— کنم رخ سوی سال ختم آن باز
بوقت فکر گوید ملهم غیب ‏— که این تاریخ نادر هست لاریب
بنیرنگ زمانه هست سالش ‏— ز زبر و بینه با بر خیالش
عدد اول بکن از بینه سر ‏— ز زبرش زبر و بین بار دیگر
چو ماند بعد بین زبر اول ‏— عدد بشمار و باطرز اسهل
پس آنگه میم و نون چون طوسابق ‏— بکن دور از همه کاید مطابق
بیفگن از الف زبرش هر بیج ‏— که خیلی هست در تاریخ توضیح
سن تاریخ وی سنگر که بعدش ‏— هزار و دو صد است آن بالتفسیر
پس انهدم گشت تاریخش بندرت ‏— بشان نو بطرز نو بشوکت
برای ختم آن چون فکر کردم ‏— بگوشش هوش هاتف گفت آندم
که ای طبع مصفا نیک و عارف ‏— بگو تاریخ ختمش از مصنف
سلیمٌ انتَ فهّامٌ لبیبٌ ‏— عجیبٌ هست منظم با غرایبٌ ۱۲۹۷

تاریخ کتاب تواریخ امروهه حسب الارشاد معلی القاب جناب ویٹوی صاحب

قایم مقام صاحب کلکٹر بہادر ضلع مرادآباد

کتاب تواریخ اصغر حسین ‏— مرتب نموده بصد زیب و زین
زجهد حکیم ممتاز علی ‏— طبیب و لبیب و لئیق و ذکی
بنجر بر مومن حسین صفی ‏— زهی خوشنویس خفی و جلی
ز فرمان عالی والا نسب ‏— متین و حلیم معالی حسب
[illegible] چو رستم بصولت چو شیر ‏— شجاع و غیور و هزبر دلیر

عدالت ز انصاف عالی بلند — چو نوشیروان عادل ارجمند

غلط بل ز انصاف نصفت گزین — شهنشاه نوشیروان خوش جبین

چه افراسیاب و چه اسفندیار — همه سرنگون و همه شرمسار

مسیح زمان و بوی نام شان — بود دام اقبال در جهان

چو شد مرجع خاص و عام این کتاب — سر دستی چنین کرد ناگه خطاب

که

کای فرقتی فی البدیهه بگو
تا بود آب الفوا[?] تاریخ او

تاریخ چاه معمورهٔ سید باقر حسین تعمیره بمقام جعفرآباد

چون بنا کرد باقر و شاکر — یاور و عابد بکم[?] باهم

چاه یک در مقام جعفرآباد — دائما باد یا خدا آباد

سال او از تواخی الاعداد — پس بگیر از حروف باقر باد

چون چهارند بالی و مختار — عدد با بزن بسمت چهار

حاصلش فرقتی نویس و نگر — یکعدد از الف ز راه دگر

ضرب آن یک بدو و دو بچهار — حاصلش هم نویس دیگر بار

بعد ازان نصف نام کن تقلیب
از تواخی شمر خبیر و لبیب ۱۲

تاریخ تقرری تحصیلداری حکیم امجد علی خان صاحب اشعار رقعه

خان اعلا شان و والا منزلت — [illegible] ذی الشان ذی اعلا مرتبت

عرض دارم بعد تسلیم نیاز — بنده [illegible] مهربان مخلص نواز

قطعهٔ تاریخ تعمیر مکان حکیم محمد امجد علیخان

آن حکیم متین و عالی شان — نخبهٔ خلق صفوهٔ دوران

چون بنای مکان کرد شروع — او لا سوی باب کرد رجوع

به عمارت عمارت نیکو — پست اوج فلک ز رتبهٔ او

[illegible] دیوار شکل آئینه — که نظیر و مثل هر آئینه

تا قیام جهان مکان و مکین — باد آباد دائما آمین

بهر تاریخ [illegible] چون کردم — هاتف غیب گفت در گوشم

پس [illegible] — دار فخر زمانه باب سجل ۱۲

تاریخ [illegible] سید محفوظ علی صاحب سررشته دار و سید فضل حسین وکیل

اپنے [illegible] کی چاه محفوظ — نصیر تشنگان جادهٔ فیض

ہوی تاریخ کی جب فکر [illegible] — کہا دل نی زہی یہ چشمهٔ فیض ۱۲

تاریخ تعمیر مکان پرستشگاه مقام بالسن پو معروف سکهباسی لعل دفتری ضلع الہ آباد

چو سکهباسی بنا کرده مکانی — پرستشگاه با صد شوق و همت

ضیای مردم دهر زمانه — شده قلب برہمن جای منت

سن تعمیر او از روی ادراک — خرد گفته که فخر اہل ثروت

قطعات تاریخ طبع دیوان

تاریخ از نتائج طبع صفا سید حسن المتخلص بضیا وکیل عدالت شاگرد

خلف جناب مفتی صاحب مدظله العالی

چو دیوان جناب قبله ما | مرتب گشت با طرز مصفا
خیالم شد که مطبوعش کنانم | چو نگ در خاتم طبعش نشانم
من بیچاره شکر حق چگویم | بحمدالله برآمد آرزویم
که از سعی بلیغ خان نامی | شده مطبوع با طبع گرامی
چنان خانی که قدرش هست عالی | ز حد مدحت و نازک خیالی
ز طبعش اهل معنی شاد گشتند | بناهای هنر آباد گشتند
عزیز دل بی یوسف جمالان | سرور خاطر نازک خیالان
حروفش رشک ریحان گلستان | نقاطش چون نگین در تابان
خط خوشخط بیاض مه جبینان | مضامین چهره آرای حسینان
در مضمون او رشک لالی | که هر شعر از تناسب [illegible]
ز هر مصرع قد شمشاد کاهید | شده حلقه بگوشش ز ناهید
همین گویم تاریخش ز اسمش | چه تاریخی که در هست قسمش
ز زبر و بینه تاریخ گفتم | بلاشک گوهر نایاب سفتم
عدد اول ز زبر و بینه آر | ز زبر و زبر بین با شمار
پس آنگه زبر عینش باز کن سر | ز هر دو یایش بتین بار دیگر
شده تاریخ ایندم بر ضیای | که از حد بیان بیرون شمار

تاریخ از نتایج طبع عالی [illegible] زبدة العلما عمدة الفضلا
رئیس المتکلمین سلیم المحققین شاعر رنگین بیان نیر تابان [illegible] ج

بیان تخمۂ کملائی زمن مولوی السید ابو الاحسن صاحب خلف الصدق جناب مولانا السید محمد حسن مد ظلہ

ایها الخلان قوموا اشکروا ۲ للاله الا وحید الترمذی

انه بالطبع قد وصل هنا — نظم من تتمة بالفرقنی

اصله من سادة وائمة — واسمه کنیته مولانا علی

واسم الخلق الشریف الاشرف — طیب النفس المعم الصغری

شاعر فکه فصیح مدره — بارع متوقد نبول ذکی

صائب الرای النبیل فطرة — صاحب اللطف الخفی والجلی

ادن طبن اریب کاتب — لوذعی المعی یلمعی

صفوة السادات عمدة جمهم — السمیدع والکریم الاریحی

وهو بالبرهان من اجداده — سالک سبل الطریق المستوی

کیف لا اثنی علی ابلاغه — والالف منه ظاهر للخلق لی

نظمه سمی العقیق لانه — لامع کالبدر عند الجوهری

من هنا یفدی البها فیت علیه — اخبروا الی این ابن العسجدی

فهم ما فیه المضامین العلی — لیس بالاخری لذهن المنتهی

کل معنی نادر مستغرب — فی المصاریع کدری مضی

قلت تاریخا سلیم لطبعه

راع بالطبع کلام الفرقنی

وله ایضا

ختم شد طبع ابن عقیق صاف ۳ ای سلیم است وی که معدن عشق

روشنی بخش دل بنا هر فرد		آبروی بهار گلشن عشق

ایضاً من نتائج طبعه

آن بو الحسن صاحب علم و هنر و فهم	۴	کز شهرت او بهر سخن ناموری شد
دریای بیان معدن دریای معانی		از حسن نظامش سخن از بحر بری شد
هر مرغ هنر جو که در گلشن عالم		چون داشت قدم بر قدمش کبک دری شد
مهر سخنش تافت چو از شرق معنی		خورشید ضیایش چو چراغ سحری شد
در مدح سلیمان رسل فرد چو بنوشت		قرطاس هر و بازوی مصراع پری شد
شهرت چو گرفت آمد وی در چمن دهر		تا نسخ چو صبا ملک عدم را سفری شد
در بزم که نقلش همی وحدت [illegible]		از نشهٔ نوشش همه را بیخبری شد
منظور [illegible] از اشعر [illegible]		هر شاهد هر شعر فزون جلوه گری شد
[illegible] عقیق جگر [illegible]		خجلت زده رنگ فلک نیلوفری شد
هر گوشه سر دست آن طائر مضمون		چون خواست پریدن گم از و تیز پری شد
آخر شده مطبوع چو با خواهش طبع هم		از غیب بتاریخ مرا راهبری شد
کر [illegible] زدان فکر سلیم آمده آواز		رونق ده دل طبع عقیق جگری شد

۱۲۹۷

ایضاً من نتائج طبعه

کیا صفا بخش [illegible] جگری	۵	جسکی نظاره کی هر [illegible] دل کو بجی هی
و [illegible] نو زاده طبع سلیم		دل کا [illegible] جگر [illegible]

قطعه تاریخ از نتائج طبع وقاد شاعر نامی سخنور گرامی [illegible]

صاحب سید شاگرد رشید ملک الشعرا شیخ مهدی علی خان صاحب [illegible] مراد آباد

جب عمدة المطابع امروہہ مین سعید منقوطہ مین رقم ہوی تاریخ عیسوی	٦	دیوان فرقتی کا ضیا بار چھپ چکا ای واہ فرقتی کی ہی کیا نظم دلکشا

قطعہ تاریخ طبع طبع زاد رحیم بخش تیر ترامروہوی کاتب دیوان ہذا

فرقتی صاحب کی تصانیف سی کان مین تیر ترکی پی سال طبع	٧	جبکہ عقیق جگری چھپ چکا یہ نسخہ بیمثل ١٢ حرز دل کہا

قطعہ تاریخ از نتایج طبع عالی و افکار معالی ناظم زمان ناثر دوران درۃ التاج سید سراج احمد صاحب سراج شاگرد جناب قدوۃ الذاکرین عمدۃ الماہرین اوستاد خفی و جلی سید میر علی متخلص انیس نور اللہ مرقدہ

ہو المحسن ذوی الشرف رتبہ بشیر بن سخنی کردہ دیوان چو مرتب بسخن سنجی و فہم نام او زیب رقم کرد عقیق جگری ابن سخن سنجی و انصاف درین باغ در آ دہر لطف سخن از کلماتش روشن رونق طبع چو بگرفت بعز اکرام گفت ہاتف بسراج از دل و جان تاریخش	٨	در نسب ہست حسینی بحسب ہم حسنی زیب دستار فصاحت شد و از عیب غنی بہر عشاق دوا ساخت پی دل شکنی دیدہ واکن پی گلگشت اگر اہل فنی ہر غزل در معانی است چو در عدنی آمدہ در دل عشاق شگفتہ چمنی کاین عقیق جگری شد چو ١٢ عقیق یمنی

قطعہ تاریخ از نتایج طبع عالی یکتا ز میدان سخنوری جناب سید محسن حسین صاحب سخنی خلف الصدق جناب معدن علوم و فنون مقبول کونین جناب سید ولی حسین صاحب یاقوت رقم اعجاز قلم مشہور زمانہ و استاد یگانہ

سخن کا ہی جناب فوقی کی جا بجا چرچا	۹	رہی دیوان کہ جسکی دیکھنی کا سبکو ارمان ہی
صفا پر آئینہ کی ہو نکیون فوق اسکی لفظونکو		کہ جنکی بی تکلف صورت معنی نمایان ہی
جمال شاہد مضمون نہیں ہی جلوہ گر جسکا		جو صفحہ ہی وہ قرطاس تصاویر چینیان ہی
تمنی کو بسکہ خواہش تھی کمال تاریخ کہنی کی		ندا الہام کی غیب آئی بہار باغ دیوان ہی ۱۲

تاریخ از نتائج افکار شاعر رنگین بیان ناثر شیرین زبان یکہ میدان سخنوری شہسوار عرصہ شاعری مقبول زمن سید رضا حسن المتخلص برضا شاگرد جناب فوقی صاحب موصوف

نظم عالی چون شد طبع با زیب و با صد زینت	۱۰	بہر سال طبع وی مادہ کامل گفتم
دیوان ہست نہ بس گلزار رنگ قلب رضای تمکین		آب لعل بدخشان بر رنگ عقیق دل گفتم

ولہ ایضاً

استاد کی دیوان کی تعریف لکھون کیا	۱۱	خوشبوی مضامین سی مشک ختن ہی
تاریخ کی تھی فکر رضا دل نی ندا دی		کہدو یہی یہ غیرت لعل یمنی ہی

تاریخ از نتائج افصح دوران ابلغ زمان ناظم شیرین سخن ماہر علم و فن سعید زمن رشید و سعید الاستاد سعید حسن سعید وکیل عدالت [illegible] حوالی شہر مرادآباد شاگرد جناب فوقی صاحب مدظلہ

چو دیوان استاد گشتہ مرتب	۱۲	بفضل خداوند خلاق و قادر
ز ہاتف بجستم چو سال سعیدش		ندا در رسیدہ خیالات نادر

ایضاً [illegible]

چون دیوان فوقی مرتب [illegible]	۱۳	گہر در سلک تاریخش [illegible] سفتم

دو لفظی مادہ ق القور آمد		ز فکر خوشنما تاریخ گفتم

قطعہ تاریخ طبعزاد ناظم باسہ سخن و ناظم بیرفن حسین الدین المتخلص بہ حسن وکیل عدالت منصفی سنبھل ضلع مرادآباد شاگرد جناب فرقتی صاحب مدظلہ

چو غرسودہ است استادم کتابی	۱۴	[illegible] سحر عشق اظہار شوق است
چنین گفتہ حسن تاریخ احسن		چو چاپ دری عجب گلزار عشق آمد

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر روشن شاعر بیرفن ناظم ناثر بازیب زین سید خورشید حسین المتخلص خورشید شاگرد جناب فرقتی صاحب موصوف سلمہ اللہ تعالی

شد چو دیوان استادم طبع	۱۵	آن کتابی کہ ہست فیض آگین
گفت تاریخ خسرو دی خورشید		گل معنی در دستہ گفتہ بین ھ

ایضا من نتائج طبعہ

مرجع آفاق زین علم یکتای زمن	۱۶	سید و استاد میری فرقتی ابوالحسن
سفری عصر فردوسی دوران بینظیر		شیعہ یکتای مولانا علی ابن امیر
شاعر بیمثل عالی قدر سحبان زمان		جسکی اوستادی کی اس عالم مین ہین سب ہمزبان
لکہیں جکی تائید غیبی سی جو دیوان وہ جناب		اور ہوا مطبوع بہی یکبارہ وہ باآب و تاب
سال تاریخ اوسکا لکہنا بسکہ مجہپر فرض تہا		دل مرا اس فکر مین مصروف تہا تہا سدا
یہ ہاتف نے تب خورشید تاریخ جلی		ہو چکا لو طبع دیوان عقیق فرقتی

قطعہ تاریخ طبعزاد فکر نیک بنیاد سید علی المتخلص بنیاد شاگرد جناب فرقتی صاحب مدظلہ

ہوا جب طبع دیوان گرامی	۲۲	ہر اک طالب کا وہ مطلوب دل ہی
صدا ہاتف نے دی یہ ای رسا لکھہ		کلام اوستاد کا مرغوب دل ہی

قطعہ تاریخ از نتایج طبع شاعر خوش بیان ناظم و ناثر سید شاکر حسین شاکر شاگرد جناب فرقتی صاحب ممدوح

ثبت فرمود چو اوستاد کتاب عالی	۲۳	غیرت سلک لآلی ست بحق او بیشک
سال تاریخ ہمین وقت بگفتہ شاکر		حرز جان و دل عاشق شدہ مطبوع اینک

قطعہ تاریخ از طبع منیر شاعر با توقیر سید حامد حسین المتخلص لامع شاگرد جناب فرقتی صاحب ممدوح

اوستاد ما چو رشک عقیق مین نوشت	۲۴	الحق کہ فن شعر ازو یافت برتری
لامع نوشت مادہ سال طبع ی		گردید طبع بس ہمہ دیوان فرقتی

قطعہ تاریخ از نتایج طبع فہیم سید آل احمد صاحب المتخلص بفہیم شاگرد جناب مولوی سید اولاد حسن صاحب سلیم

در صنعت توشیح

ط	طرفہ نظمی کہ مرتب شدہ از سید ما	۲۵ب	بوالحسن آنکہ بود بوی حسن زو پیدا
ع	عندلیب چمنستان فصاحت بجہان	گ	گوہر بحر بلاغت ہمہ با آب و صفا
ر	روشنی از قمر طبع وی اندر شب نظم	د	دیدہ را ہم نہ سواد خط وی نور ضیا
ی	یوسف حسن کلامش کہ بود مشک لیس	د	دل و جان و خرد و ذہن و ذکای شعرا
ے	یادگاریست کہ خود یاد نماید بادش	ق	قند آن قند مکرر کندش قند ادا
ج	جام لخت جگرش گر تو بخوانی در سال	گ	گردد آن لایق و در مشرب توصیف دا

رنگ ہر صفحہ وی با ورق گل ہمرنگ	ے	یا بر خسار حسینان جہان جلوہ نما
نام نامیش عقیق جگری شد مشہور	ق	وہ چہ طبعش کہ بجز دسکہ بردی دنیا
راہ تاریخ جو پرسید نعیم از ہاتف	ھ	داد از اول ہر مصرع ابن نظم ندا
ہم بیک مصرعہ دیگر شدہ سال طبعش	ق	رونق بازار کلام است بہر بزم اینجا

ایضا من نتائج طبعہ

چون رسیدم ابو الحسن اشرف الزمن	۲۶	کز فیض او بباغ سخن تازہ گل شگفت
آن شاعری کہ چشم ہنر بین چو باز کرد		خاشاک عیب نظم ز مژگان طبع رفت
تحصیل حکمت سخنانش نمیکند		در خم بخواب عیش فلاطون چرا نخفت
دیوان کہ جمع کرد چگویم ثنای آن		حسن سخن چنان کہ نگوش کسی شنفت
آوردہ در کلام مضامین کہ گوبیا		دریای بی بہا ہمہ در سلک نظم سفت
قمری طبع بین کہ چو شمشاد و سرو صاف		ہر فرد از دو مصرعہ خود بست جفت جفت
گل خواست کاندرین چمن آید و زان نسیم		از خوف عندلیب نگر راز دل نہفت
یارب بفضل تو چکنم شکر چون رقم		کاین گوہر ثمین ز کجا و رسید مفت
پرسیدم ای نعیم ز ہاتف چو سال طبع		طبع عقیق گشت بہ مطبع طبع گفت

ایضا من نتائج طبعہ

ہست دلا موقع حمد و سپاس	۲۷	کز کرم خالق رب الانام
بہر ختم ببندد طبع خود		ختم شدہ طبع عقیق نظام

ایضا من نتائج طبعہ

دیوان یہ طبع ہو چکا شہرت ہی ہو گئی	۲۸	دل نی بہت دنون مین یہہ مارا

بهر جمعش مع این طبع در طبع تسلیم	گشته در معنوی سال همه بارها
سنه ۱۲۹۷ھ	سنه ۱۲۹۷ھ
صوری و معنویش ماده هم هر خوان لیک	الف وآن هشتصد و دو شده نوروز مرا
سنه نوروز ۱۶۰۲	سنه نوروز ۱۶۰۲
بکله او مع هشتاد و سبع الف و صد	فارسی الف و دو صد پنجاه هست او حق ما
سنه بکله ۱۲۸۷	سنه فارسی ۱۲۵۰
الف و نهصد سی و هفت شمر سمت دبر	الف و دو صد مع هشتادی و سبعی حد فا
سنه سمت ۱۹۳۷	سنه ق ۱۲۸۷
علیسوی هشتصد الف ز سال هشتاد	شد هزار و دو صد اندم نود و هفت از ما
سنه ۱۸۸۰	سنه ۱۲۹۷ھ

وله ایضاً من نتائج طبعه الوقاد و ذهنه النقاد

شده طبع دیوان عالی مضامین	حقیقی که دارد بدل همنشینی
تعالی چه قدر و بهای حقیقت	تقدس چو نور و صفای نگینی
بهشتی است قولم که این نظم ایمن	چو لعل یمن رنگ دارد بمینی
بگو بهر نقش و گر نظم نادر	سلیم ار تو زین فکر خوشدل نشینی
شه بر قسم تاریخ وی خوب گفتی	که تو بهر مکان فصاحت مکینی
بحمد الله قادر بکشف سراسر	ز بیش حدای زمان و زمینی
کسی گر نه قدر کلامت شناسد	چه غم گر تو با فضل ایزد قرینی
بیک بیت مفقوط بنویس سالش	بتصنیف و حسن تلاش سنینی